لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ

(پارہ ۲۱ سورۃ احزاب آیت ۲۱)

تعلیماتِ دینِ اسلام

ASHRAFIA ISLAMIC UNIVERSITY

معہد ام القریٰ

UMMUL QURA INSTITUTE

Patron : Moulana Hafiz Fazl ur Rahim مدظلہ

UMMUL QURA INSTITUTE

Jamia Ashrafia, Ferozpur Road, Lahore. Ph: 042-7552772
Fax: 042-7552986 E-Mail: ummqura@brain.net.pk
Website: http://www.al-islam.edu.pk,
http://www.ashrafia.org.pk

تعلیمات دین اسلام

عصر حاضر میں اکثر لوگوں نے دین اسلام کو صرف نماز، روزہ وغیرہ عبادات تک محدود سمجھ رکھا ہے۔ معاملات اور حقوق باہمی خصوصاً عادات اور آدابِ مباشرت سے متعلق قرآن و حدیث کے ارشادات اور رسول اللہ ﷺ کی تعلیمات کو عام طور پر ایسا سمجھ لیا گیا ہے کہ یہ نہ دین کا کوئی جزو ہے اور نہ اطاعت و اتباع رسول اللہ ﷺ سے اس کوئی تعلق ہے۔

اسی کا نتیجہ ہے کہ بہت سے ایسے مسلمان بھی دیکھے جاتے ہیں جو نماز روزے کے اعتبار سے اچھے خاصے دیندار معلوم ہوتے ہیں مگر معاملات، معاشرت اور حقوقِ باہمی کے لحاظ سے قطعی غافل اور بے شعور ہونے کی بنا پر اسلام اور امتِ مسلمہ کے لیے باعث ننگ و عار ہوتے ہیں جس کی بڑی وجہ رسول اللہ ﷺ کی تعلیمات سے ناواقفیت اور آپ ﷺ کی عادات و فضائل سے غفلت ہے۔

(مفتی محمد شفیع رحمۃ اللہ علیہ)

اس لیے اکابرین جامعہ اشرفیہ نے درج ذیل موضوعات پر مبنی مستند مواد

"تعلیمات دین اسلام"

کے نام سے استفادہ عامہ کے لیے یکجا کر دیا ہے جو پیش خدمت ہے۔

1۔ ایمانیات
2۔ عبادات
3۔ معاملات
4۔ اخلاقیات
5۔ معاشرت

دعا فرمایئے اللہ کریم ہمیں اپنی فلاحِ دارین کے لیے احکامِ الٰہی کو اسوہ رسول اکرم ﷺ کے مطابق ڈھالنے کی توفیق عطا فرمائیں۔ آمین

(مولانا) حافظ فضل الرحیم
نائب مہتمم / ناظم تعلیمات
جامعہ اشرفیہ فیروز پور روڈ لاہور

عبادات

عنوان
طہارت جزوایمان ہے
مِسواک
مِسواک سے متعلق سنن
مسواک پکڑنے کا طریقہ
کب مسواک کرنا مستحب ہے؟
غسل جنابت، غسل کا طریقہ
جن صورتوں میں غسل کرنا سنت ہے؟
وضوء قیامت میں اعضائے وضو کی نورانیت
وضو کا طریقہ
وضو کی سنتیں
وضو پر وضو
وضو کا مسنون طریقہ
وضو کے متعلق مسائل
وضو کے درمیان دعاء
وضو کے بعد کی دعاء
تیمم
تیمم کے فرائض
تیمم کا مسنون طریقہ
نماز کا اعادہ ضروری نہیں
نماز
پنجگانہ فرض نمازوں کے اوقات
نماز ظہر

عنوان
نماز عشاء
نماز فجر
نماز میں تاخیر کی ممانعت
سونے یا بھول جانے سے نماز قضاء ہو جائے تو
نماز میں تساہل
دوسری نماز کا انتظار
جمع بین الصلوتین
نماز کے اوقات ممنوعہ
حضور ﷺ کی نماز A
حضور ﷺ کی نماز B
درود شریف کے بعد اور سلام سے پہلے دعا
سجدۂ سہو
نماز کے بعد کے معمولات
نمازوں کے بعد کی خاص دعائیں
حضور ﷺ کی نماز کی کیفیت
حضور ﷺ کی خاص نمازیں
نماز تہجد و وتر
شعبان کی پندرھویں شب
اورادِ مسنونہ صبح وشام
نماز فجر اور رات میں A
نماز فجر اور رات میں B
تسبیحات شام وسحر، تسبیح فاطمہؓ

دیگر تسبیحات
تسبیحات کا شمار
عقد انامل
اوراد بعد نماز
انداز قرأت
سواری پر نماز نفل
سجدہ تلاوت
سجدہ شکر
سجدہ تلاوت واجب ہے
قرأت مختلف نمازوں میں
فجر کی سنت میں قرأت
ظہر وعصر
سنت ظہر میں قرأت
نماز عشاء میں قرأت
جمعہ اور عیدین کی نماز میں قرأت
سورۃ کا تعین
سنت مؤکدہ
سنت فجر
سنت ظہر
سنت مغرب وعشاء
وتر (نماز واجب)
فائدہ
دعائے قنوت A
دعائے قنوت B
وتر کے بعد نفل
قیام لیل یا تہجد‘ فضیلت واہمیت
نماز اشراق اور دیگر نوافل
نماز چاشت
عصر سے قبل نوافل
بعد نماز مغرب اوّابین‘ عشاء کی نفلیں
نماز سے متعلق بعض ہدایتیں
نماز میں نگاہ کا مقام
گھر میں نوافل پڑھنا
عورت کی نماز
نمازی کے آگے سے نکلنا
مرد وعورت کے طریقہ نماز میں فرق
صلوٰۃ التسبیح اور دیگر نمازیں
نماز استخارہ
صلوٰۃ الحاجات
نماز کسوف
تسبیحات
نماز استسقاء
افضل الذکر
اسم اعظم
ذکر اللہ
ہر نیک عمل ذکر اللہ میں داخل ہے
قرآن مجید کی عظمت وفضیلت
تلاوت
ختم قرآن کے وقت دعا قبول ہوتی ہے
سورۃ فاتحہ

سورہ بقرہ وآل عمران

سورہ کہف

سورہ یٰس

سورہ واقعہ

سورہ ملک

سورہ الم تنزیل

سورہ تکاثر

سورہ اخلاص

معوذتین

آیت الکرسی

سورہ بقرہ کی آخری آیتیں

سورۂ آل عمران کی آخری آیتیں

سورہ حشر کی آخری آیتیں

سورہ طلاق کی آیت

دُعا

دعا کا طریقہ

دعا میں ہاتھ اٹھانا

آمین

عافیت کی دعا

دعا دافع بلا

دعا یقین کے ساتھ

دعا میں عجلت

دعا میں قطعیت

موت کی دعا کی ممانعت

سجدہ میں دعا

دعا کی قبولیت پر شکر

مقبول دعائیں

بھائی کے لیے دعائے غائبانہ

اپنے چھوٹوں سے دعا کرانا

حضور ﷺ کی دعائیں

متفرق دعائیں A

متفرق دعائیں B

حضور ﷺ کی تعلیم کردہ بعض دعائیں، دعائے سحر گاہی

بے خوابی کے لیے دعا

فکر اور پریشانی کے وقت کی دعا

رنج وغم اور ادائے قرض کے لیے دعا

مصیبت اور غم کے مواقع پر دعا

کسی کو مصیبت کے وقت میں دیکھنے کے وقت کی دعا

سخت خطرے کے وقت کی دعا

خواب میں ڈرنا

جامع دعا

قنوت نازلہ

بازار کی ظلماتی فضاؤں میں اللہ تعالیٰ کے ذکر کا....

آیات شفاء

صلوٰۃ وسلام

درود شریف دعا کی قبولیت کی شرط

احادیث میں درود وسلام کی ترغیبات اور فضائل

درود شریف کے برکات A

درود شریف کے برکات B

درود شریف کے برکات C

- درود شریف کے برکات D
- درود شریف کے برکات E
- استغفار
- استغفار کی برکات
- بار بار گناہ اور بار بار استغفار
- مرنے والوں کے لیے سب سے بہتر تحفہ
- سید الاستغفار
- صلوٰۃ استغفار
- استعاذہ (پناہ مانگنے کی دعائیں)
- جمعۃ المبارک
- نماز جمعہ کا اہتمام اور اس کے آداب
- موت بروز جمعہ
- جمعہ کے لیے اچھے کپڑوں کا اہتمام
- آپؐ کا جمعہ کا لباس
- جمعہ کے دن اول وقت مسجد میں جانے کی فضیلت
- نماز جمعہ وخطبہ میں معمول A
- نماز جمعہ وخطبہ میں معمول B
- رمضان المبارک، روزہ کی فضیلت، روزہ میں احتساب
- روزہ کی برکت
- روزہ کی اہمیت
- روزہ چھوڑنے کا بیان
- اعتکاف، مستحبات اعتکاف اور معتکف کے مسنون اعمال
- شب قدر، شب قدر کی دعا، رمضان کی آخری رات
- صدقہ فطر، خوشی منانا
- رمضان المبارک کے علاوہ دوسرے ایام کے روزے
- خاص روزے، ایام بیض، عشرہ ذی الحجہ کے روزے
- یوم عاشورہ کا روزہ
- صوم وصال
- عیدین کے اعمال
- عیدگاہ
- مسنون اعمال عید الاضحیٰ
- قربانی پر ثواب
- امت کی طرف سے
- قربانی کا طریقہ
- حج وعمرہ، حج کی فرضیت، عمرہ کی حقیقت
- حج وعمرہ کی برکت
- حاضری، عرفات عین حج ہے، عرفات کی منزلت
- عرفات کی دعا
- خطبہ حجۃ الوداع، عرفات میں آپؐ کا وقوف
- زکوٰۃ کی حلاوت
- زکوٰۃ نہ دینے پر وعید
- صدقہ کی ترغیب
- صدقہ کی برکات
- صدقہ کا مستحق
- اپنی حاجتوں کا اخفاء
- صدقہ کی حقیقت
- جسم کے ہر جوڑ پر صدقہ ہے
- ایصال ثواب صدقہ ہے
- ہجرت، جہاد وشہادت
- شہادت کی اقسام

آمین!

ابو زہیر نمیریؓ سے روایت ہے کہ ایک رات ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ باہر نکلے۔ ہمارا گزر اللہ کے ایک نیک بندے پر ہوا جو بڑے الحاح سے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگ رہا تھا۔ رسول اللہ ﷺ کھڑے ہو کر اس کی دعا اور اللہ کے حضور میں اس کا مانگنا گڑگڑانا سننے لگے۔ پھر آپؐ نے ہم لوگوں سے فرمایا اگر اس دعا کا خاتمہ صحیح کیا اور مہر ٹھیک لگائی تو جو اس نے مانگا ہے اس کا اس نے فیصلہ کرا لیا۔ ہم میں سے ایک نے پوچھا کہ حضور ﷺ صحیح خاتمہ کا اور مہر ٹھیک لگانے کا طریقہ کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا آخر میں آمین کہہ کر دعا ختم کرے (تو اگر اس نے ایسا کیا تو بس اللہ تعالیٰ سے طے کرا لیا)۔ (ابوداؤد، معارف الحدیث)

آپ ﷺ کا جمعہ کا لباس

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ایک خاص جوڑا تھا جو آپؐ جمعہ کے دن پہنا کرتے تھے اور جب آپ نماز سے فارغ ہو کر تشریف لاتے تھے تو ہم اس کو تہہ کر کے رکھ دیتے تھے اور پھر وہ اگلے جمعہ ہی کو نکلتا تھا۔ (حدیث ضعیف ہے) (طبرانی معجم صغیر اور اوسط)

صاحب "سفر السعادت" فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ کا لباس عادۃ چادر رومال اور سیاہ کپڑا تھا" لیکن مشکوٰۃ میں مسلم سے بروایت حضرت عمر بن حرثؓ مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ اس حال میں خطبہ فرماتے تھے کہ آپؐ کے سر مبارک پر سیاہ عمامہ ہوتا تھا اور آپؐ اس کا شملہ دونوں کندھوں کے درمیان چھوڑے ہوئے تھے۔ (مدارج النبوۃ)

افضل الذکر

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سب سے افضل ذکر "لا اِلٰہ اِلَّا اللّٰہُ" ہے۔

(جامع ترمذی، سنن ابن ماجہ)

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے سو دفعہ کہا:

"نہیں ہے کوئی معبود سوائے اللہ کے وہ اکیلا ہے کوئی اس کا شریک ساجھی نہیں۔ فرماں روائی اسی ہے اور اسی کے لیے ہر قسم کی ستائش ہے اور ہر چیز پر اس کو قدرت ہے"

تو وہ دس غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب کا مستحق ہوگا اور اس کے لیے سو نیکیاں لکھی جائیں گی اور اس کی سو غلط کاریاں محو کر دی جائیں گی اور یہ عمل اس کے لیے اس دن شام تک شیطان کے حملے سے حفاظت کا ذریعہ ہوگا اور کسی آدمی کا عمل اس عمل سے افضل نہ ہوگا سوائے اس آدمی کے جس نے اس سے بھی زیادہ عمل کیا ہو۔ (صحیح بخاری و صحیح مسلم، معارف الحدیث)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا میں تم کو وہ کلمہ بتاؤں جو عرش کے نیچے سے اترا ہے اور خزانہ جنت میں سے ہے وہ ہے: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ جب بندہ دل سے یہ کلمہ پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ بندہ اپنی (انانیت سے دستبردار ہو کر) میرا تابعدار اور بالکل فرمانبردار ہو گیا۔ (دعوات کبیر للبیہقی، معارف الحدیث)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ ۔ ننانوے بیماریوں کی دوا ہے جن میں سب سے کم درجہ کی بیماری فکر و غم ہے۔ (مشکوٰۃ بحوالہ دعوات الکبیر للبیہقی)

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو بندہ ہر نماز کے بعد ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ ۳۳ مرتبہ الحمدللہ، اور ۳۴ مرتبہ اللہ اکبر، اور آخر میں لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ پڑھے تو اجر عظیم کا وعدہ ہے۔

اور صحیح مسلم کی دوسری حدیث میں ہے کہ جو شخص یہ تسبیحات پڑھتا ہے اس کے گناہ بخش دیے جاتے ہیں اگرچہ وہ اتنے زیادہ ہوں جیسے سمندر کی موجوں کی جھاگ۔ (مسلم)

رسول کریم ﷺ نے فرمایا جس شخص کو رات کی بیداری مشکل نظر آئے اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں مال خرچ کرنے سے اس کی طبیعت میں بخل اور تنگی ہو اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے کی ہمت نہ ہو تو اس کو چاہیے کہ کثرت کے ساتھ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ پڑھا کرے کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سونے کا ایک پہاڑ فی سبیل اللہ خرچ کرنے سے بھی زیادہ محبوب ہے۔ (ترغیب و ترہیب و فضائل)

ایک حدیث شریف میں آیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے عورتوں کو خطاب کر کے فرمایا: تم تسبیح (سبحان اللہ) تقدیس (سبحان الملک القدوس) اور تہلیل (لا الٰہ الا اللہ) کو اپنے اوپر لازم کر لو اور کبھی ان سے غفلت نہ کرو ورنہ تم اللہ تعالیٰ کی رحمت سے فراموش (محروم) کر دی جاؤ گی۔ (حصن حصین)

احادیث میں درود وسلام کی ترغیبات اور فضائل وبرکات

ابو بردہ دینارؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میرا جو امتی خلوص دل سے مجھ پر صلوٰۃ بھیجے۔ اللہ تعالیٰ اس پر دس صلوٰتیں بھیجتا ہے اور اس کے صلہ میں اس کے دس درجے بلند کرتا ہے۔ اور اس کے حساب میں دس نیکیاں لکھتا ہے اور اس دس گناہ محو فرما دیتا ہے۔ (سنن نسائی' معارف الحدیث)

حضرت کعب بن عجرہ انصاریؓ سے روایت ہے کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ نے ہم لوگوں سے فرمایا میرے پاس آجاؤ۔ ہم لوگ حاضر ہوگئے (آپؐ نے جو کچھ ارشاد فرمانا تھا فرمایا' پھر آپ منبر پر جانے لگے تو) جب منبر کے پہلے درجہ پر قدم رکھا تو آپؐ نے فرمایا آمین پھر جب دوسرے درجہ پر قدم رکھا تو آپ نے فرمایا آمین۔ اسی طرح جب تیسرے درجہ پر قدم رکھا تو پھر فرمایا آمین۔ پھر جو کچھ فرمانا تھا جب اس سے فارغ ہو کر آپ منبر سے نیچے اتر آئے تو ہم لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آج ہم نے آپ سے ایک ایسی چیز سنی جو ہم پہلے نہیں سنتے تھے (یعنی منبر کے ہر درجے پر قدم رکھتے وقت آج آپ آمین کہتے تھے یہ نئی بات تھی) آپ نے بتایا کہ جب میں منبر پر چڑھنے لگا تو جبرائیل امین آگئے تو انھوں نے کہا:

۱۔ برباد و ذلیل ہو وہ محروم جو رمضان المبارک پائے اور اس میں بھی اس کی مغفرت کا فیصلہ نہ ہو۔ تو میں نے کہا آمین۔ پھر جب میں نے منبر کے دوسرے درجے پر قدم رکھا تو انھوں نے کہا:

۲۔ برباد و ذلیل ہو وہ بے توفیق اور بے نصیب جس کے سامنے آپ کا ذکر آئے اور وہ اس وقت بھی آپؐ پر درود نہ بھیجے' تو میں نے اس پر بھی کہا آمین پھر جب میں نے منبر کے تیسرے درجے پر قدم رکھا تو انھوں نے کہا:

۳۔ برباد و ذلیل ہو وہ بدبخت آدمی جس کے ماں باپ یا ان دو میں سے ایک اس کے سامنے بوڑھے ہو جائیں اور وہ (ان کی خدمت کر کے اور ان کو راضی اور خوش کر کے) جنت کا مستحق نہ ہو جائے اس پر بھی میں نے کہا آمین۔

(جامع ترمذی' مستدرک حاکم' معارف الحدیث)

حضرت ابن مسعودؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت کے دن مجھ سے زیادہ قریب وہ لوگ ہوں گے جو مجھ پر درود بھیجتے ہوں گے۔ (بیہقی' ترمذی)

حضرت سیدنا ابوبکر صدیقؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ پر درود بھیجنا گناہوں کے دھونے اور اس سے پاک کرنے میں آگ کو سرد پانی سے بجھانے سے زیادہ مؤثر و کارآمد ہے اور حضور ﷺ پر سلام پیش کرنا غلاموں کے آزاد کرنے سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے غرض یہ کہ نبی کریم ﷺ پر درود و سلام بھیجنا فتح انوار و برکات اور مفتاح تمام ابواب خیرات و سعادت ہے اور اہل سلوک اس باب میں بہت زیادہ شغف رکھنے کی بنا پر فتح عظیم کے مستوجب اور مواہب ربانیہ کے مستحق ہوئے ہیں۔

بعض مشائخ کرام رحمۃ اللہ علیہم فرماتے ہیں کہ جب ایسا شیخ کامل اور مرشد کامل موجود ہو جو اس کی تربیت کر سکے تو اسے چاہیے کہ رسول کریم ﷺ پر درود بھیجنے کو لازم کرلے یہ ایسا طریقہ ہے جس سے طالب واصل بحق ہو جاتا ہے اور یہی درود و سلام اور حضور ﷺ کی طرف توجہ کرنا احسن طریقے سے آداب نبویؐ اور اخلاق جمیلہ محمدیہ سے اس کی تربیت کر دیں گے اور کمالات کے بلند ترین مقامات اور قرب الٰہی کے منازل پر اسے فائز کریں گے اور سید الکائنات افضل الانبیاء والمرسلین ﷺ کے قرب سے سرفراز فرمائیں گے۔ (مدارج النبوت)

بعض مشائخ وصیت کرتے ہیں کہ سورۂ اخلاص قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھے اور سید عالم ﷺ پر کثرت سے درود بھیجے اور فرماتے ہیں کہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ کی قرأت خدائے واحد کی معرفت کراتی ہے اور سید عالم ﷺ پر بکثرت درود بھیجے گا یقیناً اسے خواب و بیداری میں حضور ﷺ کی زیارت نصیب ہوگی۔ (منقول از شیخ احمد بن موسیٰ المشروع عن شیخ امام علی متقی، دعوات کبیر، جامع ترمذی، مدارج النبوۃ)

حضرت طلحہؓ سے مروی ہے کہ وہ بیان کرتے کہ رسول اللہ ﷺ ایک دن اس حالت میں تشریف لائے کہ آپ کی آنکھوں سے خوشی و مسرت نمایاں تھی اور آپؐ کا چہرہ منور پر مسرت تھا، صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ آج آپؐ کے رخ انور میں خوشی و مسرت کی لہر تاباں ہے کیا سبب ہے، فرمایا جبریلؑ آئے اور انھوں نے کہا اے محمد ﷺ کیا آپ کو یہ امر مسرور نہیں کرتا کہ حق تعالیٰ فرماتا ہے، جو بندہ بھی آپ کی امت کا آپؐ پر ایک مرتبہ بھی درود بھیجتا ہے، میں اس پر دس مرتبہ صلوٰۃ و سلام بھیجتا ہے۔ (سنن نسائی، مسند دارمی)

ترمذی شریف میں حضرت ابی بن کعبؓ سے مروی ہے کہ انھوں نے عرض کیا یا رسول اللہ چاہتا ہوں کہ آپؐ پر درود بھیجوں۔ فرمایا جتنا چاہو میں نے عرض کیا وظائف کا چوتھائی؟ فرمایا جتنا چاہو اور اگر زیادہ بھیجو تو تمھارے لیے اور بہتر ہے، عرض کیا نصف؟ فرمایا جتنا چاہو اور اگر زیادہ کرو تو تمھارے لیے اور زیادہ بہتر ہے۔ عرض کیا پھر تو میں اپنی تمام دعا کے بدلے میں آپؐ پر درود ہی بھیجوں گا، فرمایا: تب تو تم نے اپنی ہمت پوری کرلی اور گناہوں کی معاف کرالیا۔ (جامع ترمذی، مدارج النبوت)

انداز قرأت

حضور نبی کریم ﷺ کا معمول تلاوت میں ترتیل کا تھا۔ تیزی اور سرعت کے ساتھ تلاوت نہ فرماتے بلکہ ایک ایک حرف ادا کر کے واضح طور پر تلاوت فرماتے۔ آپ ایک ایک آیت کی تلاوت وقفہ کر کے کرتے اور مد کے حروف کو کھینچ کر پڑھتے مثلاً رحمٰن اور رحیم کو مد سے پڑھتے اور تلاوت کے آغاز میں آپ شیطان رجیم سے اللہ کی پناہ مانگتے اور پڑھتے: اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

اور گاہے گاہے یوں پڑھتے: اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ مِنْ هَمْزِهٖ وَنَفْخِهٖ وَنَفْثِهٖ

حضرت ام سلمہؓ فرماتی ہیں کہ حضور ﷺ تلاوت میں ہر آیت کو جدا جدا کر کے علیحدہ علیحدہ اس طرح پڑھتے کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ پر ٹھہرتے پھر الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ پر وقف کرتے پھر مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ پر وقف کرتے۔ (شمائل ترمذی)

حضرت عبداللہ بن قیسؓ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہؓ سے پوچھا کہ حضور اقدس ﷺ قرآن مجید آہستہ پڑھتے تھے یا پکار کر؟ انھوں نے فرمایا کہ دونوں طرح معمول تھا۔ میں نے کہا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اللہ تعالیٰ کا شکر و احسان ہے جس نے ہر طرح سہولت عطا فرمائی (کہ بمقتضائے وقت جیسا مناسب ہو آواز سے یا آہستہ جس طرح پڑھ سکے۔ (شمائل ترمذی)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے ان سے ذکر کیا گیا کہ بعضے لوگ پورا قرآن ایک رات میں ایک دفعہ یا دو دفعہ پڑھ لیتے ہیں انھوں نے فرمایا کہ ان لوگوں نے پڑھا بھی اور نہیں بھی پڑھا (یعنی الفاظ کی تو تلاوت کرلی مگر اس کا حق ادا نہیں کیا) میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تمام رات کھڑی رہتی تھی اور آپ نماز میں سورہ بقرہ، آل عمران اور سورہ نساء پڑھتے تھے مگر اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے تھے اور (امن) کا سوال کرتے تھے۔ (یعنی نفل نماز کے اندر ایسی آیتوں کے مضمون کے حق کو ادا کرنے میں اتنی دیر لگ جاتی تھی کہ تمام رات میں ایک منزل پڑھنے پاتے تھے)۔ (مسند امام احمد)

۱۔ حضور اکرم ﷺ نوافل میں کبھی اتنا قیام فرماتے کہ قدم مبارک ورم کر آتے اور سینہ مبارک میں سے ہانڈی کھولنے کی سی آواز آتی تھی۔

۲۔ حضور ﷺ کو وہ عبادت زیادہ محبوب تھی جو ہمیشہ ادا ہو سکے۔ (بخاری)

۳۔ جب امام ہوتے تو ایسی ہلکی پھلکی نماز پڑھاتے جو مقتدیوں پر بار نہ ہوتی۔ (نسائی)

۴۔ اور جب تنہا نماز پڑھتے تو بہت طویل پڑھتے۔ (نسائی)

اگر نماز نفل میں مشغول ہوتے اس وقت اگر کوئی شخص پاس آ بیٹھتا تو آپ نماز مختصر کر دیتے اور اس کی ضرورت پوری کر دینے کے بعد پھر نماز میں مشغول ہو جاتے۔ اگرچہ آپ کو اللہ تعالیٰ کی طرف توجہ تام اور قرب خصوصی حاصل تھا۔ کبھی آپ نماز شروع کرتے تو طویل کر دیتے پھر کسی بچہ کے رونے کی آواز سنتے تو اس خیال سے مختصر کر دیتے کہ کہیں ماں پر بار نہ گزرے۔ (زادالمعاد)

آپ نماز کھڑے بیٹھ کر لیٹ کر، وضو اور بغیر وضو (جنابت کے علاوہ) ہر حالت میں قرآن پڑھ لیتے اور اس کی تلاوت سے منع نہ فرماتے اور آپ بہترین انداز سے تلاوت فرماتے۔ (زادالمعاد)

حضرت سعد بن ہشام حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے فرمایا کہ مجھے یاد نہیں کہ نبی کریم ﷺ نے سارا قرآن کسی ایک رات پڑھا ہو یا ساری رات یعنی عشاء سے لے کر فجر تک نماز پڑھی ہو یا سوائے رمضان کے کسی مہینہ میں پورے مہینہ کے روزے رکھے ہوں یعنی یہ باتیں آ نے کبھی نہیں کیں۔ (مشکوٰۃ)

اپنے چھوٹوں سے دعا کرانا

حضرت عمر بن الخطابؓ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ میں نے عمرہ کرنے کے لیے مکہ معظمہ جانے کی رسول اللہ ﷺ سے اجازت چاہی تو آپؐ نے مجھے اجازت فرما دی اور ارشاد فرمایا بھیا ہمیں بھی اپنی دعاؤں میں شامل کرنا اور ہم کو بھول نہ جانا۔ حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ آپؐ نے مخاطب فرما کر یہ بھیا جو کلمہ کہا۔ اگر مجھے اس کے عوض ساری دنیا دے دی جائے تو میں راضی ہوں گا۔

(سنن ابی داؤد، جامع ترمذی، معارف الحدیث)

عقدِ انامل

حضور اکرم ﷺ کا ارشاد ہے کہ انگلیوں پر کلمہ طیبہ اور تسبیحات گنا کرو کہ قیامت کے دن ان انگلیوں سے بھی محاسبہ ہوگا کہ اپنے اپنے اعمال بتائیں اور ان کو قوت گویائی عطا کی جائے گی اور حضور ﷺ پر میرے ماں باپ قربان ہوں کہ آپ کا نمونہ ہر چیز میں ہمارے سامنے ہے۔ (شرح شمائل ترمذی)

حدیث شریف میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ صحابہؓ کو حکم فرماتے تھے کہ وہ تکبیر اَللّٰہُ اَکْبَرُ تقدیس سُبْحَانَ الْمَلِکِ الْقُدُّوْس اور تہلیل لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کی تعداد کا خیال رکھا کریں اور انہیں انگلیوں پر شمار کیا کریں۔ فرمایا اس لیے کہ قیامت کے دن انگلیوں سے دریافت کیا جائے گا اور وہ بتلائیں گی کہ کتنی تعداد میں تکبیر تقدیس اور تہلیل کی تھی۔ (حصن حصین، شمائل ترمذی)

عصر سے قبل نوافل

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت ہو اس بندہ پر جو عصر سے پہلے چار رکعتیں پڑھے۔ (جامع ترمذی، مسند احمد)

آیات شفاء

امام طریقت ابوالقاسم قشیریؒ سے منقول ہے فرماتے ہیں کہ ان کا ایک بچہ بیمار ہوگیا۔ اس کی بیماری اتنی سخت ہوگئی کہ وہ قریب المرگ ہوگیا وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو خواب میں دیکھا اور حضور ﷺ کی خدمت میں بچہ کا حال عرض کیا۔ حضور ﷺ نے فرمایا تم آیات شفاء سے کیوں دور رہتے ہو کیوں ان اسے تمسک نہیں کرتے اور شفاء نہیں مانگتے۔ میں بیدار ہوگیا اور اس پر غور کرنے لگا تو میں اس پر غور کرنے لگا تو میں ان آیات شفاء کو کتاب الٰہی میں چھ جگہ پایا وہ یہ ہیں:

۱ ﴿وَ يَشْفِ صُدُوْرَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ﴾ [التوبہ ۹: ۱۴]

''اور اللہ تعالیٰ شفاء دیتا ہے مؤمنین کے سینوں کو''۔

۲. ﴿وَشِفَآءٌ لِّمَا فِي الصُّدُوْرِ﴾ [یونس ۱۰: ۵۷]

''سینوں میں جو تکلیف ہے ان سے شفاء ہے''۔

۳. ﴿يَخْرُجُ مِنْ بُطُوْنِهَا شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ فِيْهِ شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ﴾ [النحل ۱۶: ۶۹]

''ان کے پیٹ سے نکلتی ہے پینے کی چیز جن کے رنگ مختلف ہیں لوگوں کے لیے ان میں شفاء ہے''۔

۴. ﴿وَ نُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّ رَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ﴾ [الشعراء ۲۶: ۸۰]

''اور قرآن میں ہم ایسی چیز نازل کرتے جو مؤمنین کے لیے شفاء اور رحمت ہے''۔

۵. ﴿وَاِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِيْنِ﴾ [الشعراء ۸۶: ۸۰]

اور جب میں بیمار پڑتا ہوں تو اللہ تعالیٰ شفا دیتا ہے''۔

۶. ﴿قُلْ هُوَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هُدًى وَّ شِفَآءٌ﴾ [حٰم السجدہ ۴۱: ۴۴]

''فرما دیجیے آپ (ﷺ) کہ مؤمنین کے لیے یہ ہدایت اور شفاء ہے''۔

میں نے ان آیات کو لکھا اور پانی میں گھول کر بچے کو پلا دیا اور وہ بچہ اسی وقت شفاء پا گیا گویا کہ اس کے پاؤں سے گرہ کھول دی گئی ہو۔

(مدارج النبوت)

آیت الکرسی

حضرت ابی بن کعبؓ سے روایت ہے کی رسول اللہ ﷺ نے (ان کی کنیت ابو منذر سے مخاطب کرتے ہوئے) ان سے فرمایا۔ اے ابو منذر! تم جانتے ہو کہ کتاب اللہ کی کون سی آیت تمھارے پاس سب سے زیادہ عظمت والی ہے؟ میں نے عرض کیا کہ اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) کو زیادہ علم ہے۔ آپؐ نے (مکرر) فرمایا اے ابو منذر! تم جانتے ہو کہ کتاب اللہ کی کون سی آیت تمھارے پاس سب زیادہ عظمت والی ہے؟ میں عرض کیا ﴿اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ﴾ تو آپؐ نے میرا سینہ ٹھونکا (گویا اس جواب پر شاباش دی) اور فرمایا۔ اے ابو منذر! تجھے یہ علم موافق آئے اور مبارک ہو۔ (صحیح مسلم۔ معارف الحدیث)

بعد نماز مغرب اوابین

حضرت عمار بن یاسرؓ کے صاحبزادے محمد بن عمارؓ سے روایت ہے کہ میں نے اپنے والد ماجد عمار بن یاسرؓ کو دیکھا کہ وہ مغرب کے بعد چھ رکعتیں پڑھتے اور بیان فرماتے تھے کہ میں نے اپنے حبیب ﷺ کو دیکھا کہ آپ ؐ مغرب کے بعد چھ رکعتیں پڑھتے تھے اور فرماتے تھے کہ جو بندہ مغرب کے بعد چھ رکعت نماز پڑھے اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے اگرچہ وہ کثرت میں سمندر کے کف (جھاگ) کے برابر ہوں۔ (معارف الحدیث، معجم طبرانی)

عشاء کی نفلیں

عشاء کے وقت بہتر اور مستحب یہ ہے کہ پہلے چار رکعت سنت پڑھے پھر چار رکعت فرض، پھر دو رکعت سنت مؤکدہ پڑھے، پھر اگر جی چاہے تو دو رکعت نفل بھی پڑھ لے۔ اس حساب سے عشاء کی چھ رکعت سنت ہوئیں۔ (بہشتی زیور)

بھائی کی دعائے غائبانہ

حضور ﷺ فرماتے تھے کہ مرد مسلمان کی وہ دعا جو وہ اپنے بھائی کے لیے غائبانہ کرتا ہے ضرور قبول ہوتی ہے اس پر ایک فرشتہ مقرر رہتا ہے جب وہ اپنے بھائی کے لیے دعائے خیر کرتا ہے تو فرشتہ اس پر آمین کہتا ہے اور یہ کہتا ہے وَلَکَ مِثْلُ ذَالِکَ (الادب المفرد)

بار بار گناہ اور بار بار استغفار کرنے والے

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بیان فرمایا: اللہ تعالیٰ کے کسی بندہ نے گناہ کیا پھر اللہ تعالیٰ سے عرض کیا اے میرے مالک! مجھ سے گناہ ہو گیا مجھے معاف فرما دے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ کیا میرا بندہ جانتا ہے کہ اس کو کوئی مالک ہے جو گناہوں پر پکڑ بھی سکتا ہے اور معاف بھی کر سکتا ہے میں نے اپنے بندے کا گناہ بخش دیا اور اس کو معاف کر دیا اسکے بعد جب تک اللہ تعالیٰ نے چاہا وہ بندہ گناہ سے رکا رہا اور پھر کسی وقت گناہ کر بیٹھا۔ پھر اللہ تعالیٰ سے عرض کیا میرے مالک مجھ سے گناہ ہو گیا تو اس کو بخش دے اور معاف فرما دے تو اللہ تعالیٰ نے پھر فرمایا کیا میرا بندہ جانتا ہے کہ اس کا کوئی مالک ہے جو گناہ و قصور معاف بھی کر سکتا ہے اور پکڑ بھی سکتا ہے۔ میں نے اپنے بندے کا گناہ معاف کر دیا اس کے بعد جب تک اللہ تعالیٰ سے عرض کیا اے میرے مالک و مولیٰ! مجھ سے اور گناہ ہو گیا تو مجھے معاف فرما دے اور میرے گناہ بخش دے تو اللہ تعالیٰ نے پھر ارشاد فرمایا کہ کیا میرے بندے کو یقین ہے کہ اس کا کوئی مالک و مولیٰ ہے جو گناہ معاف بھی کر سکتا ہے اور سزا بھی دے سکتا ہے میں نے اپنے بندے کو بخش دیا اب جو اس کا جی چاہے کرے۔ (صحیح بخاری و صحیح مسلم، معارف الحدیث)

بے خوابی کے لیے دعا

حضرت بریدہؓ سے روایت ہے کہ حضرت خالد بن ولیدؓ نے رسول اللہ ﷺ سے شکایت کی کہ مجھے رات کو نیند نہیں آتی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم بستر پر لیٹو تو اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کر لیا کرو:

اَللّٰھُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَمَا اَظَلَّتْ وَرَبَّ الْاَرْضِیْنَ وَمَا اَقَلَّتْ وَرَبَّ الشَّیَاطِیْنِ وَمَا اَضَلَّتْ کُنْ لِّیْ جَارًا مِّنْ شَرِّ خَلْقِکَ کُلِّھِمْ جَمِیْعًا اَنْ یَّفْرُطَ عَلَیَّ اَحَدٌ عَزَّ جَارُکَ وَ جَلَّ ثَنَاؤُکَ وَلَا اِلٰہَ غَیْرُکَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ

”اے اللہ پروردگار ساتوں آسمانوں کے اور اس چیز کے جس پر ان کو سایہ ہے۔ اور پروردگار زمینوں کے اور اس چیز کے جس کو کہ زمین اٹھائے ہوئے ہے اور پروردگار شیطان کے اور اس چیز کے جس کو انھوں نے گمراہ کیا میرا نگہبان رہنا اپنی تمام تر مخلوق کی برائی سے (اور) اس سے کہ ظلم کرے ان میں سے کوئی مجھ پر یا کہ زیادتی کرے مجھ پر محفوظ ہے پناہ دیا ہوا تیرا اور آپ کی تعریف بڑی ہے اور آپ کے سوا کوئی معبود نہیں اور آپ کے سوا کوئی معبود نہیں۔

(ترمذی، معارف الحدیث)

بازار کی ظلماتی فضاؤں میں اللہ تعالیٰ کے ذکر کا غیر معمولی ثواب

حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو بندہ بازار گیا اور اس نے (بازار کی غفلت) اور شور و شر سے بھرپور فضا میں دل کے اخلاص سے کہا:

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۔

"اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کی بادشاہی ہے اور اسی کے لیے تمام تعریف ہے وہ زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے اور وہ ہمیشہ ہمیشہ زندہ رہے گا اسے کبھی بھی موت نہیں بھتری اس کے ہاتھ میں ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے"۔

تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کے لیے ہزار ہا نیکیاں لکھی جائیں گی اور ہزار ہا گناہ محو کر دیے جائیں گے اور ہزار ہا درجے اس کے بلند کر دیے جائیں گے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کے لیے ایک شاندار محل تیار ہوگا۔ (معارف الحدیث، جامع ترمذی، سنن ابن ماجہ)

دیگر تسبیحات

۱۔ سومرتبہ صبح کے وقت اور سومرتبہ شام کے وقت پڑھیں:

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَ بِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْم

۲۔ صبح اور شام سوسومرتبہ پڑھیں:

سُبْحَانَ اللّٰہِ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ

۳۔ سومرتبہ روزانہ پڑھیں:

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَ بِحَمْدِہٖ

۴۔ جب سونے کا ارادہ کرے تو یہ پڑھے:

سُبْحَانَ اللّٰہِ ۳۳بار' اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ۳۳بار' اَللّٰہُ اَکْبَر ۳۴بار

۵۔ جب تہجد کے لیے اٹھے تو یہ پڑھے:

اَللّٰہُ اَکْبَرُ ۱۰بار' اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ۱۰بار' سُبْحَانَ اللّٰہِ ۱۰بار

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ تَعَالٰی رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَیْہِ ۱۰ بار

۶۔ ہر نماز کے بعد پڑھیں:

سُبْحَانَ اللّٰہِ ۳۳بار' اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ۳۳بار' اَللّٰہُ اَکْبَرُ ۳۴بار' لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ ۱۰بار

۷۔ بعد ہر نماز کے پڑھیں:

سُبْحَانَ اللّٰہِ سوبار' اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ سوبار' اَللّٰہُ اَکْبَرُ سوبار

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ ایک بار

۸. سُبْحَانَ رَبِّکَ رَبِّ الْعِزَّۃِ عَمَّا یَصِفُوْنَ وَسَلَامٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ وَالْحَمْدُلِلّٰہِ رَبِّ الْعَالِمِیْنَ ایک بار

۹. سُبْحَانَ اللّٰہِ وَ بِحَمْدِہٖ

بکثرت (بلا تعداد و بلا تعین وقت) پڑھیں۔ (حصن حصین)

درود شریف کے برکات

سب سے زیادہ لذیذ تر اور شریں تر خاصیت درود شریف کی یہ ہے کہ اس کی بدولت عشاق کو خواب میں حضور پر نور ﷺ کی دولت زیارت میسر ہوتی ہے' بعض درودوں کو بالخصوص بزرگوں نے آزمایا ہے۔ شیخ عبدالحق دہلوی قدس سرہٗ نے کتاب "ترغیب السادات" میں لکھا ہے کہ شب جمعہ میں دو رکعت نماز نفل پڑھے اور ہر رکعت میں گیارہ بار آیت الکرسی اور گیارہ بار قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اور بعد سلام سو بار یہ درود شریف پڑھے ان شاء اللہ تعالیٰ تین جمعے نہ گزرنے پائیں گے کہ زیارت نصیب ہوگی' وہ درود شریف یہ ہے۔ (زادالسعید)

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَاٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَ سَلِّمْ

دیگر

نیز شیخ موصوف نے لکھا ہے کہ جو شخص دو رکعت نماز پڑھے اور ہر رکعت میں الحمد کے بعد پچیس بار قل ھو اللہ اور سلام کے بعد یہ درود شریف ہزار مرتبہ پڑھے اسے دولت زیارت نصیب ہو صَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ (زادالسعید)

نیز شیخ موصوف نے لکھا ہے کہ سوتے وقت ستر بار اس درود شریف کو پڑھنے سے دولت زیارت نصیب ہوگی۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ بَحْرِ اَنْوَارِكَ وَ مَعْدَنِ اَسْرَارِكَ وَلِسَانِ حُجَّتِكَ وَعُرُوْسِ مَمْلَكَتِكَ وَ اِمَامِ حَضْرَتِكَ وَطِرَازِ مُلْكِكَ وَخَزَائِنِ رَحْمَتِكَ وَ طَرِيْقِ شَرِيْعَتِكَ الْمُتَلَذِّذِ بِتَوْحِيْدِكَ اِنْسَانِ عَيْنِ الْوُجُوْدِ وَالسَّبَبِ فِيْ كُلِّ مَوْجُوْدٍ عَيْنِ اَعْيَانِ خَلْقِكَ الْمُتَقَدِّمِ مِنْ نُوْرِ ضِيَائِكَ صَلٰوةً تَدُوْمُ بِدَوَامِكَ وَ تَبْقٰى بِبَقَائِكَ لَا مُنْتَهٰى لَهَا دُوْنَ عِلْمِكَ صَلٰوةً تُرْضِيْكَ وَ تُرْضِيْهِ وَ تَرْضٰى بِهَا عَنَّا يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ۔

"اے اللہ رحمت کاملہ نازل فرما ہمارے سردار حضرت محمد ﷺ پر جو دریا ہیں تیرے نور کے اور کان ہیں تیرے نور کے تیرے بھیدوں کی اور زبان تیری وحدانیت کی حجت کے اور دولہا تیری سلطنت کے اور پیشوا تیری درگاہ اور نقش و آرائش تیرے ملک کے اور خزانے تیری رحمت کے اور راستہ تیرے دین کے' لذت پانے والے تیری توحید کے ساتھ آنکھ موجودات کی' اور واسطہ پیدا ہونے ہر موجود کے' آنکھ تیرے خواص بندگانِ مخلوقات کی' سب سے پہلے ظاہر ہوئے نور سے' تیرے تجلی ذات کی' ایسا درود کہ ہمیشہ رہے ساتھ ہمیشہ رہنے آپ کے اور باقی رہے آپ کی بقاء کے ساتھ اسکی انتہا نہ ہو سوائے آپ کے علم کے (اور) ایسا درود جو خوش کرے آپ کو اور خوش کرے ان کو اور راضی ہو جائے تو اس درود سے ہم لوگوں سے اے پروردگار تمام عالم کے"۔

دیگر

شیخ نے لکھا ہے کہ سوتے وقت یہ درود شریف بھی چند بار پڑھنا زیارت کے لیے مؤثر ہے

اَللّٰھُمَّ رَبَّ الْحِلِّ وَالْحَرَمِ وَ رَبَّ الْبَیْتِ الْحَرَامِ وَ رَبَّ الرُّکْنِ وَالْمَقَامِ اَبْلِغْ لِرُوْحِ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ مِنَّا السَّلَامَ [زاد السعید]

"اے اللہ (مقام) حل وحرم کے رب اور بیت الحرام کے رب اور رکن ومقام کے رب ہمارے سردار اور ہمارے آقا جناب محمد ﷺ کی روح (مبارک) کو سلام پہنچا دیجیے ہماری جانب سے"

مناہج الحسنات میں ابن فاکہانی کی کتاب فجر منیر سے نقل کیا ہے کہ ایک بزرگ شیخ صالح موسیٰ ضریر (نابینا) تھے انھوں نے اپنا گزرا ہوا قصہ مجھ سے نقل کیا کہ ایک جہاز ڈوبنے لگا اور میں اس میں موجود تھا اس وقت مجھ کو غنودگی سی ہوئی اس حالت میں جناب رسول اللہ ﷺ نے مجھ کو یہ درود تعلیم فرما کر ارشاد فرمایا کہ جہاز والے اس کو ہزار بار پڑھیں، ہنوز تین سو بار پر نوبت نہ پہنچی تھی کہ جہاز نے نجات پائی۔ وہ درود یہ ہے اسے صلوٰۃ تنجینا کہتے ہیں:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً تُنْجِیْنَا بِھَا مِنْ جَمِیْعِ الْاَھْوَالِ وَ الْاٰفَاتِ وَ تَقْضِیْ لَنَا بِھَا جَمِیْعَ الْحَاجَاتِ وَتُطَھِّرُنَا بِھَا مِنْ جَمِیْعِ السَّیِّئَاتِ وَ تَرْفَعُنَا بِھَا عِنْدَکَ اَعْلَی الدَّرَجَاتِ وَ تُبَلِّغُنَا بِھَا اَقْصَی الْغَایَاتِ مِنْ جَمِیْعِ الْخَیْرَاتِ فِی الْحَیٰوۃِ وَ بَعْدَ الْمَمَاتِ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ

"اے اللہ ہمارے سردار اور ہمارے آقا محمد ﷺ پر درود بھیج، ایسا درود کہ اس کے ذریعے تو ہمیں تمام خوفوں اور تمام آفتوں سے نجات دے اور اس کے ذریعہ ہماری تمام حاجات پوری کرے اور اس کے ذریعہ تو ہمیں تمام برائیوں سے پاک کرے اور اس کے ذریعہ تو ہمیں اپنے نزدیک بلند درجوں پر بلند کرے اور اسکے ذریعہ تو ہمیں تمام نیکیوں کا منتہائے مقصود بہم پہنچائے زندگی میں بھی اور موت کے بعد بھی بے شک تو ہر چیز پر قادر ہے"۔

اس درود شریف کی برکات بے شمار ہیں اور ہر طرح کی وباؤں اور بیماریوں سے حفاظت ہوتی ہے اور قلب کو عجیب وغریب اطمینان حاصل ہوتا ہے بزرگوں کے مجربات میں ہے۔ (زادالسعید)

بزار وطبرانی نے صغیر اور اوسط میں رویفع سے مرفوعاً روایت کی ہے کہ جو اس درود کو پڑھے اس کے لیے حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میری شفاعت واجب اور ضروری ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَاَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ

"اے اللہ سیدنا محمد ﷺ اور آل محمد ﷺ پر درود نازل فرما اور آپ کو ایسے ٹھکانے پر پہنچا جو تیرے نزدیک مقرب ہو"۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے ابوداؤدؒ نے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس کو یہ بات پسند ہو کہ ہمارے گھرانے والوں پر درود پڑھتے وقت ثواب کا پورا پیمانہ ملے تو یہ درود پڑھے:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ وَ اَزْوَاجِہٖ اُمَّھَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَذُرِّیَّاتِہٖ وَاَھْلِ بَیْتِہٖ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

''اے اللہ درود نازل فرما نبی اکرم سیدنا محمد ﷺ اور آپ کی ازواج مطہرات ؓ پر جو تمام مسلمانوں کی مائیں ہیں اور آپ ؐ کی اولاد اور آپ ؐ کے گھر والوں پر جیسا تو نے سیدنا ابراہیمؑ پر درود نازل فرمایا ہے' بے شک تو ستودہ صفات بزرگ ہے''۔

بخاریؒ نے القول البدیع میں بروایت ابن ابی عاصمؓ مرفوعاً نقل کیا ہے کہ جو کوئی سات جمعے تک ہر جمعہ کو سات بار اس درود شریف کو پڑھے اس کے لیے میری شفاعت واجب ہے۔ (حاشیہ دلائل' زاد السعید)

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَ رَسُوْلِکَ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً تَکُوْنُ لَکَ رِضًی وَلَہٗ جَزَاءً وَّ لِحَقِّہٖ اَدَاءً وَّ اَعْطِہِ الْوَسِیْلَۃَ وَالْفَضِیْلَۃَ وَالْمَقَامَ الْمَحْمُوْدَ الَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ وَ لِحَقِّہٖ وَاَجْزِہٖ عَنَّا مَا ھُوَ اَھْلُہٗ وَاَجْزِہٖ اَفْضَلَ مَا جَازَیْتَ نَبِیًّا عَنْ قَوْمِہٖ وَ رَسُوْلًا عَنْ اُمَّتِہٖ وَصَلِّ عَلٰی جَمِیْعِ اِخْوَانِہٖ مِنَ النَّبِیِّیْنَ وَالصَّالِحِیْنَ یَااَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ

''اے اللہ اپنے برگزیدہ بندے اور اپنے رسول نبی امی سیدنا محمد ﷺ پر اور سیدنا محمد ﷺ کی اولاد پر ایسا درود نازل فرما جو تیری رضا کا ذریعہ ہو اور حضور ﷺ کے لیے پورا بدلہ ہو اور آپ ؐ کے حق میں ادائیگی ہو اور آپ کو وسیلہ اور فضیلہ اور مقام محمود جس کا تو نے وعدہ فرمایا ہے' عطا فرما اور حضور ﷺ کو ہماری طرف سے ایسی جزا عطا فرما جو آپ ؐ کی شان عالی کے لائق ہو اور آپ کو ان سب سے افضل بدلہ عطا فرما جو تو نے کسی نبی کو اس کی قوم کی طرف سے اور کسی رسول کو اس کی امت کی طرف سے عطا فرمایا اور حضور ﷺ کے تمام برادران انبیاء و صالحین پر اے ارحم الرحمین درود نازل فرما''۔ (از کتاب زاد السعید)

حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جبریل امینؑ نے میرے ہاتھ کی انگلیوں پر گن کر درود شریف کے یہ کلمات تعلیم فرمائے اور بتایا کہ رب العزت جل جلالہ کی طرف سے یہ اسی طرح اترے ہیں۔ وہ کلمات یہ ہیں۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ۔ اَللّٰھُمَّ تَرَحَّمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا تَرَحَّمْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ۔ اَللّٰھُمَّ تَحَنَّنْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا تَحَنَّنْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ۔ اَللّٰھُمَّ سَلِّمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا سَلَّمْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ۔

[مسند فردوس، شعب الایمان للبیہقی، معارف الحدیث]

”اے اللہ سیدنا محمد ﷺ اور آل محمد ﷺ پر درود نازل فرما جس طرح تو نے حضرت ابراہیم اور حضرت ابراہیمؑ کی اولاد پر درود نازل فرمایا، بے شک تو ستودہ صفات بزرگ ہے اے اللہ! سیدنا محمد ﷺ اور سیدنا محمد ﷺ کی اولاد پر برکت نازل فرما جس طرح تو نے سیدنا محمد ﷺ اور سیدنا محمد ﷺ کی اولاد پر محبت آمیز شفقت فرما، جس طرح تو نے حضرت ابراہیم اور حضرت ابراہیمؑ کی اولاد پر محبت آمیز شفقت فرمائی، بے شک تو ستودہ صفات بزرگ ہے، اے اللہ سلام بھیج سیدنا محمد ﷺ اور سیدنا محمد ﷺ کی اولاد پر، جس طرح تو نے سیدنا ابراہیمؑ اور ان کی اولاد پر سلام بھیجا بے شک تو ستودہ صفات بزرگ ہے“۔

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم مجھ پر درود بھیجو تو اس طرح کہا کرو:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ وَ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

[مسند احمد، صحیح ابن حبان، معارف الحدیث]

حضرت ابو حمید ساعدیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا گیا کہ حضرت! ہم آپؐ پر صلوٰۃ (درود) کس طرح پڑھا کریں؟ آپؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ سے یوں عرض کرو:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیَّاتِہٖ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ وَ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیَّاتِہٖ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ (رواہ البخاری)

"اے اللہ اپنی خاص نوازش اور عنایت و رحمت فرما حضرت محمد ﷺ پر اور آپ کی پاک بیبیوں پر اور آپؐ کی نسل پر جیسے کہ آپ نے نوازش اور عنایت و رحمت فرمائی آل ابراہیم پر اور خاص برکت نازل فرما حضرت محمد ﷺ پر اور آپ کی پاک بیبیوں پر اور آپؐ کی نسل پر جیسے کہ آپ نے برکتیں نازل فرمائیں آل ابراہیم پر اے اللہ! تو ساری حمد و ستائش کا سزاوار ہے اور تیرے ہی لیے ساری عظمت و بڑائی ہے"۔ (صحیح بخاری و صحیح مسلم، معارف الحدیث)

حضرت زید بن خارجہ انصاریؓ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ آپؐ پر درود کس طرح بھیجی جائے؟ تو آپؐ نے فرمایا مجھ پر درود بھیجا کرو اور خوب اہتمام اور دل لگا کے دعا کیا کرو اور یوں عرض کیا کرو:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

"اے اللہ حضرت محمد (رسول اللہ ﷺ اور آل محمد ﷺ) پر اپنی خاص عنایت و رحمت اور برکت نازل فرما جس طرح تو نے حضرت ابراہیم اور آل ابراہیم (علیہ السلام) پر برکتیں نازل فرمائیں تو ہر حمد و ستائش کا سزاوار ہے اور عظمت و بزرگی تیری صفت ہے"۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس نے مجھ پر اس طرح درود بھیجا:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ وَ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَ تَرَحَّمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا تَرَحَّمْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ

"اے اللہ تو درود نازل فرما سیدنا محمد ﷺ اور آل سیدنا محمد ﷺ پر جس طرح تو نے درود نازل فرمایا سیدنا ابراہیم اور آل سیدنا ابراہیمؑ پر اور برکت نازل فرما سیدنا محمد ﷺ پر اور آل سیدنا محمد ﷺ پر جس طرح تو نے برکت نازل فرمائی حضرت ابراہیمؑ پر اور رحمت بھیج سیدنا محمد ﷺ اور آل سیدنا محمد ﷺ پر جس طرح تو نے رحمت بھیجی سیدنا ابراہیمؑ اور سیدنا ابراہیمؑ کی اولاد پر"۔

تو میں کل قیامت کے دن اسکے لیے شہادت دوں گا اور اس کی شفاعت کروں گا۔ (تہذیب الآثار طبری، معارف الحدیث)

درود شریف دعا کی قبولیت کی شرط:

حضرت عمر بن الخطابؓ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا دعا آسمان اور زمین کے درمیان ہی رکی رہتی ہے اوپر نہیں جا سکتی جب تک کہ نبی پاک ﷺ پر درود نہ بھیجا جائے۔ (جامع ترمذی معارف الحدیث)

یہی حدیث حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے بھی مروی ہے۔ (معجم اوسط طبرانی)

درود شریف کے بعد اور سلام سے پہلے دعا

مستدرک حاکم میں ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کا ارشاد ہے کہ نمازی تشہد کے بعد درود شریف پڑھے اور اس کے بعد دعا کرے۔ صحیح بخاری اور صحیح مسلم وغیرہ کی ایک روایت میں حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے تشہد کی تلقین والی حدیث کے آخر میں رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد بھی مروی ہے یعنی نمازی جب تشہد پڑھ چکے تو جو دعا اسے اچھی معلوم ہو اس کا انتخاب کر لے اور اللہ تعالیٰ سے وہی دعا مانگے۔ (معارف الحدیث)

درود شریف کے بعد نماز میں دعا آنحضرت ﷺ سے تعلیماً بھی ثابت ہے اور عملاً بھی۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جب تم میں سے کوئی آخری تشہد پڑھ کر فارغ ہو جائے تو اسے چاہیے کہ چار چیزوں سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگے۔ (مسلم)

حضور نبی کریم ﷺ درود شریف کے بعد یہ دعا پڑھتے تھے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّی اَعُوْذُبِکَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ وَ اَعُوْذُبِکَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْیَا وَالْمَمَاتِ اَللّٰهُمَّ اِنِّی اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْمَاْثَمِ وَالْمَغْرَمِ.

”اے اللہ میں آپ سے قبر کے عذاب کی پناہ چاہتا ہوں اور مسیح دجال کے فتنہ سے پناہ چاہتا ہوں اور موت وحیات کے فتنہ سے پناہ چاہتا ہوں اور گناہ سے اور (بلا وجہ) تاوان بھگتنے سے پناہ چاہتا ہوں“۔

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اس دعا کی تعلیم اس طرح ہم کو دیتے تھے جس طرح قرآن کی سورت کی تعلیم دیتے تھے۔ (مسلم وبخاری، مدارج النبوت)

نبی کریم ﷺ تشہد کے بعد (نماز کے آخر میں) دائیں اور بائیں سلام پھیرتے اور اپنی چشم مبارک نماز میں کھلی رکھتے تھے بند نہ کرتے تھے۔ (صحیح مسلم، مدارج النبوت)

دوسری نماز کا انتظار

ایک بار مغرب کی نماز کے بعد کچھ لوگ عشاء کی نماز کا انتظار کر رہے تھے۔ نبی کریم ﷺ تشریف لائے اور آپ اس قدر تیز تیز چل کر آئے؛ کہ آپؐ نے فرمایا لوگو! خوش ہو جاؤ تمھارے رب نے آسمان کا ایک دروازہ کھول کر تمھیں فرشتوں کے سامنے کیا اور فخر کے طور پر فرمایا دیکھو! یہ میرے بندے نماز ادا کر چکے اور دوسری نماز کا انتظار کر رہے ہیں۔ (ابن ماجہ)

دُعا

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے (حدیث قدسی) اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِیْ بِیْ اَنَا مَعَهٗ اِذَا دَعَانِیْ میں اپنے بندے کے لیے ویسا ہی ہوں جیسا وہ میرے متعلق خیال کرے اور جب وہ پکارتا ہے تو میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں۔ (بخاری' الادب المفرد)

حدیث شریف میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ دعا مانگنا عین عبادت کرنا ہے پھر آپؐ نے بطور دلیل قرآن کریم کی یہ آیت تلاوت فرمائی وَقَالَ رَبُّکُمُ ادعونی استجب لکم (اور تمھارے رب نے فرمایا ہے مجھ سے دعا مانگا کرو میں تمھاری دعا قبول کروں گا)۔ (مسند احمد' ترمذی' ابوداؤد' حصن حصین' ابن ماجہ' النسائی)

دعا دافع بلا

ایک اور حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ قضاء و قدر سے بچنے کی کوئی تدبیر فائدہ نہیں دیتی (ہاں) اللہ تعالیٰ سے دعا مانگنا اس آفت و مصیبت) میں بھی نفع پہنچاتا ہے۔ جو نازل ہو چکی ہے اور اس (مصیبت) میں بھی جو ابھی تک نازل نہیں ہوئی اور بے شک بلا نازل ہونے کو ہوتی ہے۔ کہ راستے میں دعا اس جا ملتی ہے۔ پس قیامت تک ان دونوں میں کشمکش ہوتی رہتی ہے (اور انسان دعا کی بدولت اس بلا سے بچ جاتا ہے)۔ (حصن حصین، جامع ترمذی)

دُعا کا طریقہ

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ سے اس طرح ہاتھ اٹھا کر دعا مانگا کرو کہ ہتھیلیوں کا رخ سامنے ہو۔ ہاتھ الٹے کر کے نہ مانگا کرو اور جب دعا کر چکو تو اٹھے ہوئے ہاتھوں کو چہرے پر پھیر لو۔ (سنن ابی داؤد، معارف الحدیث)

حضرت ابی بن کعبؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی کو یاد فرماتے اور اس کے لیے دعا کرنا چاہتے تو پہلے اپنے لیے مانگتے پھر اس شخص کے لیے دعا فرماتے۔ (جامع ترمذی، معارف الحدیث)

فضالہ بن عبید راوی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو سنا، اس نے نماز میں دعا کی جس میں نہ اللہ کی حمد کی نہ نبی کریم ﷺ پر درود بھیجا تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ اس آدمی نے دعا میں جلد بازی کی۔ پھر آپؐ نے اس کو بلایا اور اس سے یا اس کی موجودگی میں دوسرے آدمی کو مخاطب کر کے آپؐ نے فرمایا جب تم میں کوئی نماز پڑھے تو (دعا کرنے سے پہلے) اس کے بعد جو چاہے اللہ سے مانگے۔

(جامع ترمذی، سنن ابی داؤد، سنن نسائی، معارف الحدیث)

دُعا کی قبولیت پر شکر

ایک حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کونسی چیز تم میں سے کسی شخص کو اس عاجز کرتی ہے (روکتی ہے) کہ جب وہ اپنی کسی دعا کے قبول ہونے کا مشاہدہ کرے مثلاً کسی مرض سے شفاء نصیب ہوجائے یا سفر سے (بخیر وعافیت) واپس آجائے تو کہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ بِعِزَّتِہٖ وَ جَلَالِہٖ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ (حصن حصین، حاکم ابن سنی)

دُعا میں ہاتھ اٹھانا

حضرت عکرمہؒ کا خیال ہے کہ انھوں نے حضرت عائشہ صدیقہؓ سے یہ سنا ہے کہ وہ فرماتی تھیں کہ رسول اللہ ﷺ کو میں نے دیکھا کہ آپؐ دونوں ہاتھ اٹھا کر دعا فرماتے تھے اور (دعا میں) یہ فرما رہے تھے (اے اللہ!) میں بھی بشر ہوں تو مجھ سے مواخذہ نہ فرما۔ میں نے اگر کسی مومن کو ستایا یا برا کہا تو اس کے بارے میں بھی مجھ سے مواخذہ نہ فرما۔ (الادب المفرد)

دُعا میں قطعیت

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم میں کوئی دعا کرے تو اس طرح نہ کہے کہ ''اے اللہ! تو چاہے تو مجھے بخش دے اور تو چاہے تو رحمت فرما اور تو چاہے تو مجھے روزی دے'' بلکہ اپنی طرف سے عزم اور قطعیت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور میں مانگے اور یقین کرے کہ بے شک وہ کرے گا وہی جو چاہے گا کوئی ایسا نہیں جو زور ڈال کر اس کرا سکے۔ (صحیح بخاری' معارف الحدیث)

دُعا میں عجلت

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا تمہاری دعائیں اس وقت تک قابل قبول ہوتی ہیں کہ جب تک جلد بازی سے کام نہ کیا جائے (جلد بازی یہ ہے) کہ بندہ کہنے لگے کہ میں نے دعا کی تھی مگر قبول ہی نہیں ہوئی۔

(صحیح بخاری و صحیح مسلم، معارف الحدیث)

دعائے قنوت

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَعِيْنُكَ وَ نَسْتَغْفِرُكَ وَ نُؤْمِنُ بِكَ وَ نَتَوَكَّلُ عَلَيْكَ وَنُثْنِيْ عَلَيْكَ الْخَيْرَ وَنَشْكُرُكَ وَنَخْلَعُ وَنَتْرُكُ مَنْ يَّفْجُرُكَ اَللّٰهُمَّ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَلَكَ نُصَلِّيْ وَنَسْجُدُ وَاِلَيْكَ نَسْعٰى وَنَحْفِدُ وَنَرْجُوْا رَحْمَتَكَ وَنَخْشٰى عَذَابَكَ اِنَّ عَذَابَكَ بِالْكُفَّارِ مُلْحِقٌ (بہشتی زیور)

"اے اللہ ہم تجھ سے مدد چاہتے ہیں اور تجھ سے معافی مانگتے ہیں اور تجھ پر ایمان رکھتے ہیں اور تجھ سے معافی مانگتے ہیں اور تجھ پر ایمان رکھتے ہیں اور تجھ ہی پر بھروسہ رکھتے ہیں اور تیری بہت اچھی تعریف کرتے ہیں اور تیرا شکر ادا کرتے ہیں اور تیری ناشکری نہیں کرتے۔ اور الگ کرتے ہیں اور چھوڑتے ہیں اس شخص کو جو تیری نافرمانی کرے اے اللہ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تیرے ہی لیے نماز پڑھتے ہیں اور سجدہ کرتے ہیں۔ اور تیری ہی طرف دوڑتے اور جھپٹتے ہیں اور تیری رحمت کے امیدوار ہیں اور تیرے عذاب سے ڈرتے ہیں بے شک تیرا عذاب کافروں کو پہنچنے والا ہے"۔

جس کو دعائے قنوت یاد نہ ہو وہ یہ دعا پڑھ لیا کرے:

رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ

یا تین دفعہ یہ کہہ لے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ یا تین دفعہ یا ربِّ یا ربِّ کہہ لے تو نماز ہو جائے گی۔ (بہشتی زیور)

حضرت حسن بن علیؓ سے روایت ہے کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے چند کلمے تعلیم فرمائے جن کو میں قنوت وتر میں پڑھتا ہوں۔

اَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ فِيْمَنْ هَدَيْتَ وَ عَافِنِيْ فِيْمَنْ عَافَيْتَ وَ تَوَلَّنِيْ فِيْمَنْ تَوَلَّيْتَ وَ بَارِكْ لِيْ فِيْمَا اَعْطَيْتَ وَقِنِيْ شَرَّ مَا قَضَيْتَ فَاِنَّكَ تَقْضِيْ وَلَا يُقْضٰى عَلَيْكَ وَاِنَّهٗ لَا يَذِلُّ مَنْ وَّالَيْتَ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ

(ترمذی، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، دارمی)

"اے اللہ راہ دکھا مجھ کو ان لوگوں کی جن کو تو نے راہ دکھائی اور عافیت دے مجھ کو ان لوگوں میں جن کو تو نے عافیت بخشی اور کارسازی کر میری ان لوگوں میں جن کے آپ کارساز ہیں اور برکت دے اس چیز میں جو آپ نے مجھ کو عطا فرمائی اور بچا مجھ کو اس چیز کے شر سے جس کو آپ نے مقدر فرمایا، کیونکہ فیصلہ کرنے والے آپ ہی ہیں آپ کے خلاف فیصلہ نہیں کیا جا سکتا اور بے شک آپ کا دوست ذلیل نہیں ہو سکتا، برکت والے ہیں آپ اے ہمارے پروردگار اور بلند و بالا ہیں"۔

بعض روایات میں اِنَّهٗ لَا يَذِلُّ مَنْ وَّالَيْتَ کے بعد وَلَا يَعِزُّ مَنْ عَادَيْتَ بھی وارد ہوا ہے۔

بعض روایات میں تعالیت کے بعد اَسْتَغْفِرُكَ وَ اَتُوْبُ اِلَيْكَ بھی روایت کیا گیا ہے اور اس کے بعد وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ کا بھی اضافہ ہے بعض علماء نے وتر میں پڑھنے کے لیے اسی قنوت کو اختیار فرمایا ہے۔

حنفیہ میں جو قنوت راجح ہے اس کو امام ابی شیبہ اور امام طحاویؒ وغیرہ نے حضرت عمر اور حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت کیا ہے۔ علامہ شامی نے بعض اکابر احناف سے نقل کیا ہے کہ بہتر یہ ہے کہ دعائے قنوت اللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْتَعِیْنُکَ الخ' کے ساتھ حضرت حسن بن علیؓ والی قنوت بھی پڑھی جائے۔ (معارف الحدیث)

حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنے وتر کے آخر میں یہ دعا کرتے تھے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَعُوْذُ بِرِضَاکَ مِنْ سَخَطِکَ وَ بِمُعَافَاتِکَ مِنْ عُقُوْبَتِکَ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْکَ لَا اُحْصِیْ ثَنَاءً عَلَیْکَ اَنْتَ کَمَا اَثْنَیْتَ عَلٰی نَفْسِکَ

"اے اللہ آپ کی رضا کے واسطے سے آپ کی ناراضگی سے اور آپ کی معافی کے واسطے سے آپ کی سزا میں پناہ چاہتا ہوں میں (اور آپ کی بھیجی ہوئی مصیبتوں اور عذابوں) سے آپ کی پناہ چاہتا ہوں میں آپ کی ایسی تعریف نہیں کر سکتا جیسی خود آپ نے اپنی تعریف فرمائی"۔ (سنن ابی داؤد، جامع ترمذی، نسائی، ابن ماجہ)

دُعا یقین کے ساتھ

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جب اللہ تعالیٰ سے دعا کرو تو اس یقین کے ساتھ کرو کہ وہ ضرور قبول فرمائے گا اور جان لو اور یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ اس دعا قبول نہیں کرے گا جس کا دل (دعا کے وقت) اللہ تعالیٰ سے غافل اور بے پرواہ ہو۔

(جامع ترمذی، معارف الحدیث)

اعتکاف

احادیث صحیحہ میں منقول ہے کہ جب رمضان المبارک کا آخری عشرہ آتا تو نبی کریم ﷺ کے لیے مسجد میں ایک جگہ مخصوص کردی جاتی اور وہاں کوئی پردہ چٹائی وغیرہ کا ڈال دیا جاتا یا کوئی چھوٹا سا خیمہ نصب ہوتا۔ رمضان کی بیسویں تاریخ کو فجر کی نماز کے لیے آپ مسجد میں تشریف لے جاتے تھے اور عید کا چاند دیکھ کر وہاں سے باہر تشریف لاتے تھے۔ (معارف الحدیث)

جس نے رمضان کے آخری عشرہ میں دس دن کا اعتکاف کیا تو وہ اعتکاف مثل دو حج اور دو عمروں کے ہوگا (یعنی اتنا ثواب ملے گا)۔

(بیہقی معارف الحدیث)

مستحبات اعتکاف

۱۔ نیک اور اچھی باتیں کرنا۔

۲۔ قرآن شریف کی تلاوت کرنا

۳۔ درود شریف کا ورد رکھنا

۴۔ علوم دینیہ کا پڑھنا پڑھانا۔

۵۔ وعظ پنج گانہ والی مسجد میں اعتکاف کرنا۔ (بہشتی زیور)

حضرت عائشہ صدیقہؓ سے مروی ہے کہ معتکف کے لیے شرعی دستور اور ضابطہ یہ ہے کہ وہ نہ مریض کی عیادت کو جائے اور نہ نماز جنازہ میں شرکت کے لیے باہر نکلے، نہ عورت سے مقاربت کرے اور اپنی ضرورتوں کے لیے بھی مسجد سے باہر نہ جائے۔ سوائے ان حوائج کے جو بالکل ناگزیر ہیں (جیسے رفع حاجت، پیشاب، پاخانہ، وغیرہ) اور اعتکاف (روزہ کے ساتھ ہونا چاہیے) بغیر روزے کے نہیں۔

(سنن ابی داؤد، معارف الحدیث)

اعتکاف مسنون

حضور اقدس ﷺ سے بالالتزام رمضان المبارک کے آخری عشرے میں اعتکاف کرنا احادیث صحیحہ میں منقول ہے اور یہی سنت مؤکدہ علی الکفایہ ہے کہ بعض کے اعتکاف کر لینے سے سب کی طرف سے کفایت ہو جاتی ہے۔

اعتکاف اور معتکف کے مسنونہ اعمال

دس دن کا اعتکاف سنت ہے۔ اس سے کم کا نفل ہے۔

عورت کے لیے اپنے مکان میں اعتکاف کرنا سنت ہے۔

حالت اعتکاف میں قرآن شریف کی تلاوت یا دوسری دینی کتب کا مطالعہ کرنا بھی پسندیدہ ہے۔ (بہشتی زیور)

فائدہ

بعض صحابہ کرامؓ تہجد اور وتر کے مجموعے کو بھی وتر ہی کہا کرتے تھے۔ حضرت عائشہؓ کا طریقہ بھی یہی تھا کہ انھوں نے اس حدیث میں عبداللہ بن ابی قیسؓ کے سوال کا جواب بھی اسی اصول پر دیا ہے۔ ان کا مطلب یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ وتر کی تین رکعتوں سے پہلے تہجد کبھی صرف چار رکعت پڑھتے تھے، کبھی چھ رکعت، کبھی آٹھ رکعت اور کبھی دس رکعت، لیکن چار رکعت سے کم اور دس رکعت سے زیادہ تہجد پڑھنے کا آپ ﷺ کا معمول نہ تھا اور تہجد کی ان رکعتوں کے بعد آپ ﷺ وتر کی تین رکعت پڑھتے تھے۔ (معارف الحدیث)

حضرت ابن عباسؓ سے ایک طویل روایت میں ہے کہ ایک رات انھوں نے حضور نبی کریم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی۔ حضور ﷺ نے دو رکعت پڑھی۔ معنؒ اس روایت کے راوی ہیں وہ کہتے ہیں کہ چھ مرتبہ حضور اکرم ﷺ نے دو دو رکعت پڑھی گویا بارہ رکعت ہوگئی (ملا علی قاری نے لکھا ہے کہ امام اعظمؒ کے نزدیک تہجد کی بارہ رکعتیں ہیں) پھر وتر پڑھ کر لیٹ گئے۔ صبح کی نماز کے لیے بلالؓ بلانے آتے تو دو رکعت سنت مختصر قرأت سے پڑھ کر صبح کی نماز کے لیے تشریف لے گئے۔ (شمائل ترمذی)

عبدالعزیز بن جریج تابعی بیان کرتے ہیں کہ ہم نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ سے دریافت کیا کہ رسول اللہ ﷺ وتر میں کون کون سی سورتیں پڑھتے تھے؟ انھوں نے فرمایا کہ پہلی رکعت میں آپ ﷺ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى پڑھتے تھے اور دوسری رکعت میں قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ اور تیسری رکعت قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ میں اور کبھی معوذتین بھی پڑھ لیتے تھے یعنی قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ۔ (جامع ترمذی، سنن ابی داؤد، معارف الحدیث)

اور جب وتر کا سلام پھیرتے تو تین مرتبہ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ پڑھتے اور تیسری مرتبہ آواز کو بلند فرماتے اور حروف کو کھینچ کر پڑھتے۔ (مدارج النبوۃ)

نماز وتر کی آخری تیسری رکعت میں بعد قرأت حنفیہ کے معمول میں یہ دعائے قنوت ہے۔

فجر کی سنت میں قرأت

حضرت ابوھریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فجر کی سنت کی دو رکعتوں میں قُلْ یَا اَیُّھَا الْکٰفِرُوْن اور سورۃ قُل ھو اللہ احد پڑھیں۔ایک حدیث میں حضور اکرم ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ یہ دونوں سورتیں کیسی اچھی ہیں کہ صبح کی سنتوں میں پڑھی جاتی ہیں۔(صحیح مسلم،معارف الحدیث)

بعض احادیث میں دوسری سورتوں کا پڑھنا بھی ثابت ہے۔(خصائل نبویؐ)

حضور ﷺ نماز فجر میں:

۱۔ سورۃ ق اور اس جیسی دوسری سورتیں پڑھا کرتے تھے۔اور بعد میں آپ کی نماز ہلکی ہوتی تھی۔(مسلم،معارف الحدیث)

۲۔ کبھی سورۃ التکویر وَاللَّیْلِ اِذَا عَسْعَسَ (مسلم)

۳۔ کبھی سورۃ مومنون (مسلم)

۴۔ اور سورۃ اذا زُلْزِلَتِ (سنن ابی داؤد)

۵۔ عن ابن عباسؓ سورۃ بقرہ کی آیات قُوْلُوْا اٰمَنَّا بِاللہِ وَمَا اُنْزِلَ اِلَیْنَا اور سورۃ آل عمران کی یہ آیات قُلْ یٰاَھْلَ الْکِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰی کَلِمَۃٍ سَوَاءٍ بَیْنَنَا وَبَیْنَکُمْ۔۔۔الخ (مذکورہ بالا سورتوں کا پڑھنا بھی احادیث میں وارد ہے)(صحیح مسلم)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جمعہ کے دن فجر کی نماز کی پہلی رکعت میں الم تنزیل (یعنی سورۃ السجدہ) اور دوسری رکعت میں ھل اتی علی الْاِنْسَانِ (یعنی سورۃ الدھر) پڑھا کرتے تھے۔(صحیح بخاری و مسلم)

فکر اور پریشانی کے وقت کی دعا

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس آدمی کو پریشانی اور فکر زیادہ ہو تو اسے چاہیے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے حضور میں اس طرح عرض کرے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ عَبْدُکَ وَابْنُ عَبْدِکَ وَابْنُ اَمَتِکَ وَفِیْ قَبْضَتِکَ نَاصِیَتِیْ بِیَدِکَ مَاضٍ فِیَّ حُکْمُکَ عَدْلٌ فِیَّ قَضَاءُکَ اَسْئَلُکَ بِکُلِّ اِسْمٍ ھُوَ لَکَ سَمَّیْتَ بِہٖ نَفْسَکَ اَوْ اَنْزَلْتَہٗ فِیْ کِتَابِکَ اَوْ اسْتَاْثَرْتَ بِہٖ فِیْ مَکْنُوْنِ الْغَیْبِ عِنْدَکَ اَنْ تَجْعَلَ الْقُرْاٰنَ الْعَظِیْمَ رَبِیْعَ قَلْبِیْ وَ جَلَاءَ ھَمِّیْ وَ غَمِّیْ

"اے اللہ بندہ ہوں تیرا اور بیٹا ہوں تیرے ایک بندے کا اور ایک تیری بندی کا اور بالکل تیرے قبضہ میں ہوں اور ہمہ تن تیرے دست قدرت میں ہوں نافذ ہے میرے بارے میں تیرا حکم اور عین عدل ہے میرے بارے میں تیرا ہر فیصلہ میں تجھ سے تیرے ہر اس اسم پاک کے واسطہ سے جس سے تو نے اپنی مقدس ذات کو موسوم کیا ہے یا اپنی کسی کتاب میں اس کو نازل فرمایا ہے یا اپنے خاص مخفی خزانہ غیب ہی میں اس کو محفوظ رکھا ہے' استدعا کرتا ہوں کہ قرآن عظیم کو میرے دل کی بہار بنا دے اور میرے فکروں اور غموں کو اس کی برکت سے دور فرما دے"۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو بندہ بھی ان کلمات کے ذریعہ اللہ تعالیٰ سے دعا کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کی فکروں اور پریشانیوں کو دور فرما کر ضرور بالضرور اس کو کشادگی عطا فرمائے گا۔ (رزینؒ معارف الحدیث)

گھر میں نوافل کا پڑھنا

۱۲۔ حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے دریافت کیا کہ نوافل مسجد میں پڑھنا افضل ہے یا گھر میں؟ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم دیکھتے ہو کہ میرا گھر مسجد سے کتنا قریب ہے جس کی وجہ سے مسجد کے آنے میں کسی قسم کی دقت یا رکاوٹ نہیں ہوتی (لیکن اس کے باوجود) فرائض کے علاوہ مجھے اپنے گھر میں نماز پڑھنا بہ نسبت مسجد کے زیادہ پسند ہے۔ (شمائل ترمذی)

۱۳۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اپنے گھروں میں کچھ نمازیں (نوافل وغیرہ) پڑھا کرو اور گھروں کو قبرستان نہ بنالو (کہ جس طرح قبروں پر نماز نہیں پڑھی جاتی تو گھروں میں بھی نماز نہ پڑھو)۔ (مشکوٰۃ)

غسل

حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب جنابت کا غسل فرماتے تو سب سے پہلے دونوں ہاتھ دھوتے تھے پھر بائیں ہاتھ سے مقام استنجا کو دھوتے اور داہنے ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر پانی ڈالتے (یہ ہاتھ سے پانی ڈالنا ایسی حلت میں تھا کہ کوئی چھوٹا برتن پانی لینے کے لیے نہ تھا) پھر اسی طرح وضو کرتے جس طرح نماز کے لیے وضو فرمایا کرتے تھے۔ پھر پانی لیتے اور بالوں کی جڑوں میں انگلیاں ڈال کر وہاں پانی پہنچاتے۔ یہاں تک کہ جب آپ ﷺ یہ سمجھتے کہ آپؐ نے سب میں پوری طرح پانی پہنچالیا ہے تو دونوں ہاتھ بھر بھر کر تین دفعہ پانی اپنے سر کے اوپر ڈالتے اس کے بعد سارے بدن پر پانی بہاتے پھر دونوں پاؤں دھوتے۔ (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

حضرت عبداللہ بن عباسؓ اسی طرح کی حدیث حضرت میمونہؓ سے بھی روایت کرتے ہیں جس میں حضرت میمونہؓ یہ بھی اضافہ فرماتی ہیں کہ پھر مَیں نے آپ کو رومال دیا تو آپؐ نے اس کو واپس فرمادیا صحیحین ہی کی دوسری روایت میں اضافہ بھی ہے کہ رومال استعمال کرنے کی بجائے آپؐ نے جسم پر سے پانی سونت کر جھاڑ دیا۔ (صحیح بخاری و مسلم)

حضرت عائشہ اور حضرت میمونہؓ کی ان حدیثوں سے رسول اللہ ﷺ کے غسل کی پوری تفصیل معلوم ہو جاتی ہے یعنی یہ کہ آپؐ سب سے پہلے اپنے دونوں ہاتھ دو تین دفعہ دھوتے تھے (کیونکہ ان ہاتھوں کے ذریعے ہی پورے جسم کو غسل دیا جاتا ہے) اس کے بعد آپؐ مقام استنجا کو بائیں ہاتھ کو مٹی سے مل مل کر اور رگڑ رگڑ کے خوب مانجھتے اور دھوتے تھے پھر اس کے بعد وضو فرماتے تھے (جس کے ضمن میں تین تین دفعہ کلی کرتے اور ناک میں پانی لے کر اس کی اچھی طرح صفائی کر کے منہ اور ناک کے اندرونی حصہ کو غسل دیتے تھے اور حسب عادت ریش مبارک میں خلال کر کے اس کے ایک ایک بال کو غسل دیتے تھے اور بالوں کی جڑوں میں پانی پہنچانے کی کوشش کرتے تھے اس کے بعد باقی سارے جسم کو غسل دیتے تھے پھر غسل کی اس جگہ سے ہٹ کر پاؤں کو پھر دھوتے تھے (غالباً آپ یہ اس لیے کرتے تھے کہ غسل کی وہ جگہ صاف اور پختہ نہیں ہوتی تھی)۔ (معارف الحدیث)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ حائضہ عورت اور جنبی آدمی قرآن پاک میں سے کچھ بھی نہ پڑھے (یعنی قرآن مجید جو اللہ تعالیٰ کا مقدس کلام ہے اس کی تلاوت ان دونوں کے لیے ممنوع ہے۔ (معارف الحدیث، جامع ترمذی)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جسم کے ہر بال کے نیچے جنابت کا اثر ہوتا ہے اس لیے غسل جنابت میں بالوں کو اچھی طرح دھونا چاہیے (تا کہ جسم انسانی کا وہ حصہ جو بالوں سے چھپا رہتا ہے پاک صاف ہو جائے) اور جلد کا جو حصہ ظاہر ہے (جس پر بال نہیں ہیں) اس کو بھی اچھی طرح دھونا اور صاف کرنا چاہیے۔

(سنن ابی داؤد، جامع ترمذی، سنن ابن ماجہ، معارف الحدیث)

عافیت کی دعا

حدیث شریف میں حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا تم میں جس شخص کے لیے دعا کا دروازہ کھول دیا گیا (یعنی دعا مانگنے کی توفیق دے دی گئی) اس کے لیے رحمت کے دروازے کھول دیئے گئے۔ اللہ تعالیٰ سے جو دعا مانگی جاتی ہے ان میں اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ پسندیہ ہے کہ اس سے (دنیا و آخرت میں) عافیت کی دعا مانگی جائے۔ (جامع ترمذی، حصن حصین)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کردہ بعض دعائیں

دعائے سحرگاہی

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر رات کو جب رات کا تہائی حصہ باقی رہ جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ آسمان دنیا پر نزول اجلال فرماتے ہیں جو مجھ کو پکارے گا اس کی سنوں گا جو مجھ سے مانگے گا عطا کروں گا۔ جو مجھ سے مغفرت و عفو طلب کرے گا اس کو بخش دوں گا۔ (الادب المفرد)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دین آسان ہے اور ہرگز کوئی سختی (اور مبالغہ) کے ساتھ دین پر غالب ہونے کا ارادہ نہ کرے گا مگر دین ہی اس کو ہرا دے گا۔ پس سیدھے چلو۔ قریب رہو اور خوشخبری حاصل کرو اور صبح و شام کے وقت اور کسی قدر رات کے آخری حصہ سے (کام میں) سہارا لو۔ (ذکر اللہ)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی مجلس میں بیٹھا جس میں اس سے بہت سی قابل مواخذہ فضول اور لایعنی باتیں سرزد ہوئیں، مگر اس نے اس مجلس سے اٹھتے وقت کہا:

سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ اَشْھَدُاَنْ لَّآاِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ اَسْتَغْفِرُکَ وَاَتُوْبُ اِلَیْکَ.

"اے اللہ! میں تیری حمد کے ساتھ تیری پاکی بیان کرتا ہوں اور گواہی دیتا ہوں کہ صرف تو ہی معبود برحق ہے۔ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ میں اپنے گناہوں کی تجھ سے بخشش چاہتا ہوں اور تیرے حضور میں توبہ کرتا ہوں"

تو اللہ تعالیٰ اس کی ان سب لغزشوں کو معاف کر دے گا جو مجلس میں اس سے سرزد ہوئیں۔ (جامع ترمذی، معارف الحدیث)

حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص سونے کے لیے بستر پر لیٹتے وقت اللہ تعالیٰ کے حضور میں اس طرح توبہ و استغفار کرے اور تین دفعہ عرض کرے:

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ

"میں مغفرت اور بخشش چاہتا ہوں اللہ تعالیٰ سے جس کے سوا کوئی معبود نہیں اور وہ حیی و قیوم ہے وہ ہمیشہ رہنے والا اور سب کا کارساز ہے اور اس حضور میں توبہ کرتا ہوں"۔

تو اس کے سب گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ اگرچہ وہ درختوں کے پتوں اور مشہور ریگستان عالج کے ذروں اور دنیا کے دنوں کی طرح بے شمار ہوں۔ (جامع ترمذی، معارف الحدیث)

حضور ﷺ کی خاص نمازیں

حضرت عطاؒ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک مرتبہ حضرت عائشہؓ سے عرض کیا کہ حضور اقدس ﷺ کی کوئی عجیب ترین بات سنائیں۔ انھوں نے ارشاد فرمایا کہ حضور اکرم ﷺ کی کونسی بات ایسی تھی جو عجیب ترین نہ تھی اس کے بعد فرمانے لگیں۔ ایک رات کا قصہ ہے کہ سونے کے لیے مکان پر تشریف لائے اور میرے پاس میرے لحاف میں لیٹ گئے۔ لیٹتے ہی تھوڑی ہی دیر میں فرمایا کہ چھوڑ دو تا کہ میں اپنے رب کی عبادت کروں۔ یہ فرما کر کھڑے ہو گئے۔ وضو کیا اور نماز کی نیت باندھ لی اور رونا شروع کر دیا یہاں تک کہ سینہ مبارک تک آنسو بہہ کر آنے لگے۔ اس بعد رکوع کیا اس میں بھی روتے رہے۔ پھر سجدے سے اٹھے اور روتے رہے۔ غرض صبح تک یہی کیفیت رہی حتیٰ کہ بلالؓ صبح کی نماز کے لیے بلانے کے لیے آ گئے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ اس قدر کیوں روئے۔ اللہ جل شانہٗ نے تو آپؐ کے اگلے پچھلے سب گناہ معاف فرما دیے۔ آپؐ نے فرمایا تو کیا میں اللہ تعالیٰ کا شکرگزار بندہ نہ ہوں؟ اس کے بعد ارشاد فرمایا میں ایسا کیوں نہ کرتا حالانکہ آج مجھ پر یہ آیتیں نازل ہوئی ہیں۔ اس کے بعد آپ نے ﴿اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ﴾ سے ﴿لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ﴾ تک سورۂ آل عمران کے آخری رکوع کی آیتیں تلاوت فرمائیں۔ (خصائل نبویؐ، مدارج النبوت)

حضور ﷺ کی نماز

احادیث میں روایات ہیں کہ حضور اکرم ﷺ جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو اللہ اکبر کہتے اور اس تکبیر تحریمہ کے ساتھ دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھاتے اور اس کے بعد ہاتھ باندھ لیتے۔ اس طرح کہ داہنے ہاتھ کو بائیں ہاتھ کی کلائی پر رکھتے' ہاتھ باندھنے کے بعد ثناء پڑھتے۔

سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ ... الخ اس کے بعد اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم پڑھتے اس کے بعد بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم پڑھتے تھے۔

پھر اس کے بعد سورۂ فاتحہ پڑھتے اور اس کے آخر میں آمین کہتے (امام اعظمؒ کے مذہب میں آمین آہستہ کہنا ہے)۔

پھر حضور ﷺ سورۂ فاتحہ کے بعد کوئی سورت پڑھتے پھر آپ جب اس قرأت سے فارغ ہوتے تو تکبیر کہتے ہوئے رکوع میں جاتے (جھکنے کے ساتھ ہی تکبیر کہتے اسی طرح جب رکوع سے سر اٹھاتے تو

سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ فرماتے۔

رکوع میں دونوں ہتھیلیوں کو گھٹنوں پر خوب جماتے اور انگلیوں کو کھول کر رکھتے (علماء فرماتے ہیں کہ نماز میں انگلیوں کی تین حالتیں ہیں ایک رکوع کی حالت میں کھول کر رکھنا چاہیے۔ دوسرے سجدے کی حالت میں انگلیوں کو ملا کر رکھنا چاہیے تیسرے تمام حالتوں میں انگلیوں کو اپنے حال پر چھوڑنا خواہ قیام کی حالت ہو خواہ تشہد کی ہو)

حضور ﷺ رکوع میں بازوؤں کو پہلو سے دور رکھتے اور اپنی پشت کو سیدھا رکھتے اور سر کو اس کے برابر نہ نیچا کرتے اور نہ اٹھاتے اور تین بار کہتے سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْم (یہ کم از کم ہے بسا اوقات آپؐ اس بھی زیادہ کہتے تھے اور زیادہ بار کہنا طاق عدد میں افضل ہے)

اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو سجدہ میں اس وقت تک نہ جاتے جب تک کہ سیدھے کھڑے نہ ہو جاتے اور حضور ﷺ سجدے اس انداز سے کرتے آپؐ جب سجدے میں جاتے تو ہاتھوں سے پہلے گھٹنوں کو زمین پر رکھتے اس کے بعد ہاتھوں کو رکھتے پھر بینی (ناک) زمین پر رکھتے۔ پھر پیشانی مبارک رکھتے۔ سجدے میں بازو اور پیٹ کو رانوں سے دور رکھتے اتنا کہ بکری کا بچہ اس کے درمیان میں رکھتے۔ سجدے میں پاؤں کی انگلیوں کا رخ قبلہ کی جانب ہوتا تھا۔ سجدے میں کم از کم تین بار کہتے۔ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی

اور جب سجدے سے سر اٹھاتے تو جب تک بالکل سیدھے نہ بیٹھ جاتے دوسرا سجدہ نہ فرماتے جب قیام طویل ہوتا تو رکوع وسجدہ اور جلسہ بھی طویل ہوتا اور جب قیام مختصر ہوتا تو یہ سب مختصر ہوتے (مدارج النبوت) آپؐ ہر دو رکعت پر التحیات پڑھتے تھے۔ (صحیح مسلم)

حضرت وائلؓ کی حدیث میں ہے کہ آپؐ جب سجدے سے (قیام کے لیے کھڑے ہوتے تو رانوں اور گھٹنوں پر ٹیک لگا کر کھڑے ہوتے اور سنت یہ ہے کہ دونوں ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھے اور اس پر ٹیک لگاتے ہوئے کھڑا ہو جائے اور حضرت عمرؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ نے کھڑے ہوتے وقت زمین پر ہاتھوں سے ٹیک لگا کر کھڑے ہونے سے منع فرمایا ہے (لیکن بحکم ضرورت زیادتی مشقت کبرت سنی اور کمزوری کے وقت زمین پر ٹیک لگانا جائز ہے)۔ (مدارج النبوت)

اور جب حضورﷺ تشہد میں بیٹھتے تو بایاں پاؤں بچھاتے اس پر بیٹھتے اور داہنا پاؤں کھڑا رکھتے اور جب آخری رکعت کے بعد تشہد کے لیے بیٹھتے تو قعدہ اولی کی طرح بیٹھتے اور جب تشہد پڑھتے تو دونوں ہاتھوں کو دونوں رانوں پر رکھتے اور داہنے ہاتھ کی انگشت شہادت سے اشارہ کرتے (اس کی صورت یہ ہے کہ چھنگلی اور اس کے پاس کی انگلی کو ہتھیلی کے اندر جمع کرے اور بیچ کی انگلی اور انگوٹھے سے حلقہ بنائے اور شہادت کی انگلی سے اشارہ کرے اور جب لا الٰہ کہے تو انگلی اٹھائے اور الا اللہ کہنے پر نیچے کرے) (مدارج النبوت)

حضرت عبداللہ بن مسعود اور حضرت عبداللہ ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ حضورﷺ نے ہمیں تعلیم فرمائی کہ ہم ان الفاظ میں التحیات پڑھیں

اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوٰاتُ وَالطَّیِّبٰتُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَ بَرَکَاتُہٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِاللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ ۔

(رواہ مسلم، معارف الحدیث)

حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰؓ سے مروی ہے کہ مجھے کعب بن عجرہؓ ملے تو انھوں نے کہا کیا میں تمھیں ایک تحفہ جسے میں نے حضورﷺ سے سنا پیش کر دوں؟ میں نے کہا ہاں ضرور تو انھوں نے کہا حضورﷺ سے میں نے عرض کیا کہ آپؐ نے ہمیں آپؐ پر سلام بھیجنے کا طریقہ تو بتلا دیا لیکن ہم درود کس طرح بھیجیں تو آپؐ نے فرمایا ان الفاظ میں:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارِکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

(بخاری و مسلم، معارف الحدیث)

ایک دوسرے صحابی حضرت ابو مسعود انصاریؓ سے بھی قریب قریب اسی مضمون کی ایک حدیث مروی ہے جس میں ہے کہ جب حضورﷺ سے درود کے متعلق دریافت کیا گیا کہ حضرتﷺ جب ہم نماز میں آپؐ پر درود پڑھیں تو کس طرح پڑھیں؟ تو آپؐ نے مذکورہ درود شریف کی تلقین فرمائی۔ (مدارج النبوت)

طبرانی ابن ماجہ اور دار قطنی حجرت سہیل ابن سعدؓ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور اکرمﷺ نے فرمایا کہ اس شخص کی نماز ہی نہیں جس نے اپنے نبی پر درود نہ بھیجا۔ (مدارج النبوت)

حضور ﷺ کی نماز کی کیفیت

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ اس درجہ نوافل پڑھا کرتے تھے کہ پاؤں مبارک پر ورم آ جاتا تھا کسی نے عرض کیا کہ جب آپؐ پر اگلے پچھلے سب گناہوں کی معافی کی بشارت ہو چکی ہے تو پھر آپؐ اس درجہ مشقت کیوں برداشت فرماتے؟ آپؐ نے ارشاد فرمایا ﴿اَفَلَا اَکُوْنَ عَبْدًا شَکُوْرًا﴾ (کہ جب حق تعالیٰ جل شانہٗ نے مجھ پر اتنا انعام فرمایا تو کیا میں شکر گزار بندہ نہ بنوں)۔ (شمائل ترمذی)

حضور ﷺ کا ارشاد ہے: کہ میری آنکھ کی ٹھنڈک نماز ہے۔ (خصائل نبوی ﷺ)

حضرت عوف بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ ایک رات میں حضور ﷺ کے ساتھ تھا حضور خواب استراحت سے بیدار ہوئے، مسواک کی اور وضو کر کے نماز کے لیے کھڑے ہو گئے تو میں بھی نماز کے لیے حضور ﷺ کے ساتھ کھڑا ہو گیا۔ پھر آپؐ نے سورۂ بقرہ کی تلاوت شروع فرمائی تو کوئی رحمت والی آیت ایسی نہ گزری جس میں حضور ﷺ نے توقف کر کے خدا کے حضور رحمت کی درخواست نہ کی ہو اور ایسی کوئی عذاب والی آیت نہ گذری جس میں حضور ﷺ نے نماز توقف کر کے خدا کے حضور اس کے عذاب سے پناہ نہ مانگی ہو (نفلی نمازوں میں اس طرح رک کر دعا کرنا جائز ہے بشرطیکہ عربی میں ہو لیکن فرض نمازوں میں ایسا کرنا درست نہیں) پھر آپؐ نے قیام کے برابر طویل رکوع فرمایا اور پڑھا۔

سُبْحَانَ ذِی الْجَبَرُوْتِ وَالْمَلَكُوْتِ وَالْعَظَمَةِ وَالْكِبْرِيَاءِ ۔

پھر رکوع سے سر اٹھا کر اتنا ہی قیام فرمایا اور اس میں بھی یہی کلمات پڑھے۔ اس کے بعد سجدہ کیا اور اس میں بھی یہی کلمات پڑھے پھر دونوں سجدوں کے درمیان جلوس فرمایا اس میں بھی اسی کے مانند کلمات ادا فرمائے اس کے بعد بقیہ رکعتوں میں آل عمران، سورہ نساء اور سورۂ مائدہ تلاوت فرمائی۔ (شمائل ترمذی)

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ حضور ﷺ ایک رات تہجد میں ایک ہی آیت کی تکرار فرماتے رہے اور وہ یہ آیت تھی:

﴿اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ﴾ [المائدۃ]

"اگر آپ ان کو عذاب دیں۔ تو بے شک وہ آپ کے بندے ہیں اور اگر آپ انھیں فرما دیں تو آپ ہی زبردست حکمت والے ہیں"۔

ہر نیک عمل ذکر اللہ میں داخل ہے

امام تفسیر وحدیث حضرت سعید بن جبیرؓ فرماتے ہیں کہ ذکر اللہ صرف تسبیح وتہلیل اور زبانی ذکر پر منحصر نہیں بلکہ ہر عمل جو اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں کیا جائے وہ بھی ذکر اللہ میں داخل ہے بشرطیکہ نیت اطاعت کی ہو۔

اسی طرح دنیا کے تمام کاروبار داخل ہیں۔ اگر ان میں شرعی حدود کی پابندی کا دھیان رہے کہ جہاں تک جائز ہے کیا جائے اور جس حد پر پہنچ کر ممنوع ہے اس کو چھوڑ دیا جائے تو یہ سارے اعمال جو بظاہر دنیوی کام ہیں وہ بھی ذکر اللہ میں شامل ہوں گے۔ (اذکار نووی۔ ۵)

حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہر حال میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے تھے اور فرمایا کہ بعض اوقات میں چارپائی پر لیٹے ہوئے اپنا وظیفہ پورا کر لیتی ہوں۔ (کتاب الاذکار للنووی)

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جن گھروں میں اللہ تعالیٰ کا ذکر ہوتا ہے ان کو آسمان والے ایسا چمکدار دیکھتے ہیں جیسے زمین والے ستاروں کو چمکدار دیکھتے ہیں۔

اسم اعظم

اسماء بنت یزیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اسم اعظم ان دو آیتوں میں موجود ہے۔

وَ اِلٰھُکُمْ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ [البقرۃ: ۱۶۳]

اور دوسری آل عمران کی ابتدائی آیت۔

الٓمّٓ ۞ اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ

[جامع ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ، سنن دارمی، معارف الحدیث]

مختلف احادیث میں حسب ذیل کلمات کے متعلق بتایا گیا ہے کہ یہ اسم اعظم ہیں: (حصن حصین)

۱. یَا ذَاالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ

۲. یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ

۳. لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ

۴. لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ

۵. لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

۶. وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ میں ایک دن رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور ایک بندہ وہاں نماز پڑھ رہا تھا اس نے اپنی دعا میں عرض کیا: "اے اللہ میں تجھ سے اپنی حاجت مانگتا ہوں بوسیلہ اس کے کہ ساری حمد و ستائش تیرے ہی سزاوار ہے، کوئی معبود نہیں تیرے سوا، تو نہایت مہربان اور بڑا محسن ہے۔ زمین و آسمان کا پیدا کرنے والا ہے میں تجھ ہی سے مانگتا ہوں اے ذوالجلال والاکرام اے حیٌّ وَّ قیُّوْمُ!

تو رسول ﷺ نے فرمایا: "اس بندے نے اللہ کے اس اسم اعظم کے وسیلہ سے دعا کی ہے کہ اگر اس وسیلہ سے اللہ تعالیٰ سے دعا کی جائے تو وہ قبول فرماتا ہے اور جب اس کے وسیلہ سے مانگا جائے تو عطا فرماتا ہے۔

(جامع ترمذی، سنن ابی داؤد، سنن نسائی، سنن ابن ماجہ، معارف الحدیث)

استعاذہ

پناہ مانگنے کی بعض دعائیں

دنیا اور آخرت کا کوئی شر' کوئی فساد' کوئی فتنہ' کوئی بلا اور آفت اس عالم وجود میں ایسی نہیں ہے جس سے رسول اللہ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی پناہ نہ مانگی ہو اور اُمت کو اس کی تلقین نہ فرمائی ہو ذیل میں بعض دعائیں درج کی جاتی ہیں۔ بعض گزشتہ مضامین کے ذیل میں آ چکی ہیں۔

حضرت شکل بن حمیدؓ سے روایت ہے کہ وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! مجھے کوئی تعوذ تعلیم فرما دیجیے' جس کے ذریعہ میں اللہ تعالیٰ سے پناہ و حفاظت طلب کیا کروں' آپؐ نے میرا ہاتھ اپنے دست مبارک میں تھام کر فرمایا کہو:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ سَمْعِیْ وَمِنْ شَرِّ بَصَرِیْ وَمِنْ شَرِّ لِسَانِیْ وَمِنْ شَرِّ قَلْبِیْ وَمِنْ شَرِّ مَنِیِّیْ

''اے اللہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں اپنے کانوں کے شر سے اور اپنی نگاہ کے شر سے اور اپنی زبان کے شر سے اور اپنے قلب کے شر سے اور اپنے مادۂ شہوت کے شر سے''۔ (سنن ابی داؤد' جامع ترمذی' نسائی' معارف الحدیث)

حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ یہ دعا کیا کرتے تھے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْکَسَلِ وَالْهَرَمِ وَالْمَاْثَمِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ وَ فِتْنَةِ النَّارِ وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْغِنٰی وَ مِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْفَقْرِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَایَایَ بِمَآءِ الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَ نَقِّ قَلْبِیْ کَمَا یُنَقَّی الثَّوْبُ الْاَبْیَضُ مِنَ الدَّنَسِ وَبَاعِدْ بَیْنِیْ وَبَیْنَ خَطَایَایَ کَمَا بَاعَدْتَ بَیْنَ الْمَشْرِقِ وَ الْمَغْرِبِ

''اے میرے اللہ! میں تیری پناہ لیتا ہوں سستی اور کاہلی سے اور انتہائی بڑھاپے سے (جو بالکل ہی ناکارہ کر دے) اور قرض کے بوجھ سے اور ہر گناہ سے' اے میرے اللہ! میں تیری پناہ لیتا ہوں دوزخ کے عذاب سے اور دوزخ کے فتنہ سے اور فتنہ قبر سے اور عذاب قبر سے اور دولت و ثروت کے فتنہ اور شر اور مفلسی اور محتاجی کے فتنہ اور شر سے اور دجال کے شر سے۔ اے میرے اللہ میرے گناہوں کے اثرات دھو دے برف اور اولے کے پانی سے اور میرے دل کو گندے اعمال و اخلاق کی گندگیوں سے اس طرح پاک اور صاف کر دے جس طرح سفید کپڑا میل کچیل سے صاف کیا جاتا ہے نیز میرے اور گناہوں کے درمیان اتنی دوری پیدا کر دے جتنی دوری تو نے مشرق و مغرب کے درمیان کر دی ہے۔

(صحیحین' معارف الحدیث)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی دعاؤں میں ایک دعا یہ بھی تھی:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِکَ وَ تَحَوُّلِ عَافِیَتِکَ وَفُجَاءَةِ نِقْمَتِکَ وَجَمِیْعِ سَخَطِکَ

[رواہ مسلم' معارف الحدیث]

استغفار

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا خدا کی قسم میں دن میں ستر دفعہ سے زیادہ تعالیٰ کے حضور میں توبہ و استغفار کرتا ہوں۔ (صحیح بخاری، معارف الحدیث)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کی ایک نشست میں شمار کر لیتے تھے کہ آپ سو سو دفعہ اللہ تعالیٰ کے حضور میں عرض کرتے تھے:

رَبِّ اغْفِرْ لِیْ وَتُبْ عَلَیَّ اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الْغَفُوْرُ

(معارف الحدیث، مسند احمد، جامع ترمذی، سنن ابی داؤد، ابن ماجہ)

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ ہر آدمی خطاکار ہے (کوئی ایسا نہیں جس سے کبھی کوئی خطا یا لغزش سرزد نہ ہو) اور خطاکاروں میں وہ بہت اچھے ہیں جو خطا و قصور کے بعد مخلصانہ توبہ کریں اور اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع ہو جائیں۔

(معارف الحدیث، جامع ترمذی، ابن ماجہ، سنن دارمی)

حضرت ابو بکر صدیقؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس بندے نے ان الفاظ کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور میں توبہ و استغفار کیا تو وہ بندہ ضرور بخش دیا جائے گا اگرچہ اس نے میدان جنگ سے بھاگنے کا گناہ کیا ہو وہ استغفار یہ ہے۔

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ

(معارف الحدیث، جامع ترمذی، سنن ابی داؤد)

استغفار کی برکات

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو بندہ استغفار کو لازم پکڑ لے (یعنی اللہ تعالیٰ سے برابر اپنے گناہوں کی معافی مانگتا رہے) تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے تنگی اور مشکل سے نکلنے اور رہائی پانے کا راستہ بنا دے گا‘ اس کی ہر فکر اور ہر پریشانی کو دور کر کے کشادگی اور اطمینان عطا فرما دے گا‘ اور اس کو ان طریقوں سے رزق دے گا جن کا اس کو خیال و گمان بھی نہ ہوگا۔

(مسند احمد‘ سنن ابی داؤد‘ ابن ماجہ‘ معارف الحدیث)

جامع دعا

حضرت ابو امامہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بہت سی دعائیں فرمائیں جو ہمیں یاد نہ رہیں تو ہم نے آپؐ سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ آپؐ نے بہت سی دعائیں تعلیم فرمائی تھیں ان کو ہم یاد نہ رکھ سکے (اور چاہتے یہ ہیں اللہ تعالیٰ سے وہ سب دعائیں مانگیں) تو کیا کریں؟ آپ نے فرمایا میں تمھیں ایسی دعا بتلائے دیتا ہوں جس میں وہ ساری دعائیں آجائیں گی۔ اللہ کے حضور میں یوں عرض کرو کہ:

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْئَلُکَ مِنْ خَیْرِ مَا سَاَلَکَ مِنْہُ نَبِیُّکَ مُحَمَّدٌ ﷺ وَ نَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ مَا سْتَعَاذَکَ مِنْہُ نَبِیُّکَ مُحَمَّدٌ ﷺ وَ اَنْتَ الْمُسْتَعَانُ وَ عَلَیْکَ الْبَلَاغُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

”اے اللہ ہم تجھ سے وہ سب خیر مانگتے ہیں جو تیرے نبی محمد (ﷺ) نے تجھ سے مانگی اور ہم ان سب چیزوں سے پناہ چاہتے ہیں جن سے تیرے نبی محمد ﷺ نے تیری پناہ چاہی بس تو ہی ہے جس سے مدد چاہی جائے اور تیرے ہی کرم پر موقوف ہے مقاصد اور مرادوں تک پہنچنا اور کسی مقصد کے لیے سعی و حرکت اور اس کو حاصل کرنے کی قوت و طاقت بس اللہ ہی سے مل سکتی ہے۔ (جامع ترمذی' معارف الحدیث)

جمع بین الصلوٰتین

بخاری و مسلم میں حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو کبھی نہیں دیکھا کہ آپؐ نے اس کے غیر وقت میں کوئی نماز پڑھی ہو مگر مغرب و عشاء کی نمازوں میں جن کو مزدلفہ میں جمع فرمایا اور احادیث میں عرفات میں ظہر و عصر کی نمازیں بھی جمع فرمانا مروی ہے اور یہ جمع بربنائے مناسک حج تھی نہ کہ سفر کی وجہ سے اور جامع الاصول میں بروایت ابوداؤد حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ انھوں نے کہا کہ نبی اکرم ﷺ نے کبھی سفر میں مغرب و عشاء کو نہیں پڑھا مگر ایک مرتبہ جمع بین الصلوٰتین کے معنی یہ ہیں کہ پہلی نماز کو اتنا موخر کیا جائے کہ اسے اس کے آخری وقت میں پڑھا جائے اور بعض اسے جمع صوری کا نام دیتے ہیں کیونکہ یہ ظاہر صورت میں تو جمع ہے مگر در حقیقت جمع نہیں ہے اور یہی وہ صورت ہے جس پر احناف سفر میں جمع کا اطلاق کرتے ہیں۔ (مدارج النبوت)

جامع الاصول میں ابوداؤد سے بروایت نافعؒ اور عبداللہ بن واقدی مروی ہے کہ ایک بار سفر میں حضرت ابن عمرؓ سے موذن نے کہا" الصّلوٰۃ" ابن عمرؓ نے فرمایا چلتے رہو یہاں تک کہ غروب شفق سے پہلے اترے اور نماز مغرب ادا کی اس کے بعد انتظار کیا یہاں تک کہ شفق غائب ہوگئی اور عشاء کی نماز پڑھی۔ اس کے بعد فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کو سفر میں جلدی ہوتی تو آپؐ یہی فرماتے اور یہی حکم دیتے جیسا کہ میں نے کیا ہے۔ (مدارج النبوت)

جمعہ کے لیے اچھے کپڑوں کا اہتمام

حضرت عبداللہ بن سلامؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے کسی کے لیے اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے کہ اگر اس کو وسعت ہو تو روزمرہ کے کام کاج کے وقت پہنے جانے والے کپڑوں کے علاوہ جمعہ کے دن کے لئے کپڑوں کا ایک خاص جوڑا بنا کر رکھ لے۔ (سنن ابن ماجہ، معارف الحدیث)

جمعہ کے دن خط بنوانا اور ناخن ترشوانا

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جمعہ کے دن نماز کے لیے جانے سے پہلے اپنے ناخن اور لبیں تراشا کرتے تھے۔

(مسند بزار و معجم اوسط للطبرانی، معارف الحدیث)

جن اوقات میں مسواک کرنا سنّت یا مستحب ہے

۱۔ سونے کے بعد اٹھنے پر

۲۔ وضو کرتے وقت

۳۔ قرآن مجید کی تلاوت کے لیے

۴۔ حدیث شریف پڑھنے پڑھانے کے لیے

۵۔ منہ میں بدبو ہو جانے کے وقت یا دانتوں کے رنگ میں تغیر پیدا ہونے پر

۶۔ نماز میں کھڑے ہونے کے وقت اگر وضو اور نماز میں زیادہ فصل ہو گیا ہو۔

۷۔ ذکر الٰہی کرنے سے پہلے

۸۔ خانہ کعبہ یا حطیم میں داخل ہونے کے وقت

۹۔ اپنے گھر میں داخل ہونے کے بعد

۱۰۔ بیوی کے ساتھ مقاربت سے پہلے

۱۱۔ کسی بھی مجلس خیر میں جانے سے پہلے

۱۲۔ بھوک پیاس لگنے کے وقت

۱۳۔ موت کے آثار پیدا ہو جانے سے پہلے

۱۴۔ سحری کے وقت۔

۱۵۔ کھانا کھانے سے قبل۔

۱۶۔ سفر میں جانے سے قبل۔

۱۷۔ سفر سے آنے کے بعد۔

۱۸۔ سونے سے قبل۔ (الترغیب والترہیب)

جن صورتوں میں غسل کرنا سنت ہے

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ہر مسلمان پر حق ہے (یعنی اس کے لیے ضروری ہے) کہ ہفتہ کے سات دنوں میں ایک دن (یعنی جمعہ کے دن) غسل کرلے۔ اس میں اپنے سر کے بالوں کو اور سارے جسم کو اچھی طرح دھوئے۔ (صحیح بخاری و صحیح مسلم و معارف الحدیث)

حضرت سمرہ بن جندبؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص جمعہ کے دن (نماز جمعہ کے لیے) وضو کرے تو بھی کافی ہے اور ٹھیک ہے اور جو غسل کرے تو غسل کرنا افضل ہے۔ مسند احمد، سنن ابی داؤد، جامع ترمذی، معارف الحدیث)

۱۔ جمعہ کے دن نماز فجر کے بعد سے جمعہ تک ان لوگوں کے لیے غسل کرنا سنت ہے جن پر نماز جمعہ واجب ہو۔

۲۔ عیدین کے دن بعد فجر ان لوگوں کے لیے غسل کرنا سنت ہے جن پر عیدین کی نماز واجب ہے۔

۳۔ حج یا عمرے کے احرام کے لیے غسل کرنا سنت ہے۔

۴۔ حج کرنے والے کو عرفہ کے دن بعد زوال آفتاب غسل کرنا سنت ہے (بہشتی گوہر)

جمعہ اور عیدین کی نماز میں قرأت

حضرت نعمان بن بشیرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ عیدین اور جمعہ کی نماز میں سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی اور ھَلْ اَتٰکَ حَدِیْثُ الْغَاشِیَۃِ پڑھا کرتے تھے اور اگر عید و جمعہ دونوں ایک دن ہو جاتے تو آپؐ دونوں نمازوں میں یہی دو سورتیں پڑھتے۔ (صحیح مسلم)

دوسری حدیث میں قٓ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِیْدِ اور اِقْتَرَبَتِ السَّاعَۃُ پڑھنا بھی منقول ہے۔

جمعۃ المبارک

حضرت طارق بن شہابؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جمعہ کی نماز جماعت کے ساتھ ادا کرنا ہر مسلمان پر لازم ہے اور واجب ہے' اس وجوب سے چار آدمی مستثنیٰ ہیں:

۱۔ غلام جو بیچارہ کسی کا مملوک ہو

۲۔ عورت

۳۔ نابالغ لڑکا

۴۔ بیمار (سنن ابی داؤد' معارف الحدیث

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا لوگوں کو چاہیے کہ نماز جمعہ ہر گز ترک نہ کریں ورنہ اللہ تعالیٰ ان کے اس گناہ کی سزا میں دلوں پر مہر لگا دے (ہدایت سے محروم ہو کر) پھر وہ غافلوں میں ہو جائیں گے۔ (مسلم)

کسی کو مصیبت میں دیکھنے کے وقت کی دعا

امیر المومنین حضرت عمر بن الخطاب اور حضرت ابو ہریرۃؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس آدمی کی نظر کسی مبتلائے مصیبت اور دکھی پر پڑے اور یہ کہے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ عَافَانِیْ مِمَّا ابْتَلَاکَ بِہٖ وَ فَضَّلَنِیْ عَلٰی کَثِیْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِیْلاً

"حمد اس کے لیے ہے جس نے مجھے عافیت دی اور محفوظ رکھا اس بلا اور مصیبت سے جس میں تجھ کو مبتلا کیا گیا اور اپنی بہت سی مخلوق پر اس نے مجھے فضیلت بخشی"۔

تو وہ اس بلا اور مصیبت سے محفوظ رہے گا خواہ وہ کوئی بھی مصیبت ہو۔(جامع ترمذی، معارف الحدیث)

حضرت اسماء (بنت عمیس) سے مروی ہے، فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک مرتبہ مجھ سے فرمایا کیا میں تمھیں ایسے کلمے نہ بتاؤں جنھیں تکلیف اور کرب کے وقت یا کرب کی حالت میں کہہ لیا کرو؟ وہ یہ ہیں:

اَللّٰہُ رَبِّیْ لَا اُشْرِکُ بِہٖ شَیْئًا

"یعنی اللہ میرا پروردگار ہے میں اس کا کسی کو شریک نہیں بناتا"۔ ایک روایت میں ہے کہ اسے سات بار کہا جائے۔(زاد المعاد)

ختم قرآن کے وقت دعا قبول ہوتی ہے

صحیح احادیث میں ہے کہ ختم قرآن کے وقت اللہ تعالیٰ کی خاص رحمت نازل ہوتی ہے۔ امام تفسیر حضرت مجاہدؒ فرماتے ہیں کہ صحابہ کرامؓ کی عادت تھی کہ ختم قرآن کے وقت جمع ہو کر دعا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ ختم قرآن کے وقت حق تعالیٰ کی خاص رحمت نازل ہوتی ہے۔ اور اسناد صحیح کے ساتھ حضرت حسنؓ سے منقول ہے کہ جب وہ قرآن مجید کی تلاوت ختم کرتے تو اپنے اہل وعیال کو جمع کر کے دعا کیا کرتے تھے۔ (اذکار نوی ص ۴۹)

ایک حدیث میں رسول کریم ﷺ کا ارشاد ہے جو آدمی دن رات میں بیس آیتیں بھی پڑھ لے تو وہ غافل لوگوں میں نہ لکھا جائے گا۔ (اذکار نوی ص ۴۹)

خواب میں ڈرنا

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی (ڈراونا خواب دیکھ کر) سوتے میں ڈر جائے تو اس طرح دعا کرے:

اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ مِنْ غَضَبِہٖ وَعَذَابِہٖ وَ مِنْ شَرِّ عِبَادِہٖ وَ مِنْ ھَمَزَاتِ الشَّیَاطِیْنِ اَنْ یَّحْضُرُوْنِ

"میں پناہ مانگتا ہوں اللہ تعالیٰ کے کلمات تامات کے ذریعہ خود اس کے غضب اور عذاب سے اور اس کے بندوں کے شر سے اور شیطانی وساوس واثرات سے اور اس بات سے کہ شیاطین میرے پاس آئیں اور مجھے ستائیں"۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ پھر شیاطین اس بندے کا کچھ نہ بگاڑ سکیں گے۔

(معارف الحدیث)

معوذتین

حضرت عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تمھیں معلوم نہیں آج رات جو آیتیں مجھ پر نازل ہوئی ہیں (وہ ایسی بے مثال ہیں کہ) ان کی مثل کبھی دیکھی نہ گئیں نہ سنی گئیں قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ (معارف الحدیث، صحیح مسلم)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا معمول تھا کہ ہر رات کو جب آرام فرمانے کے لیے اپنے بستر پر تشریف لاتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو ملا لیتے تھے (جس طرح دعا کے وقت دونوں ہاتھ ملائے جاتے ہیں) پھر قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَد اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ پڑھتے اور ہاتھوں پر پھونکتے اور پھر جہاں تک ہو سکتا اپنے جسم مبارک پر اپنے دونوں ہاتھ پھیرتے سر مبارک اور چہرے مبارک اور جسد اطہر کے سامنے کے حصے سے شروع فرماتے۔ (اس کے بعد باقی جسم پر جہاں تک آپؐ کے ہاتھ جا سکتے تھے وہاں تک پھیرتے) یہ آپ تین دفع کرتے۔ (صحیح بخاری، معارف الحدیث)

مقبول دعائیں

نبی کریم ﷺ نے فرمایا "بندہ مؤمن کی کوئی ایسی دعا ایسی نہ ہوگی جس کے بارے میں خدا یہ بیان نہ فرما دے کہ میں نے دنیا میں قبول کی اور یہ تمھاری آخرت کے لیے ذخیرہ کر کے رکھی۔ اس وقت بندہ مؤمن سوچے گا کہ کاش میری کوئی دعا بھی دنیا میں قبول نہ ہوتی اس لیے بندے کو ہر حال میں دعا قبول نہ ہوتی اس لیے بندے کو ہر حال میں دعا مانگتے رہنا چاہیے۔ (حاکم)

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے "دو چیزیں خدا کے دربار سے رد نہیں کی جاتیں ایک اذان کے وقت کی دعا۔ دوسری جہاد (صف بندی) کے وقت کی دعا۔ (ابوداؤد)

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ اذان اور اقامت کے درمیانی وقفے کی دعا رد نہیں کی جاتی (صحابہ کرامؓ نے دریافت کیا یا رسول اللہ ﷺ) اس وقفہ میں کیا دعا مانگا کریں؟ فرمایا یہ دعا مانگا کرو

اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَسْئَلُکَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَۃَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تین دعائیں جو خاص طور سے قبول ہوتی ہیں۔ ان کی قبولیت میں شک ہی نہیں:

۱۔ اولاد کے حق میں ماں باپ کی دعا

۲۔ مسافر اور پردیسی کی دعا اور

۳۔ مظلوم کی دعا۔ (جامع ترمذی، معارف الحدیث)

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ پانچ آدمیوں کی دعائیں خاص طور پر قبول ہوتی ہیں:

۱۔ مظلوم کی دعا جب تک وہ بدلہ نہ لے لے۔

۲۔ حج کرنے والے کی دعا جب تک وہ لوٹ کر اپنے گھر واپس نہ آئے۔

۳۔ راہ خدا میں جہاد کرنے والے دعا جب تک وہ شہید ہو کے دنیا سے لاپتہ نہ ہو جائے۔

۴۔ بیمار کی دعا جب تک وہ شفایاب نہ ہو جائے۔

۵۔ ایک بھائی کی دوسرے بھائی کے لیے غائبانہ دعا۔

یہ سب بیان فرمانے کے بعد آپؐ نے ارشاد فرمایا اور ان دعاؤں میں سب سے جلدی قبول ہونے والی دعا کسی بھائی کے لیے غائبانہ دعا ہے۔ (دعوات الکبیر للبیہقی۔ معارف الحدیث)

مرنے والوں کے لیے سب سے بہتر تحفہ استغفار (دعائے مغفرت)

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قبر میں مدفون مردے کی مثال بالکل اس شخص کی سی ہے جو دریا میں ڈوب رہا ہو اور مدد کے لیے چیخ و پکار کر رہا ہو وہ بے چارہ انتظار کرتا ہے کہ ماں باپ یا بہن بھائی یا کسی دوست آشنا کی طرف سے دعائے رحمت کا تحفہ پہنچے جب کسی طرف سے اس کو دعا کا تحفہ پہنچتا ہے تو وہ اس کو دنیا و مافیہا سے زیادہ عزیز محبوب ہوتا ہے اور دنیا میں رہنے والوں کی دعاؤں کی وجہ سے قبر کے مردوں کو اتنا عظیم ثواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملتا ہے جس کی مثال پہاڑوں سے دی جاسکتی ہے اور مردوں کے لیے زندوں کا خاص ہدیہ ان کے لیے دعائے مغفرت ہے (شعب الایمان للبیہقی' معارف الحدیث)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جنت میں کسی مرد صالح کا درجہ ایک دم بلند کر دیا جاتا ہے تو وہ جنتی بندہ پوچھتا ہے کہ اے پروردگار! میرے درجہ اور مرتبہ میں یہ ترقی کس وجہ سے اور کہاں سے ہوئی؟ جواب ملتا ہے کہ تیرے واسطے تیری فلاں اولاد کے دعائے مغفرت کرنے کی وجہ سے (شعب الایمان للبیہقی' معارف الحدیث)

حضرت ابوالدرداءؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو بندہ عام مؤمنین و مؤمنات کے لیے ہر روز (۲۵ یا ۲۷ دفعہ) اللہ تعالیٰ سے معافی اور مغفرت کی دعا کرے گا' وہ اللہ تعالیٰ کے مقبول بندوں میں سے ہو جائے گا جن کی دعائیں قبول ہوتی ہیں اور جن کی برکت سے دنیا والوں کو رزق ملتا ہے:

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمٰتِ اَلْاَحْيَاءِ مِنْهُمْ وَالْاَمْوَاتِ

"اے اللہ تمام مؤمنین اور تمام مؤمنات اور مسلمین و مسلمات کی بخشش فرما جو ان میں سے زندہ ہوں (ان کی بھی) اور جو ان میں سے وفات پا گئے ہوں (ان کی بھی)۔ (حصن حصین)

مسواک

مسواک کی فضیلت واہمیت میں بکثرت احادیث مروی ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر اُمت پر دشوار ہونے کا خوف نہ ہوتا تو میں ان کو ہر نماز کے لیے مسواک کو واجب قرار دیتا۔ (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

مسواک کرنا منہ کی پاکیزگی کا ذریعہ ہے اور موجب رضائے حق سبحانہ وتعالیٰ وتقدس ہے۔ (بخاری)

اور فرمایا جب بھی جبریلؑ آئے تو انھوں نے مجھے مسواک کرنے کے لیے ضرور کہا۔ خطرہ ہے کہ (جبرئیلؑ کی بار بار تاکید اور وصیت پر) میں اپنے منہ کے اگلے حصہ کو مسواک کرتے کرتے گھس نہ ڈالوں۔ (مسند احمد)

حضور ﷺ جب قرأت قرآن یا سونے کا ارادہ فرماتے تو مسواک کرتے اور گھر میں داخل ہوتے وقت بھی مسواک کرتے چنانچہ حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ حضور اکرم ﷺ کا شانہ اقدس میں داخل ہونے کے بعد سب سے پہلا کام جو کرتے وہ مسواک کرنا ہوتا تھا اور وضو اور نماز کے وقت بھی مسواک کرتے تھے۔ انگلی سے مسواک کرنا بھی کافی ہے خواہ اپنی انگلی سے ہو یا دوسرے کی انگلی سے اور سخت و درشت کپڑے سے ہو تب بھی کافی ہے۔ ابونعیم اور بیہقی روایت کرتے ہیں کہ حضور ﷺ دانتوں کے عرض پر مسواک کرتے اور مواہب لدنیہ میں ہے کہ مسواک داہنے ہاتھ سے کرنا چاہیے یہ مستحب ہے۔ بعض شراح حدیث نے کہا ہے کہ مسواک میں یمن سے مراد یہ ہے کہ ابتدا داہنی طرف سے کرے۔

حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ رات کو رسول اللہ ﷺ کی مسواک رکھ دی جاتی' جب رات کو نماز کیلیے اٹھتے تو مسواک کرتے پھر وضو کرتے۔ (بخاری ومسلم' ابن سعد)

حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا معمول تھا کہ دن یا رات میں جب بھی آپ سوتے تو اٹھنے کے بعد وضو کرنے سے پہلے مسواک ضرور فرماتے۔ (معارف الحدیث' مسند احمد' سنن ابی داؤد) (مرض الوفات میں حضور ﷺ کا آخری عمل مسواک ہے)

حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا وہ نماز جس کے لیے مسواک کی جائے اس نماز کے مقابلے میں جو بلا مسواک پڑھی جائے ستر گنا فضیلت رکھتی ہے۔ (شعب الایمان بیہقی' معارف الحدیث)

مسواک کے متعلق سنتیں

۱۔ مسواک ایک بالشت سے زیادہ لمبی نہ ہو اور انگلی سے زیادہ موٹی نہ ہو۔ (بحر الرائق)

۲۔ کم از کم تین مرتبہ مسواک کرنی چاہیے اور ہر مرتبہ پانی میں بھگونی چاہیے۔

۳۔ اگر انگلی سے مسواک کرنا ہو تو اس کا طریقہ یہ ہے کہ منہ کی دائیں جانب اوپر نیچے انگوٹھے سے صاف کرے اور اسی طرح بائیں جانب شہادت کی انگلی سے کرے۔

موت بروز جمعہ

روز جمعہ اور شب جمعہ میں موت آنے کی فضیلت میں احادیث و آثار مروی ہے کہ مرنے والا عذاب قبر سے محفوظ رہتا ہے۔
حضور اکرم ﷺ نے فرمایا:

مَامِنْ مُسْلِمٍ يَمُوْتُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اَوْ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ اِلَّا وَقَاهُ اللّٰهُ فِتْنَةَ الْقَبْرِ

"کوئی ایک مسلمان بھی ایسا نہیں جو جمعہ کے دن یا اس کی رات میں مرے مگر اللہ تعالیٰ اسے عذاب قبر سے محفوظ رکھے گا" (مدارج النبوۃ)

موت کی دُعا کی ممانعت

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم لوگ موت کی دعا اور تمنا مت کرو۔ اگر کوئی آدمی ایسی دعا کے لیے مضطر ہی ہو (اور کسی وجہ سے زندگی اس کے لیے دوبھر ہو) تو اللہ کے حضور میں یوں عرض کرے "اے اللہ جب تک میرے لیے زندگی بہتر ہے مجھے زندہ رکھ اور جب میرے لیے موت بہتر ہو تو دنیا سے مجھے اٹھا لے"۔ (سنن نسائی، معارف الحدیث)

مرد وعورت کے طریقۂ نماز میں فرق

عورتوں کی نماز کا طریقہ بھی وہی ہے جو مردوں کا ہے صرف چند چیزوں میں فرق ہے جو درج ذیل ہیں:

۱۔ تکبیر تحریمہ کے وقت مردوں کو چادر وغیرہ سے ہاتھ نکال کر کانوں تک اٹھانا چاہئیں اگر کوئی ضرورت مثل سردی وغیرہ کے اندر ہاتھ رکھنے کی نہ ہو اور عورتوں کو ہر حال میں بغیر ہاتھ نکالے ہوئے کندھوں تک ہاتھ اٹھانا چاہئیں۔

۲۔ بعد تکبیر تحریمہ کے مردوں کو ناف کے نیچے ہاتھ باندھنے چاہئیں۔ اور عورتوں کو سینے پر۔

۳۔ مردوں کو چھوٹی انگلی اور انگوٹھے کا حلقہ بنا کر بائیں کلائی کو پکڑنا چاہیے اور داہنی تین انگلیاں بائیں کلائی پر بچھانا چاہیے۔ اور عورتوں کو داہنی ہتھیلی بائیں ہتھیلی کی پشت پر رکھنا چاہیے حلقہ بنانا اور بائیں کلائی کو پکڑنا نہ چاہیے۔

۴۔ مردوں کو رکوع میں اچھی طرح جھک جانا چاہیے کہ سر سرین اور پشت برابر ہو جائیں عورتوں کو اس قدر نہ جھکنا چاہیے بلکہ صرف اسی قدر کہ جس میں ان کے ہاتھ گھٹنوں تک پہنچ جائیں۔

۵۔ مردوں کو رکوع کی انگلیاں کشادہ کر کے گھٹنوں پر رکھنا چاہیے اور عورتوں کو بغیر کشادہ کیے ہوئے بلکہ ملا کر رکھنا چاہیے۔

۶۔ مردوں کو حالت رکوع میں کہنیاں پہلو سے علیحدہ رکھنا چاہئیں۔ اور عورتوں کو ملی ہوئی رکھنا چاہئیں۔

۷۔ مردوں کو سجدے میں پیٹ رانوں سے اور بازو بغل سے جدا رکھنا چاہئیں اور عورتوں کو ملا کر رکھنا چاہئیں۔

۸۔ مردوں کو سجدے میں کہنیاں زمین سے اٹھی ہوئی رکھنی چاہئیں اور عورتوں کو زمین پر بچھی ہوئی۔

۹۔ مردوں کو سجدے میں دونوں پیر انگلیوں کے بل کھڑے رکھنے چاہئیں اور عورتوں کو نہیں۔

۱۰۔ مردوں کو بیٹھنے کی حالت میں بائیں پیر پر بیٹھنا چاہیے اور داہنے پیر کو انگلیوں کے بل کھڑے رکھنا چاہیے اور عورتوں کو بائیں سرین کے بل بیٹھنا چاہیے اور دونوں پیر دائیں طرف نکال کر بیٹھنا چاہیے۔ اس طرح کہ داہنی ران بائیں ران پر آجائے اور دائیں پنڈلی بائیں پنڈلی پر۔

۱۱۔ عورتوں کو کسی وقت بلند آواز سے قرأت کرنے کا اختیار نہیں بلکہ ان کو ہر وقت آہستہ آواز سے قرأت کرنا چاہیے۔ (بہشتی گوہر)

مصیبت اور غم کے موقع پر

مسند میں نبی ﷺ سے مروی ہے کہ کوئی شخص اگر مبتلائے مصیبت ہو جائے تو یوں دعا کرے:

اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ اَللّٰهُمَّ اٰجِرْنِيْ فِيْ مُصِيْبَتِيْ وَاخْلُفْ لِيْ خَيْرًا مِّنْهَا

"بے شک ہم اللہ ہی کے لیے ہیں اور ہم اللہ ہی کی طرف لوٹنے والے ہیں اے اللہ میری مصیبت میں مجھے اجر دے اور اس کے عوض مجھے اس سے اچھا بدلہ عنایت فرما"۔ (زاد المعاد)

صحیحین میں حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ بے چینی کے وقت یہ دعا پڑھا کرتے تھے:

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَظِيْمُ الْحَلِيْمُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبُّ الْاَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ (زادالمعاد)

"اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں (جو) عظیم (اور) بردبار ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں (جو) رب ہے ساتوں آسمانوں کا اور رب ہے زمین کا اور رب ہے بزرگی والے عرش کا"۔

جب کوئی شخص کام کرنے سے عاجز ہو جائے یا زیادہ قوت وطاقت چاہے تو اس کو چاہیے کہ سوتے وقت سبحان اللہ ۳۳ بار الحمد للہ ۳۳ بار اور اللہ اکبر ۳۴ بار پڑھا کرے۔ (بخاری و مسلم ترمذی ابوداؤد حصن حصین)

متفرق دعائیں

حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ جب نبی کریم ﷺ کو کسی بات کا صدمہ ہوتا تو آپؐ آسمان کی جانب سر مبارک اٹھاتے اور اور سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْم پڑھتے اور جب دعا میں خوب سعی فرماتے تو یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ پڑھتے۔ (زاد المعاد)

نیز حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو جب کوئی فکر پریشانی لاحق ہوتی تو آپ کی یہ دعا ہوتی تھی:

یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِکَ اَسْتَغِیْثُ

''اے حی و قیوم! بس تیری ہی رحمت سے مدد چاہتا ہوں''۔ (زاد المعاد)

اور دوسروں سے فرماتے:

اَلِظُّوْا بِیَا ذَالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ

''یا ذوالجلال والاکرام سے چمٹے رہو''۔ (یعنی کلمہ کے ذریعہ تم اللہ تعالیٰ سے استغاثہ اور فریاد کرتے رہو)۔ (جامع ترمذی)

حضرت علیؓ کا بیان ہے کہ جنگ بدر میں جب میں کفار سے لڑتا ہوا آنحضرت ﷺ کے پاس حاضر ہوا تو میں نے دیکھا کہ سردار دو جہاں ﷺ سجدہ میں سر رکھے ہوئے یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ پڑھ رہے تھے۔ پھر میں چلا گیا اور لڑائی میں شریک ہو گیا۔ پھر خدمت اقدس میں حاضر ہوا تو بدستور اسی طرح سجدہ میں سر رکھے ہوئے یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ پڑھ رہے ہیں۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو فتح کی خوشخبری سنادی۔ (نسائی، حاکم، حصن حصین)

جب آنحضرت ﷺ کو کسی امر میں زیادہ پریشانی لاحق ہوتی تو چادر بچھا دیتے، کھڑے ہو جاتے اور دعا کے لیے اپنے ہاتھ اتنے لمبے کر دیتے کہ آپ کی بغل کی سفیدی تک دکھائی دیتی۔

جب آپؐ دعا ختم کرتے تو دونوں ہاتھوں کو چہرے پر مل لیا کرتے۔

دعا و استغفار کے الفاظ تین تین مرتبہ دہراتے۔

آپؐ دعا میں سجع بندی و قافیہ بندی سے کام نہ لیتے اور نہ اس کو اچھا جانتے۔

آپؐ جب کسی مجلس سے کھڑے ہوتے تو یہ دعا پڑھتے:

سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُکَ وَاَتُوْبُ اِلَیْکَ.

''اے اللہ میں آپ کی پاکی بیان کرتا ہوں آپ کی حمد کے ساتھ، دل سے اقرار کرتا ہوں میں کہ نہیں کوئی معبود سوائے آپ کے، میں آپ سے بخشش چاہتا ہوں اور آپ کے سامنے توبہ کرتا ہوں''۔

جب آنحضرت ﷺ کو کوئی خوشی پیش آتی تھی تو اس طرح کہتے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ بِنِعْمَتِہٖ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ

''شکر ہے اللہ کا جس کے انعام سے اچھی چیزیں کمال کو پہنچتی ہیں''۔

اور جب ناگواری کی حالت پیش آتی تو فرماتے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ

”شکر ہے اللہ کا ہر حال میں“ (حاکم)

جب آپؐ راستہ میں کسی کا ہاتھ پکڑتے اور پھر جدا ہوتے تو فرماتے:

اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ

کسی کا قرض ادا فرماتے تو یہ دعا دیتے:

بَارَکَ اللّٰہُ فِیْ اَھْلِکَ وَمَالِکَ اِنَّمَا جَزَاءُ السَّلَفِ الْحَمْدُ وَالْاَدَاءُ

”اللہ تعالیٰ تیرے گھربار اور تیرے مال میں برکت دے‘ قرض کا بدلہ تعریف اور (بروقت) ادائیگی ہے“۔

جب کوئی شخص نیا لباس پہن کر خدمت اقدس میں حاضر ہوتا تو آپؐ اس کی تعریف کرتے حَسَنَۃٌ حَسَنَۃٌ یعنی ”بہت خوب بہت خوب“ اور پھر فرماتے: اَبْلِ وَ اَخْلِقْ یعنی پرانا کرو اور بوسیدہ کرو“۔

جب آپؐ کے پاس کوئی ہدیتاً پھل لاتا اور وہ فصل کے شروع ہی کا ہوتا‘ تو اس کو آپ آنکھوں سے لگا لیتے پھر دونوں ہونٹوں سے لگاتے اور فرماتے:

اَللّٰھُمَّ کَمَا اَرَیْتَنَا اَوَّلَہٗ فَاَرِنَا اٰخِرَہٗ

”اے اللہ جس طرح آپ نے ہمیں اس پھل کا شروع دکھایا پس اس کا آخر بھی دکھا“۔ پھر بچوں کو دے دیتے تھے جو بچے بھی اس وقت آپ کے پاس ہوتے تھے۔ (ابن السنی)

جب آپ لشکر کو رخصت فرماتے تو یہ دعا دیتے

اَسْتَوْدِعُ اللّٰہَ دِیْنَکُمْ وَاَمَانَتَکُمْ وَخَوَاتِیْمَ اَعْمَالِکُمْ (ابو داؤد)

”میں اللہ کے سپرد کرتا ہوں تمہارے دین کو اور تمہاری قابل حفاظت چیزوں کو اور تمہارے اعمال کے انجام“

حضور نبی کریم ﷺ جب نیا لباس زیب تن فرماتے تو اللہ تعالیٰ کی حمد کرتے یعنی پڑھتے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ کَسَانَا هٰذَا

"تمام تعریفیں اللہ پاک کے لیے ہیں جس نے ہمیں یہ (لباس) پہنایا"۔

یا کوئی اور کلمہ شکر کا کہتے اور شکرانہ کی نماز دو رکعت نفل پڑھتے اور پرانا کپڑا کسی محتاج کو دے دیتے۔ (ابن عساکر)

اَللّٰهُمَّ بَارِکْ لَهُمْ فِیْمَا رَزَقْتَهُمْ وَاغْفِرْ لَهُمْ وَارْحَمْهُمْ

"اے اللہ ان کے رزق میں برکت دے اور ان کو بخش دے اور ان پر رحم فرما" (صحیح مسلم و معارف الحدیث)

جب بھی آپ کسی مجلس میں بیٹھتے تو اور بات چیت فرماتے تو جس وقت وہاں سے اٹھنے کا ارادہ فرماتے تو دس سے لے کر پندرہ مرتبہ تک استغفار فرماتے۔ (ابن السنی)

ایک روایت میں یہ استغفار آیا ہے:

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ

"بخشش چاہتا ہوں اللہ پاک سے کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ زندہ ہے عالم کو قائم رکھنے والا اور میں اس کے سامنے توبہ کرتا ہوں۔

جب آپ کو کوئی دشواری پیش آتی تو آپ نماز نفل پڑھتے تھے اس عمل سے ظاہری و باطنی دنیوی و اخروی نفع ہوتا ہے اور پریشانی دور ہو جاتی ہے۔ (ابوداؤد)

جب رسول اکرم ﷺ کسی کی عیادت فرماتے تو اس سے آپ یہ فرماتے:

لَا بَأْسَ طَهُوْرٌ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰی

"کچھ ڈر نہیں کفارۂ گناہ ہے ان شاء اللہ تعالیٰ"۔ (ترمذی، معارف الحدیث)

نماز

حضرت عبداللہ بن قرطؓ سے روایت ہے کہ رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ سب سے اول جس چیز کا سوال بندہ سے ہوگا وہ نماز ہے اگر وہ ٹھیک اتری تو اس کے سارے اعمال ٹھیک اتریں گے اور اگر وہ خراب نکلی تو اس کے سارے اعمال خراب نکلیں گے

(طبرانی اوسط حیاۃ المسلمین)

حضرت عبادہ بن الصامتؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ پانچ وقت کی نمازیں اللہ تعالیٰ نے فرض کی ہیں جس نے ان کے لیے اچھی طرح وضو کیا اور ٹھیک وقت پر ان کو پڑھا اور رکوع و سجود بھی جیسے کرنا چاہیے ویسے ہی کیے اور خشوع کی صفت کے ساتھ ان کو ادا کیا تو ایسے شخص کے لیے اللہ تعالیٰ کا پکا وعدہ ہے کہ وہ اس کو بخش دے گا اور جس نے ایسا نہیں کیا (اور نماز کے بارے میں اس نے کوتاہی کی) تو اس کے لیے اللہ تعالیٰ کا کوئی وعدہ نہیں ہے چاہے گا تو اس کو بخش دے گا اور چاہے گا تو سزا دے گا۔ (معارف الحدیث مسند احمد، سنن ابی داؤد)

نمازِ عشاء

حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں ایک بار حضور اکرم ﷺ عشاء کی نماز کے لیے اس وقت باہر تشریف لائے جب تہائی رات ہو چکی تھی۔ آپؐ نے فرمایا کہ اگر یہ خیال نہ ہوتا کہ میری امت کے لیے یہ وقت بھاری اور مشکل ہو جائے گا تو میں یہ نماز (ہمیشہ دیر کر کے) اسی وقت پڑھا کرتا۔ کیونکہ اس نماز کے لیے ہمیشہ افضل ہے۔ (صحیح مسلم، معارف الحدیث)

نماز اشراق وچاشت اور دیگر نوافل

حضرت علیؓ نے فرمایا کہ صبح کے وقت جب آفتاب آسمان پر اتنا اونچا چڑھ جاتا جتنا اوپر عصر کی نماز کے وقت ہوتا ہے۔ اس وقت حضورﷺ دو رکعت نماز اشراق پڑھتے تھے اور جب مشرق کی طرف اس قدر اونچا ہو جاتا' جس قدر ظہر کی نماز کے وقت' مغرب کی طرف ہوتا تو اس وقت چار رکعت چاشت کی نماز پڑھتے تھے۔ (شمائل ترمذی)

اشراق

ایک حدیث شریف میں ہے کہ رسول اللہﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے فجر کی نماز جماعت کے ساتھ ادا کی اور پھر سورج نکلنے تک (وہیں) بیٹھا رہا اور اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا رہا۔ پھر دو رکعتیں اشراق کی پڑھیں (پھر مسجد سے واپس آیا) تو اس کو ایک حج اور ایک عمر کی مانند اجر ملے گا۔ پورے حج اور عمرہ کا' پورے حج اور عمرہ کا' (حصن حصین)

نماز چاشت

اکثر علماء فرماتے ہیں کہ چاشت کی نماز مستحب ہے اسے کبھی پڑھ لیا جائے اور کبھی چھوڑ دیا جائے۔

حضورﷺ کی عادت کریمہ اکثر نوافل وتطوعات میں ایسی ہی تھی (یعنی کبھی پڑھتے اور کبھی چھوڑ دیتے) اکثر صحابہ وتابعین کا اسی طرح عمل تھا۔ نماز چاشت کی تعداد اکثر علماء مختلف بیان کرتے ہیں۔ کم از کم دو رکعت اور زیادہ سے زیادہ آٹھ رکعت۔ حضور اکرمﷺ سے اس قدر نقل کی گئی ہیں۔ اس نماز کی قرأت میں مشائخ کے اوراد میں سورۃ والشمس' سورۃ والضحیٰ' سورۃ واللیل اور سورۃ الم نشرح مرقوم ہے اور نماز سے فارغ ہونے کے بعد یہ دعا پڑھے۔ سو مرتبہ پڑھنا بھی ماثور ہے۔

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَارْحَمْنِیْ وَتُبْ عَلَیَّ اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الْغَفُوْرُ [مدارج النبوت]

"اے اللہ! مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما اور میری توبہ قبول فرما بے شک آپ بہت توبہ قبول کرنے والے اور بخشنے والے ہیں"۔

نمازِ استخارہ

مسئلہ: جب کوئی کام کرنے کا ارادہ کرے تو اللہ تعالیٰ سے صلاح لے لے اس صلاح لینے کو استخارہ کہتے ہیں۔ حدیث میں اس کی بہت ترغیب آئی ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ سے صلاح نہ لینا اور استخارہ نہ کرنا بدبختی اور کم نصیبی کی بات ہے۔ کہیں منگنی کرے یا بیاہ کرے یا سفر کرے یا اور کوئی کام کرے تو بے استخارہ کیے نہ کرے تو ان شاء اللہ تعالیٰ کبھی اپنے کیے پر پشیمانی نہ ہوگی۔

(ردالمحتار ج ۱ ص ۷۱۸)

مسئلہ: استخارہ کی نماز کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے دو رکعت نفل نماز پڑھے اس کے بعد خوب دل لگا کے یہ دعا پڑھے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُکَ بِعِلْمِکَ وَ اَسْتَقْدِرُکَ بِقُدْرَتِکَ وَاَسْئَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ الْعَظِیْمِ ج فَاِنَّکَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَ تَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ اَللّٰھُمَّ اِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ خَیْرٌ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَۃِ اَمْرِیْ فَاقْدِرْ لِیْ وَ یَسِّرْہُ لِیْ ثُمَّ بَارِکْ لِیْ فِیْہِ وَاِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ (ھٰذَا الْاَمْرَ) شَرٌّ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَۃِ اَمْرِیْ فَاصْرِفْہُ عَنِّیْ وَاصْرِفْنِیْ عَنْہُ وَاقْدِرْ لِیَ الْخَیْرَ حَیْثُ کَانَ ثُمَّ اَرْضِنِیْ بِہٖ

"اے اللہ میں تیرے علم کے ذریعہ تجھ سے خیر مانگتا ہوں اور تیری قدرت کے ذریعہ تجھ سے قدرت طلب کرتا ہوں اور تیرے بڑے فضل کا تجھ سے سوال کرتا ہوں کیونکہ تجھے قدرت ہے اور مجھے قدرت نہیں اور تو جانتا ہے اور میں نہیں جانتا یہ اور غیبوں کو خوب جاننے والا ہے اے اللہ اگر تیرے علم میں میرے لیے یہ کام میری دنیا اور آخرت میں بہتر ہے تو اس کو میرے لیے مقدر فرما اور پھر میرے لیے اس میں برکت فرما اور اگر تیرے علم میں میرے لیے یہ کام دنیا و آخرت میں شر (اور برا ہے) تو اس کو مجھ سے اور مجھ کو اس سے دور فرما میرے لیے خیر مقدر فرما جہاں کہیں بھی ہو اس پر مجھے راضی فرما"

اور جب حذا الامر پر پہنچے (جو الفاظ بریکٹ میں ہیں) تو اس کے پڑھتے وقت اسی کام کا دھیان کرے جس کا استخارہ کرنا چاہتا ہے اس کے بعد پاک صاف بچھونے پر قبلہ کی طرف منہ کر کے باوضو سو جائے۔ جب سو کر اٹھے اس وقت جو بات دل میں مضبوطی سے آئے وہی بہتر ہے اسی کو کرنا چاہیے۔ (الدرالمختار ج ۱ ص ۷۱۸)

۳۔ مسئلہ: اگر ایک دن میں کچھ معلوم نہ ہو اور دل کا خلجان اور تردد نہ جائے تو دوسرے دن پھر ایسا ہی کرے۔ اسی طرح سات دن تک کرے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ ضرور اس کام کی اچھائی برائی معلوم ہو جائے گی۔ (الدرالمختار ج ۱ ص ۷۱۸)

۴۔ مسئلہ: اگر حج فرض کے لیے جانا ہو تو یہ استخارہ نہ کرے کہ میں جاؤں یا نہ جاؤں' بلکہ یوں استخارہ کرے کہ فلانے دن جاؤں یا نہ جاؤں۔ (صحیح بخاری' الدرالمختار ج ۱ ص ۷۱۸' معارف الحدیث)

نماز جمعہ کا اہتمام اور اس کے آداب

حضرت سلمان فارسیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو آدمی جمعہ کے دن غسل کرے اور جہاں تک ہو سکے صفائی و پاکیزگی کا اہتمام کرے اور جو تیل خوشبو اس کے گھر میں ہو وہ لگائے (ایک حدیث میں ہے کہ مسواک ضرور کرنا چاہیے) (ابن ماجہ) پھر وہ گھر سے نماز کے لیے جائے اور مسجد میں پہنچ کر اس کی احتیاط کرے کہ جو دو آدمی پہلے سے ساتھ بیٹھے ہوں ان کے بیچ میں نہ بیٹھے (یعنی جگہ تنگ نہ کرے) پھر جو نماز یعنی سنن و نوافل کی جتنی رکعتیں اس کے لیے مقدر ہیں وہ پڑھے، پھر جب امام خطبہ دے تو توجہ اور خاموشی کے ساتھ اس کو سنے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس جمعہ اور دوسرے جمعہ کے درمیان کی اس کی ساری خطائیں ضرور معاف کر دی جائیں گی۔

(معارف الحدیث، صحیح بخاری)

حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو شخص جمعہ کے دن سورۂ کہف پڑھے گا تو اس کے لیے دونوں جمعوں کے درمیان ایک نور چمکتا رہے گا۔ (نسائی)

حضرت اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جمعہ کے دن میں ایک ایسی ساعت ہے کہ اگر کوئی مسلمان اس وقت اللہ تعالیٰ سے کوئی دعا مانگے تو ضرور قبول ہوتی ہے ایک روایت میں ہے کہ وہ ساعت خطبہ پڑھنے کے وقت سے نماز کے ختم ہونے تک ہے۔ ایک اور روایت میں ہے کہ وہ ساعت اخیر دن میں عصر سے مغرب تک ہے۔ (از بہشتی گوہر، بخاری)

نمازِ کسوف

حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ (ایک دن) سورج گہن میں آ گیا تو رسول اللہ ﷺ ایسے خوف زدہ اور گھبرائے ہوئے اٹھے جیسے کہ آپ کو ڈر ہو کہ اب قیامت آ جائے گی۔ پھر آپ مسجد میں آئے اور آپ ؐ نے نہایت طویل قیام اور ایسے ہی طویل رکوع و سجود کے ساتھ نماز پڑھائی کہ کسی نے کبھی آپ کو ایسی طویل نماز پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا۔ اس کے بعد آپ ؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی قدرت قاہرہ کی) یہ نشانیاں جن کو اللہ تعالیٰ ظاہر کرتا ہے یہ کسی کی موت و حیات کی وجہ سے ظاہر نہیں ہوتیں بلکہ بندوں کے دلوں میں یہ اللہ تعالیٰ کا خوف پیدا کرنے کے لیے ظاہر ہوتی ہیں۔ جب تم ایسی کوئی چیز دیکھو تو خوف اور فکر کے ساتھ اس کی طرف متوجہ ہو جاؤ۔ اس کو یاد کرو اور اس سے دعا کرو اور استغفار کرو۔ (صحیح بخاری و مسلم، معارف الحدیث)

نمازی کے آگے سے نکلنا

۱۶۔ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم میں سے اگر کسی کو یہ معلوم ہو جائے کہ اپنے کسی مسلمان بھائی کے سامنے سے گزرنا جب کہ وہ نماز پڑھ رہا ہو کس قدر گناہ رکھتا ہے تو وہ اپنا سو برس کھڑا رہنا نمازی کے سامنے سے گزرنے سے زیادہ بہتر خیال کرے گا۔ (مشکوٰۃ، ابن ماجہ)

نمازِ تہجد

حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب راتوں کو تہجد کی نماز کے لیے اٹھتے تھے تو اپنی نماز کو دو ہلکی رکعتوں سے شروع فرماتے تھے۔ (مسلم) اس سے آپ کا شب عبادت میں مشغول ہونا اور اس کا ایک ادب معلوم ہوتا ہے۔ (معارف الحدیث)

حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ عشاء کے بعد (اس سے مراد آخر شب ہے) گیارہ رکعت پڑھتے تھے۔ یہ تہجد اور وتر کی نماز تھی پھر جب صبح ہو جاتی تھی دو رکعت خفیف پڑھتے تھے۔ یہ صبح کی سنتیں ہیں اور اس سے معلوم ہوا کہ تہجد کی رکعتیں طویل ہوتی تھیں۔ پھر جب ذرا راحت لینے کے لیے اپنے داہنے کروٹ پر لیٹ رہتے تھے۔ یہاں تک کہ مؤذن آکر نماز کی اطلاع دیتے تھے۔

(معارف الحدیث)

حضرت عریب بن حمید فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہؓ سے پوچھا کہ یہ بتلایئے کہ رسول اللہ ﷺ غسل جنابت اول شب میں فرماتے تھے یا آخر شب میں؟ فرمایا کبھی اول شب میں آپؐ نے غسل فرمایا اور کبھی آخر شب میں۔ میں نے کہا اللہ اکبر! اللہ تعالیٰ مستحق حمد ہے جس نے عمل میں وسعت فرمائی۔

پھر میں نے پوچھا یہ بتلایئے کہ رسول اللہ ﷺ اول شب میں وتر پڑھتے تھے یا آخر شب میں؟ انھوں نے فرمایا کبھی اول شب میں آپؐ نے وتر پڑھے اور کبھی آخر شب میں۔ میں نے کہا اللہ اکبر اللہ تعالیٰ مستحق حمد ہے جس نے عمل میں وسعت فرمائی۔

پھر میں نے کہا بتلایئے کہ رسول اللہ ﷺ تہجد میں قرآن مجید جہر سے پڑھتے تھے یا آہستہ پڑھتے تھے؟ انھوں نے فرمایا کبھی جہر سے پڑھتے اور کبھی آہستہ۔ میں نے کہا اللہ اکبر! اللہ اکبر اللہ تعالیٰ مستحق حمد ہے جس نے عمل میں وسعت عطا فرمائی۔ (شمائل ترمذی)

نبی کریم ﷺ سے تہجد کی مختلف رکعات نقل کی گئی ہیں جو مختلف اوقات کے اعتبار سے ہیں کہ وقت میں گنجائش زیادہ ہوئی تو زیادہ پڑھ لیں ورنہ کم پڑھ لیں۔ کوئی خاص تعین تہجد کی رکعات میں ایسا نہیں ہے جس سے کم و بیش جائز نہ ہوں بسا اوقات نبی کریم ﷺ باوجود وسیع وقت ہونے کے بھی رکعات کم پڑھتے تھے۔ البتہ ان میں قرآن پاک کی تلاوت زیادہ مقدار میں فرماتے تھے۔ (خصائل نبویؐ)

حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ حضور اکرم ﷺ (زمانہ ضعف میں) نوافل میں قرآن شریف (چونکہ زیادہ پڑھتے تھے اسی لیے) بیٹھ کر تلاوت فرماتے اور جب رکوع کرنے میں تقریباً تیس چالیس آیتیں رہ جاتی تھیں تو کھڑے ہونے کی حالت میں رکوع فرماتے۔ پھر سجدہ کرتے اور اسی طرح دوسری رکعت ادا فرماتے۔ (شمائل ترمذی)

دوسری حدیث میں ہے کہ حضور اکرم ﷺ کی عادت شریفہ یہ تھی کہ جب کھڑے ہو کر قرآن مجید پڑھتے تو رکوع و سجود بھی کھڑے ہونے کی حالت میں ادا فرماتے۔ اور جب قرآن مجید بیٹھ کر پڑھتے تو رکوع و سجود بھی بیٹھنے کی حالت میں ادا فرماتے۔ (شمائل)

تحقیق یہ کہ رمضان المبارک میں حضور اکرم ﷺ کی نماز تہجد آپ کی عادت مبارکہ ہی کے مطابق تھی اور وہ گیارہ رکعتیں تھیں مع وتر نماز تراویح اس کے علاوہ ہے۔ (مدارج النبوۃ)

حضرت عائشہؓ سے ایک طویل روایت میں روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کا تہجد بوجہ سو رہنے یا کسی درد یا مرض کے سبب ناغہ ہو جاتا تو آپؐ دن میں (بطور اس کے قضاء کے) بارہ رکعت پڑھ لیتے تھے۔ (شمائل ترمذی)

نمازوں کے بعد کی خاص دعائیں

حضرت مغیرہ بن شعبہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہر فرض نماز کے بعد یہ دعا پڑھا کرتے تھے:

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْکَ لَهٗ لَهُ الْمُلْکُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ . اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَآ اَعْطَیْتَ وَلَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا یَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْکَ الْجَدُّ (بخاری و مسلم مشکوٰۃ)

”اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو تنہا ہے اور جس کا کوئی شریک نہیں اسی کے لیے ملک ہے اور اسی کے لیے سب تعریفیں ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اے اللہ جو تو دے اس کا کوئی روکنے والا نہیں اور جو تو روکے اس کا کوئی دینے والا نہیں اور کسی مالدار کو تیرے عذاب سے مالداری نہیں بچا سکتی“۔

امام نوویؒ فرماتے ہیں کہ نماز میں سلام پھیرنے کے بعد تمام انواع ذکر پر روایت کردہ استغفار کو مقدم رکھنا چاہیے۔ اس کے بعد **اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَ مِنْکَ السَّلَامُ تَبَارَکْتَ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ** پڑھنا چاہیے۔ (مدارج النبوت)

حضور نبی کریم ﷺ دعا کے شروع میں اور کبھی دعا کے درمیان میں اکثر ان الفاظ فرماتے:

رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ.

”اے ہمارے رب دنیا میں ہمیں بھلائی دے اور آخرت میں بھلائی دے ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا“

حضرت ثوبانؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز سے سلام پھیرتے تو تین بار اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ کہتے اور مذکورہ بالا دعا پڑھتے۔ (مسلم، معارف الحدیث)

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ جب نماز سے فارغ ہو جاتے تو اپنا داہنا ہاتھ سر پر پھیرتے اور فرماتے:

بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ اَللّٰهُمَّ اَذْهِبْ عَنِّی الْهَمَّ وَالْحُزْنَ (بزار، طبرانی، ابن سنی، حصن حصین)

”میں نے اللہ کے نام کے ساتھ نماز ختم کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں (اور) جو رحمٰن اور رحیم ہے اے اللہ تو مجھ سے فکر اور رنج کو دور فرما“

حضور اکرم ﷺ کا ہر نماز کے بعد معوذتین پڑھنا بھی آیا ہے اور یہ حدیث حد درجہ صحیح ہے اور ہر نماز کے بعد دس مرتبہ **قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ** پڑھنا بھی آیا ہے اس میں فضل عظیم ہے۔ (مدارج النبوت)

حضرت ابوبکر صدیقؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہر نماز کے بعد یہ دعا کرتے تھے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْکُفْرِ وَالْفَقْرِ وَاَعُوْذُبِکَ عَذَابِ الْقَبْرِ.

”اے اللہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں کفر سے اور فقر و فاقہ سے اور قبر کے عذاب سے“۔ (جامع ترمذی)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ جب شام یا صبح ہوتی تو رسول اللہ ﷺ یہ دعا ضرور فرمایا کرتے تھے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَةَ وَالْاٰخِرَةِ وَفِیْ اَهْلِیْ وَمَالِیْ

”اے میرے اللہ! میں اپنے دین و دنیا اور اپنے اہل و مال میں تجھ سے معافی اور عافیت کا طلبگار ہوں“۔ (معارف الحدیث)

نماز فجر اور رات میں

۱۔ سورۂ فاتحہ ایک مرتبہ آیت الکرسی ایک مرتبہ

﴿شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًا بِالْقِسْطِ ...فَاِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ﴾

تک ایک مرتبہ

۲۔ سورۂ فاتحہ اور آیت الکرسی اور اس کے ساتھ والی آیتیں پانچوں نمازوں کے بعد پڑھ لیا کرے تو جنت اس کا ٹھکانہ ہو اور حظیرۃ القدس میں رہے اللہ تعالیٰ روزانہ اس پر ستر مرتبہ نظر رحمت سے دیکھیں اور ستر حاجتیں اس کی پوری فرمادیں گے یعنی اس کی مغفرت ہے۔ (ابن سنی)

۳۔ تین مرتبہ رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ (ﷺ) نَبِيًّا وَّرَسُوْلًا

"میں اللہ تعالیٰ کو رب ماننے پر اور اسلام کو دین ماننے پر اور محمد ﷺ کو نبی ماننے پر راضی ہوں"

فضیلت: اس کے تین مرتبہ پڑھ لینے سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اتنا انعام دیں گے کہ اس کا پڑھنے والا راضی ہو جائے گا۔

(حصن حصین)

۴۔ حضرت عبداللہ بن خبیبؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا' شام کو اور صبح کو (یعنی دن شروع ہونے پر اور رات شروع ہونے پر) تم قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ تین بار پڑھ لیا کرو یہ ہر چیز کے لیے تمھارے لیے کافی ہے۔ (سنن ابی داؤد' معارف الحدیث)

﴿فَسُبْحَانَ اللّٰهِ حِيْنَ تُمْسُوْنَ وَحِيْنَ تُصْبِحُوْنَ وَلَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَعَشِيًّا وَّحِيْنَ تُظْهِرُوْنَ يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَيُحْيِي الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَكَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ﴾. [از صحاح ستہ]

"سو تم اللہ کی پاکی بیان کرو شام کے وقت اور صبح کے وقت اور تمام آسمانوں اور زمین میں اسی کے لیے حمد ہے اور زوال کے بعد بھی اور ظہر کے وقت بھی۔ وہ جاندار کو بے جان سے اور بے جان کو جاندار سے باہر لاتا ہے۔ اور زمین کو اس کے مردہ ہونے کے بعد زندہ کرتا ہے اور اسی طرح تم اٹھائے جاؤ گے"۔

فضیلت رات کو پڑھے تو دن کے تمام اذکار و اوراد کی کمی پوری کر دی جاتی ہے اور صبح کو پڑھے تو رات کے اوراد و اذکار کی کمی پوری کر دی جاتی ہے۔ (صحاح ستہ)

عبداللہ بن غنام بیاضیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو بندہ صبح ہونے پر اللہ تعالیٰ کے حضور میں عرض کرے۔

اَللّٰهُمَّ مَا اَصْبَحَ بِيْ مِنْ نِّعْمَةٍ اَوْ بِاَحَدٍ مِّنْ خَلْقِكَ فَمِنْكَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَكَ الْحَمْدُ وَلَكَ الشُّكْرُ [معارف الحدیث]

"اے اللہ اس صبح کے وقت جو بھی کوئی نعمت مجھ پر یا کسی بھی دوسری مخلوق پر ہے وہ صرف تیری ہی طرف سے ہے تو تنہا ہے۔ تیرا کوئی شریک نہیں تیرے ہی لیے حمد ہے اور تیرے ہی لیے شکر ہے"۔

تو اس دن کی ساری نعمتوں کا شکر ادا کر دیا اور جس نے شام ہونے پر اللہ تعالیٰ کے حضور میں اسی طرح عرض کیا' تو اس نے پوری رات کی نعمتوں کا شکر ادا کر دیا۔ (معارف الحدیث)

اَللّٰھُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَیْبِ وَالشَّھَادَةِ رَبَّ کُلِّ شَیْءٍ وَمَلِیْکَہٗ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ وَ شَرِّ الشَّیْطَانِ وَشِرْکِہٖ

''اے اللہ پیدا کرنے والے آسمانوں کے غائب اور حاضر کے جاننے والے (آپ) ہر شے کے پروردگار اور اس کے ملک ہیں میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں آپ سے پناہ چاہتا ہوں اور جس کے شر سے اور شیطان کے شر سے اور اس کے شرک سے''۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے ابوبکر تم اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کیا کرو صبح کو اور شام کو اور سونے کے لیے بستر پر لیٹتے وقت۔

(سنن ابی داؤد، جامع ترمذی، معارف الحدیث)

حضرت معاذ بن جبلؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑ کر مجھ سے فرمایا اے معاذؓ مجھے تجھ سے محبت ہے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے بھی آپؐ سے محبت ہے۔ آپؐ نے فرمایا تو (اس محبت ہی کی بنا پر میں تجھ سے کہتا ہوں کہ) ہر نماز کے بعد اللہ تعالیٰ سے یہ دعا ضرور کیا کرو اور کبھی سے نہ چھوڑو۔

رَبِّ اَعِنِّیْ عَلٰی ذِکْرِکَ وَشُکْرِکَ وَحُسْنِ عِبَادَتِکَ

''اے میرے پروردگار! میری مدد فرما اور مجھے توفیق دے اپنے ذکر کی اپنے شکر کی اور اپنی اچھی عبادت کی''

(مسند احمد، سنن ابی داؤد، سنن نسائی، زاد المعاد، معارف الحدیث)

حضرت ابوبکر صدیقؓ سے روایت ہے کہ میں نے حضور ﷺ سے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! مجھے کوئی ایسی دعا تعلیم فرما دیجیے جو میں اپنی نماز میں مانگا کروں تو آپؐ نے ارشاد فرمایا یوں عرض کیا کرو:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا کَثِیْرًا وَّلَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّآ اَنْتَ فَاغْفِرْلِیْ مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِکَ وَارْحَمْنِیْ اِنَّکَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ [بخاری و مسلم، مدارج النبوت]

''اے اللہ میں نے اپنے نفس پر بہت ظلم کیا اور اس میں شک نہیں کہ تیرے سوا گناہوں کو کوئی بخش نہیں سکتا۔ پس تو اپنی طرف سے خاص بخشش سے مجھ کو بخش دے اور مجھ پر رحم فرما دے بیشک تو ہی بخشنے والا نہایت رحم والا ہے''

نماز استسقاء

حضرت عبداللہ بن زیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نماز استسقاء کے لیے لوگوں کو ساتھ لے کر عیدگاہ تشریف لے گئے۔ آپ ﷺ نے اس نماز میں دو رکعتیں پڑھیں اور قراءت بالجہر کی اور قبلہ رو ہو کر اور ہاتھ اٹھا کر دعا کی اور جس وقت آپ ﷺ نے قبلہ کی طرف اپنا رخ کیا اس وقت اپنی چادر کو پلٹ کر اوڑھا۔ (صحیح بخاری و صحیح مسلم، معارف الحدیث)

نماز کے اوقات ممنوعہ

حضرت عقبہ بن عامرؓ فرماتے ہیں کہ تین وقتوں میں نماز پڑھنے سے رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ہے اور انہی اوقات میں مردوں کو دفن کرنے سے بھی یعنی نماز جنازہ پڑھنے سے بھی منع فرمایا ہے

۱۔ طلوع آفتاب کے وقت

۲۔ زوال کے وقت

۳۔ غروب آفتاب کے وقت (مسلم)

نماز کا اعادہ ضروری نہیں

حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ صحابہؓ میں دو شخص سفر کو گئے۔ کسی موقع پر نماز کا وقت آ گیا اور ان کے ساتھ پانی نہ تھا ان دونوں نے ایک مٹی سے تیمم کر کے نماز پڑھ لی۔ پھر نماز کا وقت ختم ہونے سے پہلے پانی بھی مل گیا تو ایک صاحب نے وضو کر کے دوبارہ نماز پڑھ لی پھر نماز کا وقت ختم ہونے سے پہلے پانی بھی مل گیا تو ایک صاحب نے وضو کر کے دوبارہ نماز پڑھی اور دوسرے صاحب نے نماز کا اعادہ نہیں کیا۔ جب دونوں حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو اس کا ذکر کیا' تو جن صاحب نے نماز کا اعادہ نہیں کیا تھا ان سے آپ نے فرمایا' تم نے ٹھیک طریقہ اختیار کیا اور تم نے جو نماز تیمم کر کے پڑھی وہ تمہارے لیے کافی ہو گئی (شرعی مسئلہ یہی ہے کہ ایسے موقع پر تیمم کر کے نماز پڑھ لینا کافی ہے) بعد میں وقت کے اندر پانی مل جانے پر بھی اعادہ کی ضرورت نہیں اس لیے تم نے جو کیا ٹھیک مسئلہ کے مطابق کیا اور جن صاحب نے وضو کر کے نماز دوبارہ پڑھی تھی ان آپ نے فرمایا کہ تمہیں دوہرا ثواب ملے گا۔ کیونکہ تم کے دوبارہ جو نماز پڑھی وہ نفل ہو گئی اللہ تعالیٰ نیکیوں کو ضائع نہیں فرماتے۔ (سنن ابی داؤد' مسند داری' معارف الحدیث ۳)

نماز میں نگاہ کا مقام

۸۔ نماز کے قیام کی صورت میں نگاہ سجدے کی جگہ رکھے اور جب سجدہ کرے تو ناک پر نگاہ رکھے۔ سلام پھیرتے وقت کندھوں پر نگاہ رکھے۔ (بہشتی زیور)

۹۔ جب نبی کریم ﷺ نماز میں کھڑے ہوتے تو سر جھکا لیتے (امام احمد نے اس کو نقل کیا ہے) اور تشہد میں آپؐ کی نماز میں کھڑے ہوتے تو سر جھکا لیتے (امام احمد نے اس کو نقل کیا ہے) اور تشہد میں آپؐ کی نگاہ اشارے کی انگلی سے نہ بڑھتی (یعنی انگشت شہادت پر رہتی)۔ (زاد المعاد)

۱۰۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے مجھ سے فرمایا اے انسؓ اپنی نگاہوں کو وہاں رکھو جہاں تم سجدہ کرتے ہو ساری نماز میں (یعنی حالت قیام میں)۔ (بیہقی، مشکوٰۃ)

۱۱۔ فرض نماز کے بعد سنتوں کو فرض کی جگہ کھڑے ہو کر نہ پڑھے بلکہ داہنے یا بائیں یا آگے یا پیچھے ہٹ کر کھڑا ہو اور اگر گھر جا کر سنتیں پڑھے تو یہ افضل ہے۔ (مدارج النبوت)

نماز میں تاخیر کی ممانعت

حضرت علی المرتضیٰؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے ارشاد فرمایا۔ علی! تین کام وہ ہیں جن میں تاخیر نہ کیجیو

۱۔ نماز جب اس کا وقت آ جائے۔

۲۔ اور جنازہ جب تیار ہو کر آ جائے۔

۳۔ بے شوہر والی عورت جب اس کے لیے کوئی مناسب جوڑ مل جائے۔ (جامع ترمذی، معارف الحدیث)

نماز میں تساہل

حضرت ابوذر غفاریؓ فرماتے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا' تمہارا کیا حال ہوگا اور کیا رویہ ہوگا جب ایسے غلط کار اور خدا ناترس لوگ تم پر حکمران ہوں گے جو نماز کو مردہ اور بے روح کریں گے (یعنی ان کی نمازیں خشوع و خضوع اور آداب کے اہتمام نہ ہونے کی وجہ سے بے روح ہوں گی) یا وہ نمازوں کو ان کے صحیح وقت کے بعد پڑھیں گے؟ میں نے عرض کیا تو آپ کا میرے لیے کیا حکم ہے؟ یعنی ایسی صورت میں مجھے کیا کرنا چاہیے؟ آپؐ نے فرمایا تم وقت آجانے پر اپنی نماز پڑھ لو۔ اس کے بعد اگر ان کے ساتھ نماز پڑھنے کا موقع آجائے تو ان کے ساتھ پڑھو۔ یہ تمہارے لیے نفل ہو جائے گی۔ (معارف الحدیث' صحیح مسلم)

نماز سے متعلق بعض ہدایتیں

۱۔ حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ جو شخص اپنا ورد اور معمول رات کا پورا نہ کر سکے۔ اس کو چاہیے کہ صبح کے بعد دوپہر تک کسی وقت پورا کرلے یہ ایسا ہی ہے گویا رات ہی کو پورا کرلیا۔ (مسلم، شمائل ترمذی)

۲۔ نماز میں سورۂ فاتحہ کے بعد جب کوئی سورت شروع کرے تو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھنا مندوب ہے اگر کوئی رکوع پڑھے تو بسم اللہ نہ پڑھنا چاہیے۔ (بہشتی زیور)

۳۔ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جب امام سورۂ فاتحہ کے ختم پر آمین کہے تو تم مقتدی بھی آمین کہو جس کی آمین ملائکہ کی آمین کے موافق ہوگی اس کے سابقہ گناہ معاف کردیئے جائیں گے۔ (صحیح بخاری، مسلم، معارف الحدیث)

۴۔ فجر کی پہلی رکعت میں بہ نسبت دوسری رکعت کے بڑی سورت ہونی چاہیے باقی اوقات میں دونوں رکعتوں کی سورتیں برابر ہونا چاہئیں۔ ایک دو آیت کی کمی زیادتی کا اعتبار نہیں۔ (بہشتی زیور)

۵۔ دعا کے لیے دونوں ہاتھ سینہ تک اٹھا کے پھیلائے۔ (بہشتی زیور)

۶۔ داہنی طرف سلام پھیرنے میں آواز بلند اور بائیں طرف نسبتاً آہستہ ہونا چاہیے۔ (امام احمدؒ، مدارج النبوت)

۷۔ امام اعظمؒ کے نزدیک رکوع و سجود میں اطمینان (اعتدال) واجب ہے اور یہ وجوب دونوں سجدوں کے درمیان بھی شامل ہے۔ (مدارج النبوت)

نماز تہجد و وتر

حضرت اسودؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہؓ سے حضور اقدس ﷺ کی رات کی نماز یعنی نماز تہجد و وتر کے متعلق دریافت کیا کہ حضور ﷺ کا کیا معمول تھا؟ انھوں نے فرمایا کہ حضور ﷺ عشاء کی نماز کے بعد رات کے اول حصہ میں استراحت فرماتے تھے۔ اس کے بعد تہجد پڑھتے رہتے تھے یہاں تک کہ آخری شب ہو جاتی تھی تب وتر پڑھتے۔ اس کے بعد اپنے بستر پر تشریف لے آتے۔ اگر رغبت ہوتی تو اپنے اہل کے پاس تشریف لے جاتے۔ پھر صبح کی اذان کے بعد فوراً اٹھ کر غسل کی ضرورت ہوتی تو غسل فرماتے ورنہ وضو فرما کر نماز کے لیے مسجد تشریف لے جاتے۔ (شمائل ترمذی)

نماز کے بعد کے معمولات

حضور اکرم ﷺ کا یہ معمول تھا کہ آپؐ جب سلام پھیرتے تو تین بار اَسْتَغْفِرُاللّٰہَ ، اَسْتَغْفِرُاللّٰہَ ، اَسْتَغْفِرُاللّٰہَ کہتے اور پھر

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَ مِنْکَ السَّلَامُ تَبَارَکْتَ یَا ذَاالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ

(یعنی اے اللہ تو سلام اور تجھ سے ہی سلامتی ہے اے بزرگی اور عزت والے تو برکت والا ہے) پڑھتے۔

صرف اتنا کہنے کی حد تک قبلہ رخ رہتے اور مقتدیوں کی طرف تیزی سے منتقل ہو جاتے اور اپنے دائیں بائیں جانب (رخ انور) پھیر لیتے اور ابن مسعودؓ نے بتایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو کئی بار بائیں رخ ہو جاتے دیکھا اور حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو کثرت سے دائیں رخ پر دیکھا۔ (زادالمعاد)

اوراد بعد نماز

واضح رہنا چاہیے کہ نماز کے بعد دعائیں اور اذکار جو متعدد حدیثوں میں آئے ہیں جیسے مذکورہ دعائیں وغیرہ' انھیں نماز کے متصل بعد فصل کے بغیر پڑھنے کی تلقین کی گئی ہے۔ متصل بعد کا مطلب یہ ہے کہ نماز اوران دعاؤں کے درمیان ایسی کسی چیز کی میں مشغول نہ ہو جو یاد الٰہی کے منافی شمار ہوتی ہو اور اگر خاموش اتنی دیر رہے کہ اسے زیادہ نہ سمجھا جاتا ہو تو مضائقہ نہیں۔لہذا نماز سے فارغ ہونے کے بعد جو کچھ بھی وجہ مذکور پر پڑھے اسے نماز کے بعد ہی کہا جائے گا۔

اب رہا یہ کہ سنت مؤکدہ کا فرض کے بعد پڑھنا کیا فرض اور اذکار و ادعیہ مذکورہ کے درمیان کو جب فصل اور وجہ بعدیت ہے یا نہیں؟ کہ بھی اس جگہ محل نظر ہے ظاہر یہ ہے کہ یہ فصل نہ ہوگا اور یہ جو حدیثوں میں آیا ہے کہ بعض دعائیں اور اذکار جو نمازوں کے فورا بعد یہ پڑھے یہ اس کا متقاضی نہیں ہے کہ ان کو فرض سے ملائے بلکہ ان کا مقام ان سنتوں کے بعد بغیر کسی مشغولیت کے ہے جو فرض کے تابع ہیں اور جو سنتیں فرض کے تابع نہیں ہیں وہاں فرض کے بعد متصل ہی پڑھنا کافی ہے۔

بعض روایات میں ہے کہ فرض اور سنتوں درمیان بعض دعاؤں اور اذکار سے فصل کرنا اختیاری ہے لیکن اولیٰ یہ ہے کہ کسی مختصر دعا اور ذکر سے فصل کرے اور جو دعائیں اور اذکار طویل ہیں انھیں سنتوں کے بعد پڑھے۔

حضور ﷺ سے کسی ایسی دعا و ذکر سے فصل جس کو مسجد میں ہمیشہ کرتے رہے ہوں جیسے آیت الکرسی اور تسبیحات کا پڑھنا ثابت نہیں ہے۔(کبھی کبھی پڑھنا اور امر ہے یہ گفتگو مداومت دوام پر ہے)

خلاصہ یہ کہ جب امام ظہر' مغرب اور عشاء میں سلام پھیرے تو چونکہ ان فرائض کے بعد سنتیں ہیں تو بیٹھے رہنا مکروہ ہے اسے لازم ہے کہ مختصر دعا کے بعد سنت کے لیے کھڑا ہو جائے اور وہ نمازیں جن کے بعد سنتیں نہیں ہیں وہاں اپنی جگہ قبلہ رو دیر تک بیٹھے رہنے میں کوئی حرج نہیں۔ (مدارج النبوت)

اوراد مسنونہ صبح وشام

حضرت مسلم بن حارثؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کو خصوصیت کے ساتھ تلقین فرمائی کہ جب تم مغرب کی نماز ختم کرو تو کسی سے بات کرنے سے پہلے سات دفعہ یہ دعا کرو: اَللّٰهُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّارِ "اے اللہ مجھے دوزخ سے پناہ دے"

تم نے مغرب کے بعد اگر یہ دعا کی اور اسی رات میں تم کو موت آ گئی تو دوزخ سے تمہارے بچاؤ کا فیصلہ کر دیا جائے گا۔

اور اسی طرح جب تم صبح کی نماز پڑھو تو کسی آدمی سے بات کرنے سے پہلے سات دفعہ اللہ تعالیٰ کے حضور عرض کرو ﴿اَللّٰهُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّارِ﴾ اگر اس دن تمہاری موت مقدر ہو گئی تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے تم کو دوزخ سے بچانے کا حکم ہو جائے گا۔ (سنن ابن ماجہ، زاد المعاد)

حضرت عثمان غنیؓ کہتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص ہر دن کی صبح اور ہر رات کی شام کو تین بار یہ دعا پڑھے:

بِسْمِ اللّٰهِ لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَيْءٌ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ.

"اے اللہ کے نام سے (ہم نے صبح کی یا شام کی) جس کے نام کے ساتھ آسمان اور زمین میں کوئی چیز نقصان نہیں دے سکتی اور وہ سننے والا جاننے والا ہے"۔

وہ اس دن اور رات ہر بلا سے محفوظ و مامون رہے گا اور تین بار یہ دعا مانگے:

اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ كُلِّهَا مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ

"میں اللہ کے کلمات تامہ کی پناہ لیتا ہوں اس کی ہر مخلوق کے شر سے" (ادب المفرد، ابن حبان، حاکم)

پنجگانہ فرض نمازوں کے اوقات

حضرت بریدہؓ سے روایت ہے کہ ایک صاحب نے رسول اللہ ﷺ سے نماز کے اوقات کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے ان سے فرمایا کہ ان دونوں دن (آج اور کل) تم ہمارے ساتھ نماز پڑھو۔ پھر (دوپہر کے بعد) جیسے ہی آفتاب ڈھلا۔ آپؐ نے بلالؓ کو حکم دیا اور انھوں نے اذان دی پھر آپؐ نے ان سے فرمایا تو انھوں نے ظہر کی نماز کے لیے اقامت کہی (اور ظہر کی نماز پڑھی گئی) پھر (عصر کا وقت آنے پر) آپؐ نے بلالؓ کو حکم دیا تو انھوں نے قاعدہ کے مطابق پہلے اذان اور پھر عصر کی نماز کے لیے اقامت کہی (اور عصر کی نماز ہوئی) یہ اذان اور پھر یہ نماز ایسے وقت ہوئی کہ آفتاب خوب اونچا اور پوری طرح روشن تھا (یعنی اس کی روشنی میں وہ فرق نہیں پڑا جو شام کو ہو جاتا ہے) پھر آفتاب غروب ہوتے ہی آپؐ نے بلالؓ کو حکم دیا تو انھوں نے مغرب کی قاعدے کے مطابق اذان کہی پھر اقامت کہی (اور مغرب کی نماز ہوئی) پھر جیسے ہی شفق غائب ہوتی تو آپؐ نے ان کو حکم دیا تو انھوں نے عشاء کی (قاعدے مطابق اذان کہی پھر) اقامت کہی (اور عشاء کی نماز پڑھی گئی) پھر رات کے ختم ہونے پر جیسے ہی صبح صادق نمودار ہوئی آپؐ نے بلالؓ کو حکم دیا اور انھوں کے فجر کی (قاعدے کے مطابق اذان) کہی پھر اقامت کہی (اور فجر کی نماز پڑھی گئی)۔

پھر جب دوسرا دن ہوا تو آپؐ نے بلالؓ کو ٹھنڈے وقت ظہر کی نماز قائم کرنے کا حکم دیا اور فرمایا ظہر آج (تاخیر کرکے) ٹھنڈے وقت پر پڑھی جائے تو آپؐ کے حسب حکم انھوں نے ٹھنڈے وقت پر ظہر اس دن بالکل آخری وقت پڑھی گئی اور عصر کی نماز ایسے وقت پڑھی کہ آفتاب اگرچہ اونچا ہی تھا لیکن گزشتہ روز کے مقابلہ میں زیادہ مؤخر کرکے پڑھی اور عشاء تہائی رات گزر جانے کے بعد پڑھی اور فجر کی نماز اسفار کے وقت میں (یعنی دن کا اجالا پھیل جانے پر) پڑھی۔

پھر آپؐ نے فرمایا وہ صاحب کہاں ہیں جو نماز کے اوقات کے بارے میں سوال کرتے تھے؟ اس شخص نے عرض کیا کہ میں حاضر ہوں۔ یا رسول اللہ! آپؐ نے فرمایا تمھاری نمازوں کا مستحب وقت اس کے درمیان میں ہے جو تم نے دیکھا۔

(صحیح مسلم، معارف الحدیث)

قنوت نازلہ

کسی عام مصیبت مثلاً قحط، وباء، دشمنوں کے حملے وغیرہ کے وقت یہ قنوت نازلہ فجر کی نماز میں آخری رکعت میں رکوع کے بعد پڑھے۔ اگر امام پڑھے تو مقتدی ہر فقرے پر آہستہ سے آمین کہیں:

اَللّٰهُمَّ اهْدِنِیْ فِیْمَنْ هَدَیْتَ وَ عَافِنِیْ فِیْمَنْ عَافَیْتَ وَ تَوَلَّنِیْ فِیْمَنْ تَوَلَّیْتَ وَ بَارِکْ لِیْ فِیْمَا اَعْطَیْتَ وَقِنِیْ شَرَّ مَا قَضَیْتَ فَاِنَّکَ تَقْضِیْ وَلَا یُقْضٰی عَلَیْکَ وَاِنَّهٗ لَا یَذِلُّ مَنْ وَّالَیْتَ تَبَارَکْتَ رَبَّنَا وَ تَعَالَیْتَ نَسْتَغْفِرُکَ وَ نَتُوْبُ اِلَیْکَ وَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَی النَّبِیِّ (حصن حصین)

"اے اللہ! مجھ کو راہ دکھا ان لوگوں کی جن کو تو نے راہ دکھائی اور مجھ کو عافیت دے ان لوگوں میں جن کو تو نے عافیت بخشی اور میری کارسازی کر ان لوگوں میں جن کے آپ کارساز ہیں اور برکت دے اس چیز میں جو آپ نے مجھ کو عطا فرمائی اور بچا مجھ کو اس چیز کے شر سے جس کو آپ نے مقدر فرمایا ہے کیونکہ فیصلہ کرنے والے آپ ہی ہیں اور بے شک آپ کا دوست ذلیل نہیں ہو سکتا اور آپ کا دشمن عزت نہیں پا سکتا آپ برکت والے ہیں اور بلند و بالا ہیں ہم آپ سے مغفرت چاہتے ہیں اور آپ کے سامنے توبہ کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ نبی کریم ﷺ پر رحمت کاملہ نازل فرمائے۔"

قیام اللیل یا تہجد

فضیلت واہمیت

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ہمارا مالک اور رب تبارک وتعالیٰ ہر رات کو جس وقت آخری تہائی رات باقی رہ جاتی ہے تو آسمان دنیا کی طرف نزول فرماتا ہے اور ارشاد فرماتا ہے کون ہے جو مجھ سے دعا کرے اور میں اس کی دعا کو قبول کروں۔ کون ہے جو مجھ سے مانگے میں اس کو عطا کروں۔ کون ہے جو مجھ سے مغفرت اور بخشش چاہے میں اس کو بخش دوں۔

(صحیح بخاری و مسلم، معارف الحدیث)

قرأت مختلف نمازوں میں

رسول اللہ ﷺ نماز میں سورۂ فاتحہ کے بعد کوئی سورت ملا کر پڑھتے اور صبح کی نماز میں قرأت کو ساٹھ آیتوں سے سو تک دراز کرتے کبھی سورۂ ق پڑھتے اور کبھی سورۂ روم پڑھتے اور کبھی قرأت میں تخفیف کرتے اور سفر میں معوذتین پڑھتے اور جمعہ کے دن فجر میں سورۂ "الم تنزیل سجدہ" پہلی رکعت میں اور "ھل اتی علی الانسان" دوسری رکعت میں پڑھتے اور نماز جمعہ میں سورۂ منافقون اور کبھی سبح اسم ربک الاعلیٰ یا سورۂ غاشیہ پڑھتے۔

خلاصہ یہ ہے کہ حضور اکرم ﷺ نماز میں باعتبار مصلحت و حکمت جو بھی وقت کا اقتضاء ہوتا طویل یا قصیر سورتوں میں جو چاہتے پڑھتے۔ جیسا کہ حضرت عمرؓ کی حدیث میں آیا ہے اور جو یہ مشہور و معمول ہے اور جس پر اکثر فقہاء کا عمل ہے کہ فجر و ظہر میں طوال مفصل پڑھتے اور عصر و عشاء میں اوساط مفصل اور مغرب میں قصار مفصل پڑھتے تو حضور ﷺ کا معمول اکثر اصول میں اسی طرح پر تھا۔ اس باب میں اخبار و آثار بکثرت ہیں۔ تاہم احناف کے نزدیک اس امر میں حضور اقدس ﷺ کی مداومت ثابت نہیں ہے۔

احناف کے نزدیک کسی وقت کے ساتھ کسی سورت کو متعین کر لینا مکروہ ہے اور شیخ ابن الہمام نقل کرتے ہیں کہ یہ کراہت اس صورت میں کہ اس کو لازم سمجھے اور ان کے سوا کو مکروہ جانے رسول اللہ ﷺ کی قراءت سے تبرک کی بنا پر تو کراہت نہیں ہے لیکن شرط یہ ہے کہ کبھی کبھی ان کے علاوہ بھی پڑھا کرے تاکہ کسی کو یہ گمان نہ ہو کہ یہ جائز نہیں ہے۔ (مدارج النبوۃ)

قرآن مجید کی عظمت وفضیلت

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس کے سینے میں کچھ بھی قرآن نہ ہو وہ ایسا ہے جیسے اجاڑ گھر۔(ترمذی ودارمی)

ف اس میں تاکید ہے کہ کسی مسلمان کے دل کو قرآن پاک سے خالی نہ ہونا چاہیے۔

ارشاد فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو لکھی جاتی ہے جو بڑھتی چلی جاتی ہے (اس بڑھنے کی کوئی حد نہیں بتائی) خدا تعالیٰ سے امید ہے کہ بڑھنے کی کوئی حد نہ ہوگی بے انتہا بڑھتی چلی جائے گی اور جو شخص جس آیت کو پڑھے وہ آیت اس شخص کے لیے قیامت کے دن ایک نور ہوگی جو اس نیکی کے بڑھنے سے بھی زیادہ ہے۔(مسند احمد)

ف اللہ اکبر! قرآن کیسی بڑی چیز ہے کہ جب تک قرآن پڑھنا نہ آئے کسی پڑھنے والے کی طرف کان لگا کر سن ہی لیا کرے وہ بھی ثواب سے مالا مال ہو جائے گا۔(حیاۃ المسلمین)

رنج وغم اور ادائے قرض کے لیے

حضرت ابوسعید خدری فرماتے ہیں کہ ایک دن کا ذکر ہے آنحضرت ﷺ مسجد میں تشریف لائے وہاں ایک انصاری ابوامامہ بیٹھے تھے۔ رسول اللہ ﷺ مسجد میں تشریف لائے وہاں ایک انصاری ابوامامہ تو بے وقت مسجد میں کیوں بیٹھا ہے؟ عرض کیا یا رسول اللہ طرح طرح کے رنج وغم ہیں اور لوگوں کے قرض میرے پیچھے چمٹے ہوئے ہیں فرمایا میں تجھے ایسے چند کلمے بتائے دیتا ہوں کہ ان کے پڑھنے سے اللہ تعالیٰ تیرا رنج وغم دور کردے گا اور قرض ادا کردے گا تو صبح وشام یوں کہا کر:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْهَمِّ وَ الْحُزْنِ وَ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْکَسَلِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّيْنِ وَقَهْرِ الرِّجَالِ

"یا اللہ میں پناہ پکڑتا ہوں تیری، فکر سے غم سے اور پناہ پکڑتا ہوں کم ہمتی اور سستی سے اور پناہ پکڑتا ہوں تیری بزدلی اور بخل سے اور پناہ پکڑتا ہوں تیری، قرض کے گھیر لینے سے اور لوگوں کے دبا لینے سے"۔

حضرت ابوامامہ فرماتے ہیں کہ میں چند ہی روز ان کلمات کو پڑھنے پایا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے میرا رنج وغم دور فرمادیا اور قرض بھی ادا کرادیا۔ (حصن حصین)

حضرت ابوالدرداؓ کو کسی نے آکر خبر دی کہ آپ کا مکان جل گیا ہے۔ حضرت ابوالدرداؓ نے (بڑی بے فکری سے) فرمایا کہ ہرگز نہیں جلا اللہ تعالیٰ ہرگز ایسا نہیں کریں گے کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ جو شخص یہ کلمات شروع دن میں پڑھ لے تو شام تک اس کو کوئی مصیبت نہ پہنچے گی اور جو شام کو پڑھ لے تو صبح تک اس کو کوئی مصیبت نہ آئے گی اور بعض روایات ہیں کہ اس کے نفس میں اور اہل وعیال میں اور مال میں کوئی آفت نہ آئے گی میں یہ کلمات صبح کو پڑھ چکا ہوں تو پھر میرا مکان کیسے جل سکتا ہے پھر لوگوں سے کہا چل کر دیکھو سب کے ساتھ چل کر مکان پر پہنچے تو دیکھتے ہیں کہ محلے میں آگ لگی اور ابوالدرداؓ سے مکان کے طرف مکانات جل گئے اور ان کا مکان بیچ میں محفوظ رہا وہ کلمات یہ ہیں:

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ عَلَيْکَ تَوَکَّلْتُ وَاَنْتَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ مَا شَاءَ اللّٰهُ کَانَ وَمَا لَمْ يَشَاءْ لَمْ يَکُنْ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ اَعْلَمُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ وَاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ بِکُلِّ شَیْءٍ عِلْمًا

"اے اللہ! آپ میرے رب ہیں آپ کے سوا کوئی معبود نہیں میں نے آپ پر بھروسہ کیا اور آپ رب ہیں عرش عظیم کے جو اللہ پاک نے چاہا (وہ) طاقت اللہ ہی کی طرف سے ہو جو بلند (اور) عظیم ہے۔ میں جانتا ہوں بے شک اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے اور بے شک اللہ تعالیٰ نے گھیر لیا ہے ہر چیز کو اپنے علم کے ذریعہ"۔

سجدہ میں دُعا

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے " سجدے کی حالت میں بندہ اپنے رب سے بہت ہی قربت حاصل کرلیتا ہے پس تم اس حالت میں خوب خوب دعا مانگا کرو"۔

سجدۂ شکر

آنحضرت ﷺ اور صحابہ کرامؓ کی سنت ہے کہ جیسا کہ حضرت ابوبکرؓ فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم ﷺ کی خوشی کی کوئی خبر ملتی یا کوئی خوشی کا واقعہ پیش آتا تو آپؐ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کے لیے سجدہ میں گر پڑتے تھے۔ (ابوداؤد، ترمذی ماخوذ از مشکوٰۃ المصابیح ص ۱۳۱)

حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو جب اپنے پروردگار کی طرف سے بشارت ملی کہ جس نے آپؐ پر درود بھیجا میں اس پر رحم کروں گا اور جس نے آپؐ پر سلام بھیجا میں اس پر سلام بھیجوں گا تو آپؐ نے سجدۂ شکر ادا کیا۔ (زاد المعاد)

علامہ شامی فرماتے ہیں: "جس شخص کو کوئی نعمت حاصل ہو یا اللہ تعالیٰ اسے مال یا اولاد عطا فرمائے یا اس سے کوئی مصیبت دور ہو تو اس کے لیے مستحب ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے حضور سجدۂ شکر ادا کرے اور اس میں اللہ تعالیٰ کی حمد، تسبیح اور تکبیر پڑھے پھر اسی طرح سر اٹھائے جس طرح سجدہ تلاوت میں اٹھایا جاتا ہے۔ اس سلسلے میں بہت سی احادیث موجود ہیں اور حضرت ابوبکرؓ، حضرت عمر اور حضرت علیؓ سے بھی سجدۂ شکر بجالانا ثابت ہے۔ (شامی ص ۲۵۴ ج ۱) یہ سجدۂ شکر سنت غیر مقصودہ ہے۔

سجدۂ تلاوت

نبی کریم ﷺ تلاوت قرآن کے دوران جب کسی سجدہ کے مقام سے گزرتے (یعنی آیت سجدہ پڑھتے) تو تکبیر اور سجدہ کرتے۔ (زاد المعاد)

سجدہ تلاوت واجب ہے

سجدہ تلاوت کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اللہ اکبر کہہ کر سجدہ کرے اور اللہ اکبر کہتے وقت ہاتھ نہ اٹھائے۔ سجدہ میں کم از کم تین بار سبحان ربی الاعلیٰ کہہ کر پھر اللہ اکبر کہہ کر سر اٹھائے۔

(ھدایت) جو چیزیں نماز کے لیے مشروط ہیں وہی سجدہ تلاوت کے لیے بھی مشروط یعنی وضو کا ہونا' جگہ کا پاک ہونا' بدن اور کپڑوں کا پاک ہونا' قبلہ رخ ہونا۔ (بہشتی زیور)

سخت خطرے کے وقت کی دعا

حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ ہم لوگوں نے غزوہ خندق کے دن رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا اس نازک وقت کے لیے کوئی خاص دعا ہے جو ہم اللہ تعالیٰ کے حضور میں عرض کریں؛ حالت یہ ہے کہ ہمارے دل مارے دہشت کے اچھل اچھل کر گلوں میں آرہے ہیں؟ تو آپؐ نے فرمایا ہاں! اللہ تعالیٰ کے حضور میں عرض کرو

اَللّٰهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِنَا وَاٰمِنْ رَوْعَاتِنَا

"اے اللہ ہماری پردہ داری فرما اور ہماری گھبراہٹ کو بے خوفی اور اطمینان سے بدل دے"

ابو سعیدؓ کہتے ہیں کہ پھر اللہ تعالیٰ نے آندھی بھیج کر دشمنوں کے منہ پھیر دیئے اور اس آندھی ہی سے اللہ تعالیٰ نے ان کو شکست دی۔

(معارف الحدیث' مسند احمد)

صلوٰۃ الحاجات

حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس شخص کو کوئی حاجت اور ضرورت ہو اللہ تعالیٰ سے متعلق یا کسی آدمی سے متعلق (یعنی خواہ وہ حاجت ایسی ہو جس کا تعلق براہ راست اللہ تعالیٰ ہی سے ہو کسی بندے سے واسطہ ہی نہ ہو یا ایسا معاملہ ہو کہ بظاہر اس کا تعلق کسی بندے سے ہو۔ بہر صورت) اس کو چاہیے کہ وہ وضو کرے اور خوب اچھا وضو کرے اس کے دو رکعت نماز پڑھے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ کی کچھ حمد و ثنا کرے اور اس کے بعد نبیؐ پر درود پڑھے۔ پھر اللہ تعالیٰ کے حضور میں اس طرح عرض کرے۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ اَسْئَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ وَالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَّالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ لَا تَدَعْ لِيْ ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهٗ وَلَا هَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَهٗ وَلَا حَاجَةً هِيَ لَكَ رِضًا اِلَّا قَضَيْتَهَا يَآ اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ

"اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے جو حلیم کریم ہے اللہ پاک ہے جو عرش عظیم کا مالک ہے اور سب تعریفیں اللہ کے لیے میں تجھ سے تیری رحمت کی واجب کرنے والی چیزوں کا اور ان چیزوں کا سوال کرتا ہوں جو تیری مغفرت کو ضروری کر دیں اور بھلائی میں اپنا حصہ اور ہر گناہ سے سلامتی چاہتا ہوں' اے ارحم الرحمین میرا کوئی گناہ بخشے بغیر اور کوئی رنج دور کیے بغیر اور کوئی حاجت جو تجھے پسند ہو پوری کیے بغیر نہ چھوڑ"۔ (معارف الحدیث' رواہ الترمذی وابن ماجہ)

حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا مستقل معمول اور دستور تھا کہ جب کوئی فکر آپ کو لاحق ہوتی اور کوئی اہم معاملہ پیش آتا تو آپ نماز میں مشغول ہو جاتے۔ (سنن ابی داؤد' معارف الحدیث)

صلوٰۃ واستغفار

حضرت علی مرتضیٰؓ سے روایت ہے کہ مجھ سے حضرت ابوبکر صدیقؓ نے بیان فرمایا (جو بلاشبہ صادق وصدیق ہیں) کہ میں نے رسول اللہ سے سنا آپ ﷺ فرماتے تھے کہ جس شخص سے کوئی گناہ ہوجائے پھر وہ اٹھ کر وضو کرے پھر نماز پڑھے' پھر اللہ تعالیٰ سے مغفرت اور معافی طلب کرے تو اللہ تعالیٰ اس کو معاف فرمادیتا ہے۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے قرآن مجید کی آیت تلاوت فرمائی:

﴿وَالَّذِينَ إِذَا فَعَلُوا فَاحِشَةً أَوْ ظَلَمُوا أَنفُسَهُمْ﴾ [الآیہ]

[معارف الحدیث' جامع ترمذی]

صلوٰۃ التسبیح اور دیگر نمازیں

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دن اپنے چچا حضرت عباس بن عبدالمطلب سے فرمایا: اے عباس اے میرے چچا! کیا میں آپ کی خدمت میں ایک گراں قدر عطیہ اور ایک قیمتی تحفہ پیش کروں؟ کیا میں آپ کو ایک خاص بات بتاؤں؟ کیا میں آپ کے دس کام اور دس خدمتیں کروں (یعنی آپ کو ایک ایسا عمل بتلاؤں جس سے آپ کو دس عظیم الشان منفعتیں حاصل ہوں۔ وہ ایسا عمل ہے کہ جب آپ اس کو کریں گے تو اللہ تعالیٰ آپ کے سارے گناہ معاف فرمادے گا۔

۱۔ اگلے بھی اور ۲۔ پچھلے بھی ۳۔ پرانے بھی اور ۴۔ نئے بھی ۵۔ بھول چوک سے ہونے والے بھی اور ۶۔ دانستہ ہونے والے بھی ۷۔ صغیرہ بھی اور ۸۔ کبیرہ بھی ۹۔ ڈھکے چھپے اور ۱۰۔ اعلانیہ ہونے والے بھی (وہ عمل صلوٰۃ التسبیح ہے اور اس کا طریقہ یہ ہے کہ) آپ چار رکعت نماز پڑھیں اور ہر رکعت میں سورہ فاتحہ اور دوسری کوئی سورت پڑھیں پھر جب آپ پہلی رکعت میں قراءت سے فارغ ہو جائیں تو قیام ہی کی حالت میں پندرہ دفعہ کہیں۔

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ

پھر اس کے بعد رکوع کریں اور رکوع میں بھی رکوع کی تسبیحات کے بعد یہی کلمہ دس مرتبہ پڑھیں پھر رکوع سے اٹھ کر قومہ میں بھی رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ کے بعد یہی کلمہ دس دفعہ کہیں۔ پھر سجدہ سے اٹھ کر جلسہ میں یہی کلمہ دس مرتبہ کہیں پھر دوسرے سجدے میں یہی کلمہ دس مرتبہ کہیں۔ پھر سجدہ سے اٹھ کر جلسہ میں قیام سے پہلے دس مرتبہ پڑھیں۔ پہلی اور دوسری رکعت میں بغیر تکبیر کہے قیام کے لیے کھڑا ہو جائیں چاروں رکعتیں اسی طرح پڑھیں اور اس ترتیب سے ہر رکعت میں یہ کلمہ پچھتر دفعہ کہیں۔

(میرے چچا) اگر آپ سے ہو سکے تو روزانہ یہ نماز پڑھا کریں اگر روزانہ نہ پڑھ سکیں تو جمعہ کے دن پڑھ لیا کریں اور اگر آپ یہ بھی نہ کر سکیں تو سال میں ایک دفعہ پڑھ لیا کریں اور اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو کم از کم زندگی میں ایک دفعہ ہی پڑھ لیں۔

(سنن ابی داؤد، سنن ابن ماجہ، دعوات کبیر للبیہقی، معارف الحدیث)

صلوٰۃ وسلام

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے۔ اے لوگو! جو ایمان لائے ہو رسول اللہ ﷺ پر صلوٰۃ وسلام پڑھو۔ چنانچہ ارشاد فرمایا:

﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا﴾

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص مجھ پر میری قبر کے پاس درود شریف پڑھتا ہے اس کو میں خود سنتا ہوں اور جو مجھ سے فاصلے پر درود پڑھتا ہے وہ مجھ کو پہنچا دیتا ہے یعنی بذریعہ ملائکہ۔ (بیہقی' شعب الایمان' سنن نسائی' مسند دارمی' سنن ابی داؤد' زاد السعید)

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص مجھ پر درود بھیجے کسی کتاب میں تو ہمیشہ اس پر درود بھیجتے رہیں گے۔ جب تک میرا نام اس کتاب میں رہے گا۔ (طبرانی' زاد السعید)

جمعہ کے خطبہ میں جب حضور اکرم ﷺ کا نام مبارک آئے اور خطیب یہ آیت پڑھے:

﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا﴾

تو اپنے دل میں زبان کو حرکت دیے بغیر صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّم کہہ لے۔ (درمختار)

درمختار میں ہے کہ درود شریف پڑھتے وقت اعضاء کو حرکت دینا اور آواز بلند کرنا جہل ہے۔ اس معلوم ہوا کہ بعض جگہ جو رسم ہے کہ نمازوں کے بعد حلقہ باندھ کر بہت چلا چلا کر درود شریف پڑھتے ہیں یہ مناسب نہیں۔

جب اسم مبارک لکھے صلوٰۃ وسلام بھی لکھے یعنی ﷺ پورا لکھے اس میں کوتاہی نہ کرے صرف "ؐ" یا "صلعم" پر اکتفاء نہ کرے۔

آپ ؐ کے اسم گرامی سے پہلے سیدنا بڑھا دینا مستحب اور افضل ہے۔ (درمختار)

اگر ایک مجلس میں کئی بار آپ کا نام مبارک ذکر کیا جائے۔ امام طحاوی کا مذہب یہ ہے کہ ہر بار میں ذکر کرنے والے اور سننے والے پر درود پڑھنا واجب ہے۔ مگر فتویٰ اس پر ہے کہ ایک بار درود پڑھنا واجب ہے اور پھر مستحب ہے۔

نماز میں بجز تشہد اخیر کے دوسرے ارکان میں درود پڑھنا مکروہ ہے۔ (درمختار)

بے وضو درود شریف پڑھنا جائز اور باوضو پڑھنا نور علیٰ نور ہے۔ (زاد السعید)

حدیث شریف میں ہے کہ جمعہ کے دن تم مجھ پر کثرت سے درود شریف پڑھا کرو اس درود شریف میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور یہ درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔ (ابن ماجہ' ابوداؤد' نسائی' زاد السعید)

ابو حفص ابن شاہینؒ نے حضرت انسؓ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص مجھ پر ہزار بار درود پڑھے تو جب تک وہ اپنی جگہ جنت میں نہ دیکھ لے نہ مرے گا۔ (سعایہ' زاد السعید)

سید الاستغفار

شداد بن اوسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ سید الاستغفار (یعنی سب سے اعلیٰ استغفار) یہ ہے کہ بندہ اللہ تعالیٰ کے حضور میں یوں عرض کرے:

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَاَنَا عَبْدُکَ وَاَنَا عَلٰی عَهْدِکَ وَوَعْدِکَ مَااسْتَطَعْتُ اَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ وَاَبُوْءُ لَکَ بِنِعْمَتِکَ عَلَیَّ وَ اَبُوْءُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْ لِیْ فَاِنَّهٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ

"اے اللہ تو میرا رب ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو نے مجھے پیدا فرمایا اور میں تیرا بندہ ہوں اور تیرے عہد پر اور تیرے وعدے پر قائم ہوں جہاں تک مجھ سے ہو سکے' میں نے جو گناہ کیے ہیں ان شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں' میں تیری نعمتوں کا اقرار کرتا ہوں اور اپنے گناہوں کا بھی اقرار کرتا ہوں لہذا مجھے بخش دے کیونکہ تیرے علاوہ کوئی گناہوں کو نہیں بخش سکتا"۔

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا جس بندے نے اخلاص اور دل کے یقین کے ساتھ دن کے کسی حصہ میں اللہ تعالیٰ کے حضور میں یہ عرض کیا (یعنی ان کلمات کے ساتھ استغفار کیا) اور اسی طرح دن رات شروع ہونے سے پہلے اس کو موت آ گئی تو وہ بلاشبہ جنت میں جائے گا اور اسی طرح اگر کسی نے رات کے کسی حصہ میں اللہ تعالیٰ کے حضور میں عرض کیا اور صبح ہونے سے پہلے اسی رات میں وہ چل بسا تو وہ بلاشبہ جنت میں جائے گا۔

تشریح

اس استغفار کی اس غیر معمولی فضیلت کا راز بظاہر یہی ہے کہ اس کے ایک ایک لفظ میں عبدیت کی روح بھری ہوئی ہے۔

شعبان کی پندرھویں شب

حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میرے پاس اس وقت جبرائیلؑ آئے اور بتایا آج کی رات شعبان کی پندرھویں رات ہے۔اس رات کو اللہ تعالیٰ بنو کلب کی بکریوں کے بالوں کے برابر مخلوق کو جہنم سے آزاد کریں گے۔البتہ مشرک اور کینہ پرور اور قطع رحمی کرنے والے اور ٹخنہ سے نیچی لنگی پہننے والے نیز والدین کی نافرمانی کرنے والے ہمیشہ شراب نوشی کرنے والے پر حق تعالیٰ نظر عنایت نہ فرمائے گا۔

اس کے بعد آپؐ نے کپڑے اتارے اور فرمایا اے عائشہ! کیا تم آج رات عبادت کرنے کی اجازت دیتی ہو؟ (اجازت حاصل کرنے کی ضرورت اس لیے ہوئی کہ رات بھر عبادت کرنے کا معمول نہ تھا بلکہ کچھ حصہ ازواج مطہراتؓ کی دلجوئی اور دلجمعی کے لیے بھی مخصوص تھا یہ اس رات نہ ہوسکا)۔

میں نے عرض کیا ہاں ہاں! میرے والدین آپؐ پر قربان! چنانچہ آپ کھڑے ہوئے اور نماز شروع فرمادی۔پھر ایک لمبا سجدہ کیا حتیٰ کہ مجھے خیال ہوا کہ کہیں خدانخواستہ آپ کی روح تو قبض نہیں ہوگئی۔میں کھڑی ہو کر ٹٹولنے لگی اور اپنا ہاتھ آپؐ کے تلووں پر رکھا آپؐ میں کچھ حرکت ہوئی جس میں مسرور مطمئن ہوگئی میں نے سنا کہ آپ سجدے میں یہ پڑھ رہے تھے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَعُوْذُبِکَ بِعَفْوِکَ مِنْ عِقَابِکَ وَاَعُوْذُ بِرِضَاکَ مِنْ سَخَطِکَ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْکَ جَلَّ وَجْھُکَ لَا اُحْصِیْ ثَنَاءً عَلَیْکَ اَنْتَ کَمَا اَثْنَیْتَ عَلٰی نَفْسِکَ.

"اے اللہ میں پناہ چاہتا ہوں آپ کے عفو ودرگزر کے ذریعہ آپ کے عذاب سے اور پناہ چاہتا ہوں آپ کی رضا کے ذریعے آپ کی ناراضگی سے اور آپ کی پناہ چاہتا ہوں آپ ہی سے' آپ باعظمت ہیں اور میں آپ کی شایان شان تعریف نہیں کرسکتا آپ ویسے ہی ہیں جیسے آپ نے خود اپنی ثناء فرمائی"

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ صبح کو ان کلمات دعائیہ کا تذکرہ کیا تو آپؐ نے فرمایا اے عائشہؓ تم ان کو سیکھ لو اوروں کو سکھاؤ۔مجھے جبرائیلؑ نے یہ کلمات سکھائے ہیں اور کہا ہے کہ میں انھیں سجدے میں بار بار پڑھا کروں۔(بیہقی' مشکوٰۃ' الترغیب والترہیب)

سونے یا بھول جانے کی وجہ سے نماز قضاء ہو جائے تو

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو کوئی نماز کو بھول گیا یا نماز کے وقت سوتا رہ گیا تو اس کفارہ یہ ہے کہ جب یاد آجائے یا سو کر اٹھے اس وقت پڑھ لے۔ (معارف الحدیث، صحیح بخاری و صحیح مسلم)

سورۂ آل عمران کی آخری آیتیں

حضرت عثمان بن عفانؓ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا کہ جو کوئی رات کو آل عمران کی آخری آیات پڑھے گا۔اس کے لیے پوری رات کی نماز کا ثواب لکھا جائے گا۔

اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ سے لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ تک

(مسند دارمی، معارف الحدیث)

سورۂ بقرہ کی آخری آیتیں

ایفع بن عبد الکلاعیؒ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ! قرآن کی کونسی سورت سب سے زیادہ عظمت والی ہے؟ آپؐ نے فرمایا قل قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَد اس نے عرض کیا اور آیتوں میں قرآن کی کونسی آیت سب سے زیادہ عظمت والی ہے؟ آپؐ نے فرمایا آیت الکرسی اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ اس نے عرض کیا اور قرآن کی کونسی آیت ہے جس کے بارے میں آپکی خاص طور سے خواہش ہے کہ اس کو فائدہ اور اس برکات آپؐ کو اور آپؐ کی امت کو پہنچیں؟ آپؐ نے فرمایا یہ آیتیں اللہ تعالیٰ کی رحمت کے ان خاص الخاص خزانوں میں سے ہیں جو اس کے عرش عظیم کے تحت ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے یہ آیات رحمت اس امت کو عطا فرمائی ہیں یہ دنیا اور آخرت کی ہر بھلائی اور ہر چیز کو اپنے اندر لیے ہوئے ہیں۔ (مسند دارمی؛ معارف الحدیث)

سورہ بقرہ و آل عمران

حضرت ابوامامہ باہلیؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپؐ ارشاد فرماتے تھے کہ قرآن پڑھا کرو۔ وہ قیامت کے دن اپنے پڑھنے والوں کا شفیع بن کر آئے گا (خاص کر) ''زہراوین'' یعنی اس کی دو اہم نورانی سورتیں البقرہ اور آل عمران پڑھا کرو وہ قیامت کے دن اپنے پڑھنے والوں کو اپنے سایہ میں لیے اس طرح آئیں گے جیسے کہ وہ ابر کے ٹکڑے ہیں یا سائبان ہیں یا صف باندھے پرندوں کے پرے ہیں۔ یہ دونوں سورتیں قیامت میں اپنے پڑھنے والوں کی طرف سے مدافعت کریں گی۔ (آپؐ نے فرمایا) پڑھا کرو سورہ بقرہ کیونکہ اس کو حاصل کرنا بہت بڑی برکت والی بات ہے اور اس کو چھوڑنا بڑی حسرت اور ندامت کی بات ہے اور اہل بطالت اس کی طاقت نہیں رکھتے۔ (صحیح مسلم' معارف الحدیث)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اپنے گھروں کو مقبرے نہ بنالو (یعنی جس طرح قبرستانوں میں ذکر تلاوت نہیں کرتے اور اور اس کی وجہ سے قبرستانوں کی فضا ذکر و تلاوت کے انوار و آثار سے خالی رہتی ہے۔ تم اس طرح اپنے نہ بنالو بلکہ گھروں کو ذکر تلاوت سے منور رکھا کرو) اور جس گھر میں (خاص کر) سورہ بقرہ پڑھی جائے اس گھر میں شیطان نہیں آسکتا۔

(معارف الحدیث' جامع ترمذی)

سورۂ کہف

حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص جمعہ کے دن سورۂ کہف پڑھے اس کے لیے نور ہو جائے گا دو جمعوں کے درمیان۔ (دعوات الکبیر للبیہقی' معارف الحدیث)

سورۂ یٰس

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو جو شخص ہر رات سورۂ واقعہ پڑھا کرے اسے کبھی فقر و فاقہ کی نوبت نہ آئے گی۔ روایت میں بیان کیا گیا ہے کہ خود حضرت ابن مسعودؓ کا یہ معمول تھا کہ وہ اپنی صاحبزادیوں کو اس کی تاکید فرماتے تھے اور وہ ہر رات کو سورۂ واقعہ پڑھتی تھیں۔ (شعب الایمان للبیہقی' معارف الحدیث)

سورہ واقعہ

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو جو شخص ہر رات سورۂ واقعہ پڑھا کرے اسے کبھی فقر و فاقہ کی نوبت نہ آئے گی۔ روایت میں بیان کیا گیا ہے کہ خود حضرت ابن مسعودؓ کا یہ معمول تھا کہ وہ اپنی صاحبزادیوں کو اس کی تاکید فرماتے تھے اور وہ ہر رات کو سورۂ واقعہ پڑھتی تھیں۔ (شعب الایمان للبیہقی' معارف الحدیث)

سورۂ فاتحہ

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ابی بن کعبؓ سے فرمایا کیا تمھاری خواہش ہے کہ میں تم کو قرآن کی وہ سورۃ سکھاؤں جس کے مرتبہ کی کوئی سورت نہ توریت میں نازل ہوئی نہ انجیل میں نہ زبور میں اور نہ قرآن ہی میں ہے؟ ابیؓ نے عرض کیا کہ ہاں حضور ﷺ! مجھے وہ سورت بتادیں آپؐ نے فرمایا کہ تم نماز میں قراءت کس طرح کرتے ہو؟ ابیؓ نے آپ ﷺ کو سورۂ فاتحہ پڑھ کر سنائی کہ نماز میں مَیں یہ سورۃ پڑھتا ہوں اور اس طرح پڑھتا ہوں' آپؐ نے فرمایا قسم ہے اس ذات پاک کی جس کے قبضہ میں میری جان توریت' انجیل' زبور میں سے کسی میں اور خود قرآن میں بھی اس جیسی کوئی سورت نازل نہیں ہوئی یہی وہ سَبعًا مِّنَ الْمَثَانِیْ وَالْقُرْآنِ الْعَظِیْم ہے جو مجھے اللہ تعالیٰ نے عطا فرمایا ہے۔ (جامع ترمذی' معارف الحدیث)

ایک بار حضرت جبرئیلؑ حضور اقدس ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے یکایک انھوں نے اوپر سے ایک آواز سنی اور سر اٹھا کر فرمایا یہ ایک فرشتہ زمین پر اترا ہے جو آج سے پہلے کبھی نہیں اترا تھا۔ پھر اس فرشتہ نے سلام کیا اور کہا یا رسول اللہ ﷺ مبارک ہو۔ لیجیے یہ دو نور آپؐ کو دیے گئے ہیں ایک سورۃ فاتحہ اور دوسرے سورۂ بقرہ کی آخری آیتیں۔ ان میں سے جو بھی آپؐ پڑھیں گے اس کا ثواب ملے گا۔ (حصن حصین)

سورت کا تعین

حضرت شاہ ولی اللہؒ اپنی کتاب حجۃ اللہ البالغہ میں تحریر فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے بعض نمازوں میں کچھ مصالح اور فوائد کے پیش نظر بعض خاص سورتیں پڑھنا پسند فرمائی ہیں لیکن قطعی طور پر نہ ان کا تعین کیا اور نہ دوسروں تاکید فرمائی کہ وہ ایسا ہی کریں۔ پس اس بارے میں اگر کوئی آپ کا اتباع کرے اور ان نمازوں میں بھی وہی سورتیں اکثر و بیشتر پڑھے تو اچھا ہے اور جو ایسا نہ کرے تو اس کے لیے بھی کوئی مضائقہ اور حرج نہیں۔ (معارف الحدیث)

نبی کریم ﷺ جمعہ اور عیدین کے علاوہ دوسری نمازوں میں سورۃ معین کر کے نہیں پڑھا کرتے تھے۔ فرض نمازوں میں چھوٹی بڑی سورتوں میں کوئی ایسی سورت نہیں ہے جو آپؐ نے نہ پڑھی ہو۔ اور نوافل میں ایک ایک رکعت میں دو سورتیں بھی آپؐ پڑھ لیتے تھے لیکن فرض میں نہیں۔ معمولاً آپؐ کی پہلی رکعت دوسری رکعت سے بڑی ہوا کرتی تھی۔ قرات ختم کرنے کے بعد ذرا دم لیتے پھر تکبیر کہتے اور رکوع میں چلے جاتے۔ (زادالمعاد)

حضرت سلیمان بن یسارؒ تابع حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے اپنے زمانے کے ایک امام کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: "میں نے کسی شخص کے پیچھے ایسی نماز نہیں پڑھی جو رسول اللہ ﷺ کی نماز سے زیادہ مشابہ ہو بہ نسبت فلاں امام کے"۔

حضرت سلیمان بن یسارؒ کہتے ہیں صاحب کے پیچھے میں نے بھی نماز پڑھی ہے ان کا معمول یہ تھا کہ ظہر کی دو رکعتیں پڑھتے تھے اور آخری دو رکعتیں ہلکی پڑھتے تھے اور عصر کی ہلکی ہی پڑھتے تھے اور مغرب میں قصار مفصل اور عشاء میں اوساط مفصل پڑھتے تھے اور فجر کی نماز میں طوال مفصل پڑھا کرتے تھے۔ (سنن نسائی)

تشریح

مفصل قرآن مجید کی آخری منزل کی سورتوں کو کہا جاتا ہے یعنی سورہ حجرات سے آخر قرآن تک، پھر اس کے بھی تین حصے کیے گئے ہیں۔ حجرات سے لے کر سورہ بروج تک کی سورتوں کو طوال مفصل کہا جاتا ہے اور بروج سے لے کر سورہ لم یکن تک کی سورتوں کو اوساط مفصل اور لم یکن سے آخر تک کی سورتوں کو "قصار مفصل" کہا جاتا ہے۔ (معارف الحدیث)

اگر نمازی پہلی رکعت میں کسی سورت کا کچھ حصہ پڑھے اور دوسری رکعت میں اس سورت کا باقی حصہ پڑھے تو بلا کراہت درست ہے اور اسی طرح اگر اول رکعت میں کسی سورت کا درمیانی یا ابتدائی حصہ پڑھے یا کوئی پوری چھوٹی سورت پڑھے تو بلا کراہت درست ہے۔ (صغیری) مگر اس کی عادت ڈالنا خلاف اولیٰ ہے بہتر یہ ہے کہ ہر رکعت میں مستقل سورۃ پڑھے۔ (بہشتی زیور)

سورۃ الملک

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قرآن کی ایک سورۃ نے جو صرف تیس آیتوں کی ہے اس کے ایک بندے کے حق میں اللہ تعالیٰ کے حضور میں سفارش کی یہاں تک کہ وہ بخش دیا گیا اور وہ سورۃ ہے تَبَارَکَ الَّذِیْ بِیَدِہِ الْمُلْکُ

(مسند احمدؒ جامع ترمذی سنن ابی داؤد سنن نسائی سنن ابن ماجہ معارف الحدیث)

الم تنزیل

حضرت جابرؓ سے روایت کہ رسول اللہ ﷺ اس وقت تک نہ سوتے تھے جب تک الم تنزیل اور تَبَارَکَ الَّذِیْ بِیَدِہِ الْمُلْکُ نہ پڑھ لیتے تھے یعنی رات کو سونے سے پہلے یہ دونوں سورتیں پڑھنے کا حضور ﷺ کا معمول تھا۔ (مسند احمدؒ جامع ترمذی سنن دارمی معارف الحدیث)

سورۃ الطلاق کی آیت

حضرت ابی ذرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ مجھ کو ایک ایسی آیت معلوم ہے کہ اگر لوگ اس پر عمل کریں تو وہی ان کو کافی ہے اور وہ آیت یہ ہے:۔

﴿وَمَنْ يَتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ﴾ (الطلاق)

”جو شخص اللہ سے ڈرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے ہر مشکل اور مصیبت سے نجات کا راستہ نکال دیتا ہے اور اس جگہ سے رزق دیتا ہے جہاں سے اس کا گمان بھی نہیں ہوتا“۔

یعنی جو شخص اللہ ڈرا سے اللہ تعالیٰ اس کے لیے نجات کا راستہ پیدا کر دیتا ہے اور اس کو ایسی جگہ سے رزق دیتا ہے جہاں سے خیال و گمان تک نہیں تھا۔ (مسند دارمی، ابن ماجہ، دارمی، مشکوۃ)

سجدہ سہو

۱۔ نماز میں جتنی چیزیں واجب ہیں ان میں ایک سے ایک واجب یا کئی واجب اگر بھولے سے رہ جائیں تو سجدہ سہو کرنا واجب ہے اور اسکے کر لینے سے نماز درست ہو جاتی ہے اگر سجدہ سہو نہیں کیا تو دوبارہ پڑھے۔ (بہشتی زیور)

۲۔ اگر بھولے سے نماز کا کوئی فرض چھوٹ جائے تو سجدہ سہو کرنے سے نماز درست نہیں ہوگی۔ پھر سے پڑھے۔ (ردالمختار)

۳۔ سجدہ سہو کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اخیر رکعت میں فقط التحیات پڑھ کے داہنی طرف ایک سلام پھیر کے دو سجدے کرے پھر بیٹھ کر التحیات اور درود شریف اور دعا پڑھ کے دونوں طرف سلام پھیرے اور نماز ختم کرے۔ (فتاوی ہندیہ و شرح البدایہ)

اگر بھولے سے سلام پھیرنے سے پہلے ہی سجدہ سہو کر لیا تب بھی ادا ہو گیا اور نماز صحیح ہوگی۔ (شرح البدایہ طحطاوی، بہشتی زیور)

سنت مؤکدہ

ام المومنین حضرت ام حبیبہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص رات دن میں بارہ رکعتیں (علاوہ فرض نمازوں کے) پڑھے اس کے لیے جنت میں ایک گھر تیار کیا جائے گا (ان بارہ رکعتوں کی تفصیل یہ ہے) چار ظہر سے پہلے' دو ظہر کے بعد' دو مغرب کے بعد' اور دو عشاء کے بعد اور دو فجر سے پہلے۔ (جامع ترمذی' معارف الحدیث' شمائل ترمذی)

سنت ظہر

حضرت علیؓ ظہر سے قبل چار رکعت پڑھتے تھے اور یہ فرمایا کرتے تھے۔ کہ حضور اقدس ﷺ بھی ان چار رکعتوں کو پڑھتے تھے اور ان میں طویل قرأت فرماتے تھے۔

ف امام غزالیؒ نے احیاء العلوم میں لکھا ہے کہ ان چار رکعتوں میں بھی یہ ہے کہ سورۂ بقرہ پڑھے ورنہ کوئی ایسی ہی صورت جو سو آیت سے زیادہ ہوتا کہ رسول ﷺ کا اتباع طویل قرأت میں ہو جائے۔

سواری پر نماز نوافل

نبی کریم ﷺ کی سنت طیبہ یہ تھی کہ آپ نوافل سواری پر بھی پڑھ لیتے تھے خواہ جس طرف بھی اس کا رخ ہوتا۔ رکوع و سجود اشاروں سے کرتے۔ آپ کا سجدہ بہ نسبت رکوع کے قدرے نیچا ہوتا تھا۔

طہارت

طہارت جزوِ ایمان ہے

حضرت ابو مالک اشعریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ طہارت اور پاکیزگی جزو ایمان ہے اور کلمہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ میزان عمل کو بھر دیتا ہے اور سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ بھر دیتے ہیں آسمانوں کو اور زمین کو۔ نماز نور ہے اور صدقہ دلیل و برہان ہے اور صبر اجالا ہے اور قرآن یا تو حجت ہے تمہارے حق میں یا حجت ہے تمہارے خلاف۔ ہر آدمی صبح کرتا ہے پھر وہ اپنی جان کا سودا کرتا ہے پھر یا تو اسے نجات دلا دیتا ہے یا اس کو ہلاک کر دیتا ہے۔ (صحیح مسلم، معارف الحدیث)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دس چیزیں ہیں جو امورِ فطرت میں سے ہیں:

۱۔ مونچھوں کا ترشوانا

۲۔ داڑھی کا چھوڑنا

۳۔ مسواک کرنا

۴۔ ناک میں پانی لے کر صفائی کرنا

۵۔ ناخن ترشوانا

۶۔ انگلیوں کے جوڑوں کو (جن میں اکثر میل کچیل رہ جاتا ہے) اہتمام سے دھونا۔

۷۔ بغل کے بال لینا

۸۔ موئے زیر ناف کی صفائی کرنا

۹۔ پانی سے استنجا کرنا

حدیث کے راوی زکریاؒ کہتے ہیں کہ ہمارے شیخ مصعبؒ نے بس یہی نو چیزیں ذکر کیں اور فرمایا دسویں چیز بھول گیا ہوں اور میرا گمان یہی ہے کہ وہ کلی کرنا ہے۔ (صحیح مسلم، ومعارف الحدیث)

تسبیحات

حضرت سمرہ بن جندبؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تمام کلموں میں افضل چار کلمے ہیں:

۱. سُبْحَانَ اللّٰہِ ۲. اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ

۳. لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ۴. اَللّٰہُ اَکْبَرُ

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دو کلمے ایسے ہیں جو زبان پر ہلکے پھلکے، میزان اعمال میں بڑے بھاری اور خداوند تعالیٰ مہربان کو بہت پیارے ہیں:

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَ بِحَمْدِہٖ۔ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ

صحیح بخاری و مسلم، معارف الحدیث)

ام المومنین حضرت جویریہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دن نماز فجر پڑھنے کے بعد ان کے پاس سے باہر نکلے وہ اس وقت اپنی نماز پڑھنے کی جگہ بیٹھی رہی تھیں۔ پھر آپؐ دیر کے بعد جب چاشت کا وقت آچکا تھا واپس تشریف لائے۔ حضرت جویریہ اسی طرح بیٹھی اپنے وظیفہ میں مشغول تھیں۔ آپؐ نے ان سے فرمایا "میں جب سے تمہارے پاس سے گیا ہوں کیا تم اس وقت سے برابر اسی حال میں اور اسی طرح پڑھ رہی ہو؟" انھوں نے عرض کیا جی ہاں! آپؐ نے فرمایا تمہارے پاس سے جانے کے بعد میں نے چار کلمے تین دفعہ کہے۔ اگر وہ تمہارے اس پورے وظیفہ کے ساتھ تولے جائیں جو تم نے آج صبح سے پڑھا ہے تو ان کا وزن بڑھ جائے گا۔ وہ کلمے یہ ہیں۔

۱. سُبْحَانَ اللّٰہِ وَ بِحَمْدِہٖ عَدَدَ خَلْقِہٖ ۲. وَزِنَۃَ عَرْشِہٖ

۳. وَ رِضٰی نَفْسِہٖ ۴. وَمِدَادَ کَلِمَاتِہٖ

"اللہ کی تسبیح اور اس کی حمد ساری مخلوقات کی تعداد کے برابر اور اس کے عرش عظیم کے وزن کے برابر اور اس کی ذات پاک کی رضا کے مطابق اور اس کے کلموں کی مقدار کے مطابق" (صحیح مسلم، معارف الحدیث)

تسبیحات شام وسحر

تسبیح فاطمہ رضی اللہ عنہا

مسند امام احمد میں حضرت ام سلمہؓ سے ایک روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے یہ کلمات اپنی صاحبزادی حضرت فاطمہؓ کو سکھائے جب وہ ایک غلام طلب کرنے کے لیے حاضر ہوئیں تو آپؐ نے فرمایا سوتے وقت تم ۳۳ بار سبحان اللہ ۳۳ بار الحمد للہ اور ۳۴ بار اللہ اکبر پڑھ لیا کرو اور ایک بار کہو:

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ .

[بخاری ومسلم، ترمذی]

"اے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اس کوئی شریک نہیں اسی کے لیے ملک ہے اور اسی کے لیے سب تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے"۔

افراد امت کے لیے مستحب ہے کہ ہر نماز کے بعد یہ کہا کریں اور سو کی گنتی پوری کرنے کے لیے ایک بار مذکورہ دعا پڑھ لیا کریں۔ (زاد المعاد)

جس نے فجر و مغرب کے بعد اپنی جگہ پر بیٹھے بیٹھے کوئی بات کرنے سے پہلے دس مرتبہ پڑھا:

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَ يُمِيْتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

"اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ تنہا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لیے، ملک ہے اور اسی کے لیے سب تعریف ہے اسی کے ہاتھ خیر ہے، وہ زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے"۔

اس کے لیے یہ ورد نیکیوں کو قائم کرنے، بدیوں کو مٹانے اور درجات کی بلندی کے لیے عظیم تاثیر رکھتا ہے۔ (مدارج النبوت، زاد المعاد)

تسبیحات کا شمار

ا۔ چونکہ تسبیحات کے پڑھنے کے لیے بعض مخصوص اعداد بھی وارد ہیں۔ ان کے شمار کرنے کے لیے دو طریقے ہیں۔ تسبیح سے گنتا اور عقد انامل سے گنتا یہ دونوں طریقے مسنون ہیں اور عقد انامل (انگلیوں حساب کا ایک طریقہ) حضور ﷺ کی قولی و فعلی حدیث سے ثابت ہے۔ اس لیے اس میں زیادہ فضیلت ہے۔ (از وارا ور حمانیؒ)

تیمّم

حضرت جابرؓ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا تیمّم (کی حقیقت ہاتھ کا پاک زمین پر) دو مرتبہ مارنا ہے ایک بار چہرے کے لیے اور ایک بار کہنیوں تک دونوں ہاتھوں کے لیے۔ (مستدرک)

حضور نبی کریم ﷺ ہر نماز کے لیے جداگانہ تیمّم نہ فرماتے نہ کبھی آپؐ نے اس کا حکم دیا بلکہ تیمّم کو بالکل وضو کا قائم مقام فرمایا۔ (زادالمعاد)

تیمّم کا طریقہ امام اعظمؒ امام مالکؒ اور شافعیؒ کے نزدیک یہ ہے کہ دو مرتبہ زمین پر ہاتھ مارنا' ایک بار چہرے کے لیے اور ایک بار کہنیوں تک دونوں ہاتھوں کے لیے۔ (مدارج النبوۃ)

مسئلہ

جس عذر سے وضو کے لیے تیمّم جائز ہے اسی طرح غسل کے لیے بھی تیمّم جائز ہے (جو غسل جنابت سے فرض ہوتا ہے) غسل کے لیے تیمّم کا بھی یہی طریقہ ہے۔ (بہشتی زیور)

مسئلہ

پاک مٹی' ریت' پتھر اور چونا اور مٹی کے کچے اور پکے برتن جن پر روغن نہ ہو اور مٹی کی کچی اور پکی اینٹیں' مٹی یا اینٹوں' پتھر یا چونے کی دیوار' گیرو اور ملتانی مٹی پر تیمّم کرنا جائز ہے۔

تیمّم کے فرائض

۱۔ نیت کرنا

۲۔ دونوں ہاتھ مٹی پر مار کر منہ پر پھیرنا

۳۔ دونوں ہاتھ مٹی پر مار کر دونوں ہاتھوں کو کہنی سمیت ملنا۔ (بہشتی زیور)

تیمم کا مسنون طریقہ

تیمم کا طریقہ یہ ہے کہ اول نیت کرے کہ میں ناپاکی دور کرنے کے لیے تیمم کرتا ہوں پھر بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھے پھر دونوں ہاتھ مٹی کے بڑے ڈھیلے پر مار کر انھیں جھاڑ دے زیادہ مٹی لگ جائے تو اسے پھونک مار کر اڑا دے اور دونوں ہاتھوں کو منہ پر اس طرح پھیرے کہ کوئی جگہ باقی نہ رہ جائے۔ اگر ایک بال کے برابر بھی جگہ چھوٹ جائے گی تو تیمم نہ ہوگا۔ پھر دوسری مرتبہ دونوں ہاتھ مٹی پر مارے اور انھیں جھاڑ کر پہلے بائیں ہاتھ کی چاروں انگلیاں سیدھے ہاتھ کی انگلیوں کے سروں کے نیچے رکھ کر کھینچتا ہوا کہنی تک لے جائے۔ اس طرح لے جانے میں سیدھا ہاتھ نیچے کی جانب پھر جائے گا۔ پھر بائیں ہاتھ کی ہتھیلی سیدھے ہاتھ کے اوپر کی طرف کہنیوں سے انگلیوں تک کھینچتا ہوا لائے اور دائیں ہاتھ کے انگوٹھے کی پشت پر پھیرے اسی طرح سیدھے ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر پھیرے پھر انگلیوں خلال کرے اگر انگوٹھی پہنی ہوئی ہو تو اسے اتارنا یا ہلانا ضروری ہے انگلیوں کو خلال کرنا بھی سنت ہے۔ وضو اور غسل دونوں کے تیمم کا یہی طریقہ ہے۔

(بہشتی زیور)

تلاوت

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے۔قرآن پڑھنے والے سے قیامت کے روز کہا جائے گا جس ٹھہراؤ اور خوش الحانی کے ساتھ تم دنیا میں بنا سنوار کر قرآن پاک پڑھا کرتے تھے۔اسی طرح پڑھو اور ہر آیت کے صلے میں ایک درجہ بلند ہوتے جاؤ' تمہارا ٹھکانہ تمہاری تلاوت کی آخری آیت پر ہے۔(ترمذی)

یعنی جب تک پڑھتے رہو گے درجات بلند ہوتے جائیں گے حضرت عثمانؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''تم میں سے بہتر اور افضل بندہ وہ ہے جو قرآن کا علم حاصل کرے اور دوسروں کو اس کی تعلیم دے''۔(صحیح بخاری' معارف الحدیث)

حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد ہے کہ جس شخص کو قرآن نے مشغول رکھا میرے ذکر سے مجھ سے سوال اور دعا کرنے سے میں اس کو اسے افضل عطا کروں گا جو سائلوں کو اور دعا کرنے والوں کو عطا کرتا ہوں اور دوسرے اور کلاموں کے مقابلے میں اللہ کے کلام کو ویسی ہی عظمت حاصل ہے جیسی اپنی مخلوق کے مقابلے میں اللہ تعالیٰ کو۔(جامع ترمذی' سنن دارمی' شعب الایمان للبیہقی' معارف الحدیث)

حضرت عبیدہ ملیکیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے قرآن والو! قرآن کو اپنا تکیہ اور سہارا نہ بنالو بلکہ دن اور رات کے اوقات میں اس کی تلاوت کیا کرو جیسا کہ اس کا حق ہے اور اس کو پھیلاؤ اور اس کو دلچسپی سے اور مزہ لے لے کر پڑھا کرو اور اس میں تدبر کرو' امید رکھو کہ تم اس سے فلاح پاؤ گے اور اس کا عاجل معاوضہ لینے کی فکر نہ کرو۔اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کا ثواب اور معاوضہ (اپنے وقت پر) ملنے والا ہے۔(شعب الایمان للبیہقی' معارف الحدیث)

حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے قرآن میں مہارت حاصل ہو (اور اس کی وجہ سے وہ اس کو حفظ یا ناظرہ بہتر طریقے پر اور بے تکلف رواں پڑھتا ہو) وہ معزز اور فرمانبردار اور وفادار فرشتوں کے ساتھ ہوگا اور جو بندہ قرآن پاک (اچھا یاد اور رواں نہ ہونے کی وجہ سے زحمت اور مشقت کے ساتھ) اس طرح پڑھتا ہو کہ اس میں اٹکتا ہو تو اس کو دو اجر ملیں گے (ایک تلاوت کا اور دوسرے زحمت ومشقت کا)۔(صحیح مسلم وصحیح بخاری' معارف الحدیث)

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جس نے قرآن پاک کا ایک حرف پڑھا اس نے ایک نیکی کمالی اور یہ ایک نیکی اللہ تعالیٰ کے قانون کرم کے مطابق دس نیکیوں کے برابر ہے (مزید وضاحت کے لیے آپؐ نے فرمایا) میں یہ نہیں کہتا (یعنی میرا مطلب یہ نہیں کہ) الٓمٓ ایک حرف ہے بلکہ الف ایک حرف ہے لام ایک حرف ہے اور میم ایک حرف ہے۔(اسی طرح الٓمٓ پڑھنے والا بندہ تیس نیکیوں کے برابر ثواب حاصل کرنے کا مستحق ہوگا)۔(جامع ترمذی' سنن دارمی' معارف الحدیث)

عورت کی نماز

۱۴۔ حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ عورت کی نماز گھر کے اندر (دالان) میں بہتر ہے صحن کی نماز سے اور عورت کی نماز کوٹھڑی میں بہتر ہے کھلے ہوئے مکان سے۔ (ابوداؤد، مشکوٰۃ)

۱۵۔ حضرت عمرو بن شعیبؓ اپنے والد سے اور ان کے والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ اپنی اولاد کو نماز کی تاکید کرو جب وہ سات برس کے ہوں اور جب وہ دس برس کے ہوں اور نماز نہ پڑھیں تو ان کو مار کر نماز پڑھاؤ۔ (ابوداؤد، مشکوٰۃ)

وتر کے بعد نفل

حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد دو رکعتیں اور پڑھتے تھے (جامع ترمذی) یہ حدیث حضرت عائشہؓ اور حضرت ابو امامہؓ سے مروی ہے۔ (معارف الحدیث)

اور حضور ﷺ وتر کے بعد دو رکعت نماز ہلکی ادا فرماتے اور اس میں اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ اور قُلْ یَاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ پڑھتے۔

(ابن ماجہ، مدارج النبوت)

وتر کے بعد دو رکعتیں بیٹھ کر پڑھنا بعض علماء حدیثوں کی بنا پر افضل سمجھتے ہیں صحیح مسلم میں حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ انھوں نے ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ کو بیٹھ کر نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تو دریافت کیا کہ مجھے تو کسی نے آپ ﷺ کے حوالے سے یہ بتایا تھا کہ بیٹھ کر نماز پڑھنے والے کو کھڑے ہو کر نماز پڑھنے والے سے آدھا ثواب ملتا ہے اور آپ ﷺ بیٹھ کر نماز پڑھ رہے ہیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا' ہاں مسئلہ تو وہی ہے یعنی بیٹھ کر نماز پڑھنے کا ثواب کھڑے ہو کر پڑھنے کے مقابلہ میں آدھا ہوتا ہے۔ لیکن میں اس معاملے میں تمھاری طرح نہیں ہوں میرے ساتھ اللہ تعالیٰ کا معاملہ جداگانہ ہے یعنی مجھے بیٹھ کر پڑھنے کا ثواب بھی پورا ملتا ہے"۔

چنانچہ اکثر علماء اس کے قائل ہیں کہ اصول اور قاعدہ یہی ہے کہ بیٹھ کر پڑھنے کا ثواب کھڑے ہو کر پڑھنے کے مقابلہ میں آدھا ہوگا۔ واللہ اعلم (معارف الحدیث)

وتر نماز (واجب)

حضرت خارجہ بن حذافہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ایک اور نماز تمہیں مزید عطا فرمائی ہے وہ تمہارے لیے سرخ اونٹوں سے بھی بہتر ہے جن کو تم دنیا کی عزیز ترین دولت سمجھتے ہو وہ نماز وتر ہے اللہ تعالیٰ نے اس کو تمہارے لیے نماز عشاء کے بعد سے طلوع صبح صادق تک مقرر کیا ہے (یعنی وہ اس وسیع وقت کے ہر حصہ میں پڑھی جاسکتی ہے)(جامع ترمذی، سنن ابن داؤد، معارف الحدیث)

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس کو یہ اندیشہ ہو کہ وہ آخری رات میں نہ اٹھ سکے گا (یعنی سوتا رہ جائے گا) تو اس کو چاہیے کہ رات کے شروع ہی میں (یعنی عشاء کے ساتھ ہی) وتر پڑھ لے اور جس کو اس کی پوری امید ہو کہ (وہ تہجد کے لیے) آخر شب میں اٹھ جائے گا تو اس کو چاہیے کہ وہ آخر شب ہی میں (یعنی تہجد کے بعد) وتر پڑھے اس لیے کہ اس وقت کی نماز میں ملائکہ رحمت حاضر ہوتے ہیں اور وہ وقت بڑی فضیلت کا ہے۔ (معارف الحدیث، صحیح مسلم)

حضرت ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص وتر سے سوتا رہ جائے (یعنی نیند کی وجہ سے اس کی نماز وتر قضا ہوجائے) یا بھول جائے تو جب یاد آئے یا جب وہ جاگے تو اسی وقت پڑھ لے۔ (جامع ترمذی، سنن ابی داؤد، ابن ماجہ، معارف الحدیث)

حضور ﷺ کا معمول اکثر اوقات یہ تھا کہ آپؐ وتر کو آخر شب میں طلوع صبح صادق سے پہلے ادا فرماتے اور بعض اوقات اول شب یا درمیان شب میں ادا فرماتے اور اس کے بعد تہجد کے لیے اٹھتے تو وتر کا اعادہ نہ فرماتے۔ ترمذی میں حدیث ہے کہ فرمایا لَا وِتْرَانِ فِیْ لَیْلَةٍ ایک رات میں دو وتر نہیں ہیں۔

شیخ ابن الہمام شرح ہدایہ میں لکھتے ہیں کہ جس نے اول شب میں وتر پڑھ لیا اب اگر وہ تہجد کے لیے اٹھے تو وتر کا اعادہ نہ کرے۔

(مدارج النبوت)

حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے رات کے ہر حصہ میں وتر پڑھے ہیں یعنی کبھی ابتدائی رات میں کبھی درمیان میں اور کبھی آخر رات میں اور آپؐ کے وتر کی انتہا رات کا آخری چھٹا حصہ تھا۔ (بخاری و مسلم، مشکوٰۃ)

حضرت عبداللہ بن قیسؓ فرماتے ہیں میں نے حضرت عائشہؓ سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ کتنی رکعتوں کے ساتھ وتر پڑھا کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا کہ آپؐ وتر پڑھتے تھے چار رکعتوں کے اور تین رکعتوں کے (یعنی سات رکعت) اور چھ اور تین (یعنی نو رکعت) اور آٹھ اور تین (یعنی گیارہ رکعت) اور دس اور تین (یعنی تیرہ رکعت) اور آپؐ نے کبھی سات رکعت سے کم اور تیرہ رکعت سے زیادہ وتر نہیں پڑھے۔ (ابوداؤد، مشکوٰۃ)

وضو

قیامت میں اعضائے وضو کی نورانیت

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میرے امتی قیامت کے دن بلائے جائیں گے تو وضو کے اثر سے ان کے چہرے اور ہاتھ اور پاؤں روشن اور منور رہوں گے۔ پس تم میں سے جو کوئی اپنی وہ روشنی اور نورانیت بڑھا سکے اور مکمل کر سکے تو ایسا ضرور کرے۔ (صحیح بخاری و مسلم)

وضو کی سنتیں اور اس کے آداب

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا۔ اے ابو ہریرہؓ جب تم وضو کرو تو بسم اللہ والحمد للہ کہہ لیا کرو (اس کا اثر یہ ہوگا) جب تک تمہارا یہ وضو باقی رہے گا اس وقت تک تمہارے محافظ فرشتے (یعنی کاتبین اعمال) تمہارے لیے برابر نیکیاں لکھتے رہیں گے۔ (معجم صغیر طبرانی' معارف الحدیث)

لقیط بن صبرہؓ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ مجھے وضو کی بابت بتائیے (یعنی یہ بتائیے کہ کن باتوں کا وضو خوب اچھی طرح اور اہتمام سے کرنا چاہیے) آپؐ نے فرمایا (ایک تو یہ کہ) پورا وضو خوب اچھی طرح اور کامل طریق سے کیا کرو (جس میں کوئی کمی کسر نہ رہے) اور (دوسرے یہ کہ) ہاتھ پاؤں دھوتے وقت اس کی انگلیوں میں خلال کیا کرو اور (تیسرے یہ کہ ناک کے نتھنوں میں پانی چڑھا کے اچھی طرح ان کی صفائی کیا کرو الا یہ کہ تم روزے سے ہو (یعنی روزے کی حالت میں ناک میں پانی زیادہ نہ چڑھاؤ) (معارف الحدیث' سنن ابی داؤد' جامع ترمذی)

حضور ﷺ اکثر خود ہی وضو کر لیتے اور کبھی ایسا ہوتا کہ دوسرا آدمی پانی ڈال دیتا۔ (زاد المعاد)

وضو کے بعد حضور ﷺ یہ دعا پڑھتے تھے

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَ رَسُوْلُهُ. اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنْ عِبَادِكَ الصَّالِحِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الَّذِيْنَ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ.

"میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ بلاشبہ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ اے اللہ! تو مجھے خوب زیادہ توبہ کرنے والوں میں اور خوب زیادہ پاکی حاصل کرنے والوں میں شامل فرما اور اپنے نیک بندوں میں شامل فرما اور ان لوگوں میں شامل فرما جن کو (قیامت کے دن) نہ کسی قسم کا خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے"۔

سنن نسائی میں مروی ہے کہ وضو کے بعد آپؐ نے فرمایا کرتے تھے:

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ.

"اے اللہ تو پاک ہے اور میں تیری تعریف بیان کرتا ہوں میں گواہی دیتا ہوں کہ صرف تو ہی معبود اور میں تجھ سے مغفرت چاہتا ہوں اور تیرے سامنے توبہ کرتا ہوں"۔ (زادالمعاد)

حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ سے مروی ہے کہ میں رسول ﷺ کے پاس وضو کے وقت حاضر ہوا تو میں نے آپؐ سے وضو کرتے وقت سنا کہ آپؐ دعا کر رہے تھے:

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ ذَنْبِيْ وَوَسِّعْ لِيْ فِيْ دَارِيْ وَبَارِكْ لِيْ فِيْ رِزْقِيْ

"اے اللہ میرے گناہ بخش دے اور میرے گھر کو وسیع فرما اور میرے رزق میں برکت دے" (زادالمعاد)

مستورد بن شدادؓ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ جب وضو فرماتے تو ہاتھ کی سب سے بڑی انگلی (چھنگلی) سے پاؤں کی انگلیوں کو (یعنی ان کی درمیانی جگہ کو) ملتے تھے (یعنی خلال فرماتے تھے) (جامع ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ، معارف الحدیث)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا طریقہ تھا کہ جب وضو فرماتے تو ایک ہاتھ سے پانی لے کر ٹھوڑی کے نیچے ریش مبارک کے اندرونی حصہ میں پہنچاتے اور اس سے ریش مبارک میں خلال فرماتے (یعنی ہاتھ کی انگلیاں اس درمیان سے نکالتے) اور فرماتے کہ میرے رب نے مجھے ایسا ہی کرنے کا حکم دیا ہے۔ (معارف الحدیث، سنن ابوداود)

وضو میں حضور ﷺ پانی اچھی طرح استعمال فرماتے لیکن پھر بھی امت کو پانی کے استعمال میں اسراف سے پرہیز کی تلقین فرماتے۔ (زادالمعاد)

وضو کے متعلق مسائل

ا۔ اعضائے وضو کو خوب مل مل کر دھونا چاہیے

۲۔ وضو مسلسل کرنا چاہیے یعنی ایک عضو دھونے کے بعد دوسرے عضو کے دھونے میں وقفہ اور تاخیر نہ ہونا چاہیے۔

۳۔ وضو ترتیب وار کرنا سنت ہے۔

وضو کا مسنون طریقہ

وضو کرنے والے کو چاہیے کہ وضو سے پہلے نیت کرے کہ نماز کے لیے وضو کر رہا ہوں (اس سے ثواب بڑھ جاتا ہے) وضو کرتے وقت قبلہ رخ کسی اونچی جگہ بیٹھے تاکہ پانی کی چھینٹیں نہ پڑیں پھر بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھ کر وضو شروع کرے بعض روایات میں اس طرح ہے کہ پڑھے:

۱ ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی دِیْنِ الْاِسْلَامِ

۲۔ پھر دونوں ہاتھوں کو پہنچوں تک تین بار دھوئے۔

۳۔ پھر مسواک کرے اگر مسواک نہ ہو تو انگلی سے دانتوں کو ملے اور تین بار کلی کرے اس طرح کہ سارے منہ میں پانی پہنچ جائے (البتہ اگر روزہ ہو تو غرارہ نہ کرے کہ پانی حلق میں چلا جائے)

۴۔ پھر تین بار ناک میں پانی چڑھائے اور بائیں ہاتھ سے ناک صاف کرے۔(اگر روزہ ہو تو جتنی دور نرم گوشت ہے اس اوپر پانی نہ لے جائے)۔

۵۔ پھر تین بار منہ دھوئے۔ پیشانی کے بالوں سے لے کر ٹھوڑی کے نیچے تک اور ایک کان کی لو سے دوسرے کان کی لو تک۔ سب جگہ پانی بہہ جائے دونوں ابروؤں کے نیچے بھی پانی پہنچ جائے۔ کہیں سوکھا نہ رہے۔ چہرہ دھوتے وقت داڑھی کا خلال کرے داڑھی کے نیچے سے انگلیوں کو ڈال کر خلال کرے

۶۔ پھر تین بار داہنا ہاتھ کہنی سمیت دھوئے' پھر بایاں ہاتھ کہنی سمیت دھوئے اور ایک ہاتھ کی انگلیوں میں ڈال کر خلال کرے عورت اگر انگوٹھی یا چوڑی جو کچھ پہنے ہو اس کو ہلا لے کہ کہیں سوکھا نہ رہ جائے۔

۷۔ پھر ایک بار سارے سر کا مسح کرے اور اس ساتھ دونوں کانوں کا مسح کرے کان کے اندر کی طرف کلمہ کی انگلی سے اور کان کے اوپر انگوٹھوں سے مسح کرے پھر انگلیوں کی پشت کی طرف سے گردن کا مسح کرے (لیکن گلے کا مسح نہ کرے یہ ممنوع ہے) کانوں کے مسح کے لیے نیا پانی لینے کی ضرورت نہیں ہے سر کے مسح سے جو بچا ہوا پانی ہاتھ میں لگا ہے وہی کافی ہے۔(ترمذی' مشکوٰۃ)

۸۔ پھر داہنا پاؤں ٹخنہ سمیت تین بار دھوئے پھر تین بار بایاں پاؤں ٹخنہ سمیت دھوئے اور بائیں ہاتھ کی چھنگلیا سے پیر کی چھنگلیا پر ختم کرے (یہ وضو کا مسنون طریقہ ہے۔) (بہشتی زیور)

وضو کا طریقہ

حضرت عثمانؓ سے روایت ہے کہ انھوں نے ایک دن اس طرح وضو فرمایا کہ پہلے اپنے دونوں ہاتھوں پر تین تین دفعہ پانی ڈالا۔ پھر تین دفعہ کلی کی پھر تین دفعہ ناک میں پانی لے کر اس کو نکالا اور ناک کی صفائی کی پھر تین دفعہ اپنا پورا چہرہ دھویا۔ پھر اس کے بعد داہنا ہاتھ کہنی تک تین دفعہ دھویا پھر اسی طرح بایاں ہاتھ کہنی تک تین بار دھویا۔ اس کے بعد سر کا مسح کیا۔ پھر داہنا پاؤں تین دفعہ دھویا۔ پھر اسی طرح بایاں پاؤں تین دفعہ دھویا (اس طرح پورا وضو کرنے کے بعد) حضرت عثمانؓ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپؐ نے بالکل میرے اس وضو کی طرح وضو فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ جس نے میرے اس وضو کی طرح وضو کیا پھر دو رکعت نماز پوری توجہ کے ساتھ ایسی پڑھی جو حدیث نفس سے خالی رہی (یعنی دل میں ادھر ادھر کی باتیں نہیں سوچیں) تو اس کے پچھلے سارے گناہ معاف ہو گئے۔

(صحیح بخاری و مسلم و معارف الحدیث)

وضو پر وضو

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص نے طہارت کے باوجود (یعنی وضو ہونے کے باوجود تازہ) وضو کیا اس کے لیے دس نیکیاں لکھی جائیں گی۔ (جامع ترمذی)

آنحضرت ﷺ نماز میں اکثر نیا وضو فرماتے اور کبھی کبھی کئی نمازیں ایک ہی وضو سے پڑھ لیتے۔ (زادالمعاد)

ذکرُ اللہ

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ میرا معاملہ بندہ کے ساتھ اس کے یقین کے مطابق ہے اور میں اس کے بالکل ساتھ ہوتا ہوں جب وہ مجھے یاد کرتا ہے اور اگر وہ اپنے دل میں اس طرح یاد کرے کہ کسی اور کو خبر نہ ہو تو میں بھی اس کو اسی طرح یاد کروں گا اور اگر وہ دوسرے لوگوں کے سامنے یاد کرے تو میں ان سے بہتر بندوں کی جماعت میں اس کا ذکر کروں گا''۔ (صحیح مسلم، صحیح بخاری، معارف الحدیث)

حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اللہ کے نبی موسیٰؑ نے اللہ تعالیٰ کے حضور میں عرض کیا کہ اے میرے رب مجھ کو کوئی کلمہ تعلیم فرما جس کے ذریعہ سے میں تیرا ذکر کروں (یا کہا کہ جس کے ذریعہ سے میں تجھے پکاروں) تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا، اے موسیٰ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہا کرو۔ انھوں نے عرض کیا، اے میرے رب یہ کلمہ تو تیرے سارے ہی بندے کہتے ہیں میں تو وہ کلمہ چاہتا ہوں جو آپ خصوصیت سے مجھے ہی بتائیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے موسیٰ اگر ساتوں آسمان اور میرے سوا سب کائنات جس سے آسمانوں کی آبادی ہے اور ساتوں زمینیں ایک پلڑے میں رکھیں تو لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کا وزن ان سب سے زیادہ ہوگا۔

(شرح السنہ للبغوی، معارف الحدیث)

حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا گیا کہ بندوں میں سب سے افضل اور قیامت کے دن اللہ کے نزدیک سب سے مقرب کون ہے؟ آپؐ نے فرمایا جو مرد کثرت سے اللہ کا ذکر کرنے والے ہیں اور جو عورتیں (اس طرح کثرت سے) ذکر کرنے والی ہیں۔ (حیاۃ المسلمین، ترمذی، ابن ماجہ)

حضرت عبداللہ بن بسرؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں عرض کیا اے اللہ کے پیغمبر! نیکی کے ابواب (یعنی ثواب کے کام) بہت ہیں اور یہ بات میری طاقت سے باہر ہے کہ میں ان سب کو بجالاؤں۔ لہذا آپؐ مجھے کوئی چیز بتا دیجیے جس کو میں مضبوطی سے تھام لوں اور اسی پر کاربند ہو جاؤں (اور بس وہی میرے لیے کافی ہو جائے) اس کے ساتھ یہ بھی عرض ہے کہ جو کچھ آپؐ بتائیں وہ بہت زیادہ بھی نہ ہو کیونکہ خطرہ ہے کہ میں اس کو یاد بھی نہ رکھ سکوں۔ آپؐ نے فرمایا (بس اس کا اہتمام کرو اور اس عادت ڈالو کہ) تمھاری زبان اللہ کے ذکر سے تر رہے۔ (جامع ترمذی، معارف الحدیث)

حضرت معاذ بن جبلؓ فرماتے ہیں کہ آخری بات جس پر کہ میں رسول اللہ ﷺ سے جدا ہوا ہوں وہ یہ ہے کہ میں نے آپؐ سے دریافت کیا کون سا عمل اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ پسند ہے؟ آپؐ نے ارشاد فرمایا (وہ عمل یہ ہے) کہ:

''تمھیں اس حالت میں موت آئے کہ تمھاری زبان اللہ تعالیٰ کے ذکر سے تر ہو''۔ (حصن حصین)

حدیث شریف میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''خدا کی قسم! دنیا میں کچھ لوگ نرم و گداز بستروں پر لیٹ کر بھی (سونے کی بجائے) اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا کرتے ہیں۔ انھیں اللہ تعالیٰ جنت کے اعلیٰ درجات میں داخل فرمائے گا (یعنی کوئی یہ نہ سمجھے کہ جب تک اسباب تعیش نہ چھوڑے ذکر اللہ سے نفع نہیں ہوگا)۔ (حصن حصین، ابن حبان)

ظہر و عصر

حضرت جابر بن سمرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ظہر کی نماز میں واللیل اذا یغشٰی پڑھتے تھے اور ایک روایت میں ہے کہ سورۃ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی پڑھتے تھے اور عصر کی نماز میں اس سے کچھ طویل۔ (مسلم، معارف الحدیث)

حضرت ابوقتادہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نماز ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں سورۃ فاتحہ پڑھتے اور کبھی کبھی (سری نماز میں بھی ہماری تعلیم کی غرض سے) ایک آدھ آیت آپ اتنی آواز سے پڑھتے تھے کہ ہم سن لیتے تھے۔ آپ پہلی رکعت میں طویل قرأت فرماتے تھے اور اسی طرح عصر میں اور اسی طرح فجر میں آپ کا معمول تھا۔ (صحیح بخاری، صحیح مسلم، معارف الحدیث)